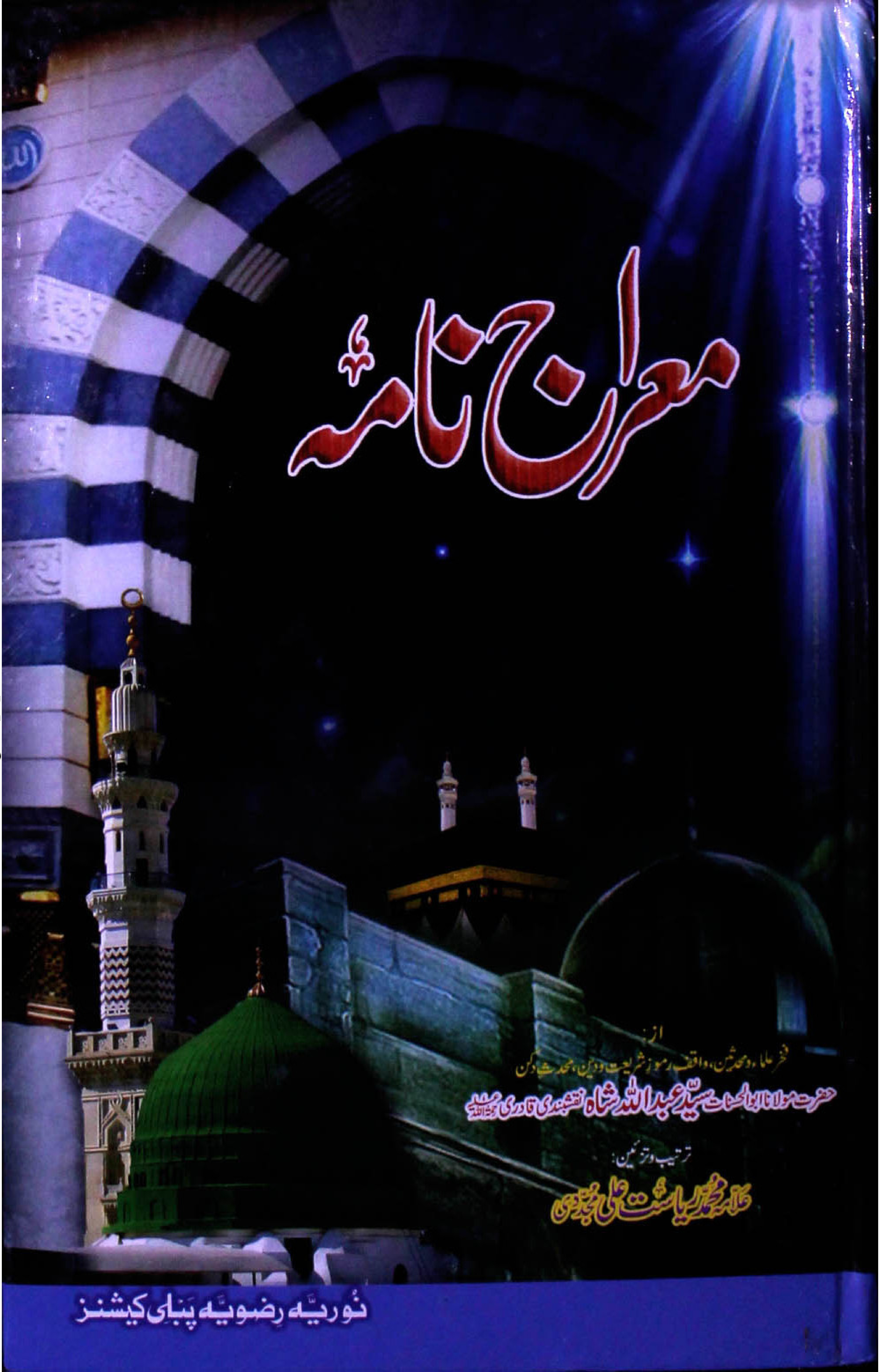

معراج نامہ
از:
فخر علماء و محدثین، واقف رموز شریعت و دین، محدث دکن
حضرت مولانا ابو الحسنات سیّد عبد اللہ شاہ نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ
ترتیب و تزئین:
علامہ محمد ریاست علی مجددی
نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

Marfat.com

معراج نامہ

از:

فخر علماء و محدثین، واقف رموزِ شریعت و دین، محدثِ دکن

حضرت مولانا ابوالحسنات **سید عبداللہ شاہ** نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و تزئین:

علامہ محمد ریاست علی مجددی

خطیب جامع خوشبوئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حافظ آباد روڈ، قاضی کوٹ، گوجرانوالہ

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11. داتا گنج بخش روڈ لاہور 042-37313885, 37070663

E-mail: nooriarizvia@hotmail.com

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	———	معراج نامہ
تالیف	———	حضرت مولانا ابوالحسنات سیّد عبداللہ شاہ نقشبندی مجددی محدث دکن قدس اللہ سرہ العزیز
ترتیب وتزئین	———	علامہ ریاست علی مجددی خطیب جامع مسجد خوشبوئے مصطفیٰ ﷺ حافظ آباد روڈ قاضی کوٹ گوجرانوالہ
کمپوزنگ	———	طاہر کمپوزنگ سنٹر حافظ آباد روڈ قاضی کوٹ گوجرانوالہ
پروف ریڈنگ	———	علامہ محمد نعیم اللہ خاں قادری
اشاعت	———	رجب المرجب ۱۴۳۵ھ/ جون ۲۰۱۴ء
صفحات	———	224
باہتمام	———	سیّد محمد شجاعت رسول قادری
مطبع	———	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ناشر	———	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز' لاہور
کمپیوٹر کوڈ	———	1N0159
قیمت	———	روپے

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11- گنج بخش روڈ' لاہور

فون 042-37313885-042-37070663

Email:nooriarizvia@hotmail.com

مکتبہ نوریہ رضویہ بغدادی جامع مسجد گلبرگ اے فیصل آباد

فون: 041-2626046

Marfat.com

فہرست

⌘	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار	⌘
◀◀	11	پیش لفظ / از علامہ ریاست علی مجددی	1	◀◀
◀◀	14	تعارف محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ / از علامہ ریاست علی مجددی	2	◀◀
◀◀	17	مقدمہ / از مصنف	❁	◀◀
◀◀	20	حکایت	❁	◀◀
◀◀	27	پہلا باب ...... سفر معراج میں حکمتیں	❁	◀◀
◀◀	37	دوسرا باب ...... سفر معراج پر شبہات کا ازالہ	❁	◀◀
◀◀	37	پہلے شبہ کا جواب	❁	◀◀
◀◀	38	دوسرے شبہ کا جواب	❁	◀◀
◀◀	38	حکایت	❁	◀◀
◀◀	40	تیسرے شبہ کا جواب (قوت روح کی تمثیل کے ذریعہ)	❁	◀◀
◀◀	42	چوتھے شبہ کا جواب (نظام شمسی کی تمثیل کے ذریعہ)	❁	◀◀
◀◀	42	پانچویں شبہ کا جواب (عشقیہ پیرایہ میں)	❁	◀◀
◀◀	43	چھٹے شبہ کا جواب (خیال کی تمثیل کے ذریعہ)	❁	◀◀
◀◀	43	ساتویں شبہ کا جواب (ذرائع سفر کی تمثیل سے)	❁	◀◀
◀◀	44	آٹھویں شبہ کا جواب (نگاہ کی تمثیل کے ذریعہ	❁	◀◀
⌘	44	نانویں شبہ کا جواب (ابلیس کی قوت کی تمثیل کے ذریعہ	❁	⌘

Marfat.com

دسویں شبہ کا جواب (دیگر انبیاء علیہم السلام کا آسمان پر جانے کی تمثیل سے)..	44
گیارھویں شبہ کا جواب (باز کی تمثیل سے)............	45
بارھویں شبہ کا جواب (شعبدہ باز کے انڈے کی تمثیل سے...	45
آگ کے کرہ میں سے گزرنے کے شبہات کا ازالہ.........	46
پہلے شبہ کا ازالہ............................	46
مذکورہ تمہید کا خلاصہ........................	47
دوسرے شبہ کا ازالہ..........................	47
تیسرے شبہ کا ازالہ..........................	47
چوتھے شبہ کا ازالہ..........................	48
پانچویں شبہ کا ازالہ........................	48
خلا میں سے گزرنے کے شبہات کا ازالہ............	49
پہلے شبہ کا ازالہ............................	49
دوسرے شبہ کا ازالہ..........................	49
تیسرے شبہ کا ازالہ..........................	49
چوتھے شبہ کا ازالہ..........................	49
''اسریٰ'' کی جگہ ''اذھب'' کے شبہ کا ازالہ........	50
معراجِ حضرت یونس علیہ السلام..................	50
''بعبدہٖ'' میں شبہ کا ازالہ....................	52

Marfat.com

* ''اسریٰ'' اور ''لیلا'' میں شبہ کا ازالہ.................... 52
* معراج رات میں ہونے کے شبہ کا ازالہ.................... 53
* تیسرا باب......سفر معراج مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک.. 55
* انتظامی احکامات.................... 55
* وضو کی حکمتیں.................... 60
* مندرجہ الصدر واقعہ سے نصیحت.................... 62
* اس نورانی کیفیت کی تائید میں حکایت.................... 64
* عالم برزخ کی تشریح.................... 65
* عالم برزخ کی سیر.................... 68
* عالم برزخ کی شکل (۱) بے نمازی کی سزا.................... 68
* عالم برزخ کی شکل (۲) زکوٰۃ نہ دینے کی سزا.................... 69
* عالم برزخ کی شکل (۳) بدکار مرد و خواتین کی سزا.................... 70
* عالم برزخ کی شکل (۴) سرِ راہ تکالیف دینے کی سزا.................... 71
* عالم برزخ کی شکل (۵) خیانت کی سزا.................... 71
* عالم برزخ کی شکل (۶) شکائیتی لوگوں کی سزا.................... 72
* عالم برزخ کی شکل (۷) بے عمل واعظ کی سزا.................... 72
* عالم برزخ کی شکل (۸) چھوٹا منہ بڑی بات.................... 72
* مذکورہ واقعہ سے نصیحت.................... 73

واقعہ مذکورہ الصدر سے نصیحت 74

عالم برزخ کی شکل (۹) یتیموں کا مال کھانے کی سزا 74

عالم برزخ کی شکل (۱۰) حرام اولاد جننے کی سزا 74

عالم برزخ کی شکل (۱۱) غیبت کرنے کی سزا 75

عالم برزخ کی شکل (۱۲) جھوٹی گواہی دینے کی سزا 75

عالم برزخ کی شکل (۱۴) خاوندوں کی ستانے والی اور عورتوں کو ستانے والوں کی سزا 76

عالم برزخ کی شکل (۱۵) ماں باپ کو ستانے کی سزا 76

عالم برزخ کی شکل (۱۶) ناحق قتل کی سزا 76

عالم برزخ کی شکل (۱۷) غرور اور تکبر کی سزا 77

عالم برزخ کی شکل (۱۸) منافقین کی سزا 77

عالم برزخ کی شکل (۱۹) ریاکاروں کی سزا 77

عالم برزخ کی شکل (۲۰) نیکی کا ہمیشہ صلہ 78

دُنیا عورت کی شکل میں 78

معراج شریف کے مذکورہ واقعہ سے نصیحت 79

حکایت 79

ادیانِ باطلہ بوڑھے کی شکل میں 80

جنت اور دوزخ کی صدا 81

* متبرک مقامات پر نماز کی ادائیگی 83
* اُمت موسوی کے افراد اُمت محمدی میں داخل 83
* بیت المقدس پہنچنا 85
* حکایت 85
* چوتھا باب ...... سفر معراج بیت المقدس سے سدرۃ المنتہیٰ تک 91
* سدرۃ المنتہیٰ عجیب قسم کا بہت بڑا درخت ہے 110
* حور کی تعریف 120
* جنت میں حوروں کا راگ و نغمہ 120
* دوزخ کی آگ 125
* دوزخ کے سانپ بچھو 126
* دوزخیوں کی غذا 126
* دوزخ کا پانی 126
* دوزخی کپڑے 127
* دوزخی زنجیر 127
* دوزخ کا بادل 127
* نصیحت 127
* دوزخی کی چکی 128
* اُمت کے لیے مالک کی نصیحت 128

Marfat.com

بخشش کے اسباب	129
خدائے تعالیٰ کا ناصحانہ حکم	134
پانچواں باب ..... سفر معراج سدرۃ المنتہیٰ سے بالائے عرش تک ...	137
رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرش کی عرض	139
عرش کے چاروں طرف کی تحریر	139
حضور ﷺ کی محویت جمالِ الٰہی کی ایک حکایت سے تشریح.	142
راز کی باتیں	144
انس کی صراحت تمہید میں	150
فرشتوں کی بحث کا حل	161
چھٹا باب ..... سفر معراج بالائے عرش سے مکہ معظمہ تک.	163
ساتواں باب ..... سفر معراج کے اظہار پر حالات وکیفیات	185
آٹھواں باب ..... سفر معراج کا تحفہ معراج المومنین	191
حکایت	193
حکایت	197
حکایت	202
اختتام	206

Marfat.com

پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْن سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جو تمام جہانوں کو مرتبہ کمال تک پہنچانے والا ہے۔

اس کے بعد بے حد و حساب دُرود و سلام خلاصہ موجودات... شاہِ لولاک... رسولِ پاک... سید الابرار... محبوبِ پروردگار... شاہسوارِ براق... مقصودِ کائنات... سرورِ کائنات... احمد مجتبیٰ... حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہِ قدسیہ میں پیش کرنے کے بعد عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں سے حضرتِ انسان کو اشرف المخلوقات کا مقام عطا فرمایا پھر اس میں درجات رکھے۔

انسانوں کی ہدایت کے لئے انبیاء کرام و رسل عظام علیہم السلام کا سلسلہ شروع فرمایا۔ انبیاء کرام کی صف میں بھی درجات رکھے بعض کو صحائف عطا فرمائے، بعض کو کتابیں عطا فرمائیں، بعض کو شرفِ ہمکلامی بخشا، بعض کو درجوں بلندی عطا فرمائی۔ سب سے آخر میں اپنے پیارے محبوب نبی و رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو کتاب بھی عطا فرمائی، درجوں بلندی بھی عطا فرمائی ہمکلامی کا شرف بھی عطا فرمایا اور اپنے دیدار سے بھی مشرف فرمایا۔

تمام نبیوں اور رسولوں کو معجزات عطا فرمائے لیکن اپنے پیارے محبوب ﷺ کو تمام نبیوں و رسولوں سے بڑھ کر معجزات و کمالات عطا فرمائے۔ انہی میں سے آپ ﷺ کو معراج کا ایک لافانی معجزہ عطا فرمایا جس میں اسرار و رموز بھی ہیں، نصائح بھی ہیں، فکر آخرت کا سبق بھی ہے مزید برآں واقعہ معراج سے مسلک حقہ اہل سنت و جماعت کے عقائد کی بھرپور تائید ہوتی ہے۔

راقم ایک دن ۱۲ مارچ ۲۰۱۴ء کو اپنے آفس میں نیٹ کھول کر معراج شریف کے متعلق

Marfat.com

لٹریچر تلاش کر رہا تھا کہ فخر علماء ومحدثین، واقف رموزِ شریعت و دین حضرت مولانا ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری محدثِ دکن رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ''معراج نامہ'' کا ٹائٹل سامنے آ گیا۔ جب اس کو کھول کر دیکھا تو اندازِ تحریر پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ واقعہ معراج کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بڑے ایمان افروز انداز میں کی گئی ہے، ساتھ ہی ساتھ فکر آخرت کی ترغیب بھی دی گئی ہے۔

مکمل کتاب کا پرنٹ نکال کر صاحبِ تحقیق وجستجو، ہمدرد اہل سنت، محافظِ عقائدِ اہل سنت، حضرت علامہ مولانا محمد نعیم اللہ خاں قادری، بی ایس سی، بی ایڈ، ایم اے، اُردو، پنجابی، تاریخ (آف کامونکی) کو دکھایا تو اُنہوں نے دیکھ کر انتہائی مسرت کا اظہار فرمایا اور مشورہ دیا کہ اس کتاب کو چھپوایا جائے، بہت مفید رہے گی، ساتھ ہی فرمایا کہ اس کی ترتیب جدید اور تزئین کا کام تم کرو اور تخریج میں کر دیتا ہوں۔

اُن کی اس خواہش کو پیش نظر رکھتے ہوئے راقم نے اس کتاب پر کام شروع کر دیا، نفیسہ مجددی، نبیلہ مجددی اور عمارہ مجددی بیٹیوں نے دن رات ایک کر کے کمپوزنگ کے مرحلے کو حل فرما دیا، اللہ تعالیٰ انہیں دارین کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ امین

جب تخریج کے لئے مسودہ حضرت علامہ مولانا محمد نعیم اللہ خاں قادری کے حوالے کیا تو اُنہوں نے اپنا انتہائی قیمتی وقت نکال کر آیات واحادیث کی تخریج فرما دی۔ اس کی پروف ریڈنگ راقم نے خود کی اور پھر دورانِ تخریج کمی بیشی انہوں نے دور فرما دی۔ محمد علیم خاں نقشبندی مجددی مالک مکتبہ نقشبندیہ امینیہ ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ (آف مغل چک) نے بھی اس کام کو پسند فرمایا اور ساتھ ساتھ حوصلہ افزائی بھی فرماتے رہے۔ محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ کے حالات نیٹ میں چونکہ انگلش میں تھے، اُن کا اپنے آفس ای ڈی او ورکس اینڈ سروسز کے پی اے طارق عزیز خاں صاحب نے پرنٹ نکال دیا اور علامہ محمد نعیم اللہ خاں صاحب قادری نے اس کا ترجمہ کر دیا، راقم نے اُسے ترتیب دے کر کتاب کے شروع میں لگا دیا تا کہ عوام و خاص محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت سے آگاہی حاصل کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ میرے اِن محسنوں کو دارین کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے‘ مزید اِس کاوش کی تکمیل کے لیے جس کسی نے بھی میرے ساتھ تعاون اور ہمدردی فرمائی‘ بندۂ ناچیز سب کا تہہ دل سے مشکور ہے۔ دلی دُعا ہے کہ اللہ ربُّ العزت تمام احباب کو دُنیا و آخرت میں کامیابی نصیب فرمائے......امین۔

اِس سے استفادہ کرنے والوں کی خدمت میں عرض ہے کہ اپنی دُعاؤں میں اس عاجز راقم الحروف کو ضرور یاد رکھیئے گا۔

مزید گذارش ہے کہ جہاں کہیں کوئی سقم نظر آئے تو بجائے تنقید کے اصلاحی پہلو کے پیشِ نظر ضرور آگاہ فرمائیں۔ ان شاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں اُس کی تصحیح کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

اس کام میں آسانی اور تکمیل کے لئے والدین کی دُعائیں پیر و مرشد... شیخِ طریقت‘ امام السالکین‘ سراج العارفین‘ شہبازِ طریقت‘ سعید الاولیاء‘ شارح مکتوباتِ امامِ ربانی حضرت علاّمہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی قدس سرہٗ گوجرانوالہ کی نظرِ کرم شاملِ حال رہی۔

سید شجاعت رسول شاہ قادری‘ مالک نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور کا دل کی اِتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ اُنہوں نے اس کی طباعت کا ذمہ لیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس ادارے میں برکت اور ترقی عطا فرمائے آمین... یارب العالمین، بجاہِ سیدُ المرسلین ﷺ۔

طالب شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ

ریاست علی مجددی

خطیب جامع مسجد خوشبوئے مصطفیٰ ﷺ

قاضی کوٹ حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ

۲۸ رجمادی الثانی ۱۴۳۵ھ/ ۲۹ راپریل ۲۰۱۴ء

تعارف محدثِ دکن رحمۃ اللہ علیہ

ولی کبیر، محدث جلیل، فخر علماء و محدثین، واقف رموزِ شریعت و دین حضرت مولانا ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری محدثِ دکن رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ۱۰/ذوالحجہ ۱۲۹۲ھ/۰۶/فروری ۱۸۷۶ء بروز جمعۃ المبارک حیدرآباد دکن میں ہوئی، اسی سال حیدرآباد کے مشہور جامعہ "جامعہ نظامیہ" کی بنیاد رکھی گئی۔ آپ کا سلسلہ نسب چوالیس واسطوں سے امام عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کے جد اعلی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایماء پر حجاز مقدس سے بیجاپور، ہندوستان تشریف لائے۔

آپ کا خانوادہ علمی، دینی اور روحانی اعتبار سے ممتاز حیثیت رکھتا تھا۔ آپ کے والد ماجد مولانا حافظ سید مظفر حسین نقشبندی نہ صرف عالم و فاضل تھے بلکہ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت مسکین شاہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۱۴ھ) کے مرید اور خلیفہ تھے، آپ کی والدہ ماجدہ حضرت شہزادہ قادری المعروف ہونٹ کٹے شاہ کی صاحبزادی اور عابدہ زاہدہ خاتون تھیں۔

آپ کی تعلیم و تربیت کا آغاز بڑے اہتمام سے ہوا، عالم ربانی محب رسول مقبول حضرت عاقبت شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے بسم اللہ شریف پڑھائی، حیدرآباد کے مشہور فضلاء سے علوم دینیہ کی تحصیل کی، آپ کے چند اساتذہ کے نام ملاحظہ فرمائیں:

(۱)- شیخ الاسلام، حافظ مولانا محمد انوار اللہ خاں فاروقی بانی جامعہ نظامیہ حیدرآباد دکن۔ (۲)- مولانا منصور علی خاں (۳)- مولانا حبیب الرحمٰن بیدل سہارنپوری ۴)- مولانا حکیم عبدالرحمٰن سہارنپوری (۵)- مولانا محمد یٰسین

آپ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت پیر سید محمد بادشاہ بخاری کے دست اقدس پر بیعت ہوئے اور شرف خلافت سے مشرف ہوئے۔ آپ کے مرشد گرامی حضرت شاہ سعد اللہ کے مرید اور خلیفہ تھے، وہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے دکن آئے تھے۔ شاہ سعد اللہ، حضرت شاہ غلام علی دہلوی نقشبندی کے مرید اور شاہ ابوسعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ روزانہ تقریباً چار میل سفر کر کے اپنے پیرومرشد کی زیارت اور خصوصاً تہجد کے معمولات کی خدمات کے لئے حاضر ہوتے رہے۔ یہ معمول بیس سال تک جاری رہا یعنی اُن کے وصال تک۔ اپنے پیرومرشد کی حیات میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کو بیعت کرنا پسند ہی نہیں کیا۔

شریعت وطریقت کی منزلیں طے کرنے کے بعد حضرت ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ نے تمام زندگی مسجد علی آقا حسینی علم' حیدرآباد میں مخلوقِ خدا کی راہنمائی اور علوم دینیہ کی خدمت میں گزاردی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ صحیح معنوں میں یادگارِ اسلاف تھے' اتباع سنت میں راسخ قدم تھے' پانچوں وقت نماز کی امامت خود فرماتے' نماز فجر کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ حلقۂ ذکر قائم کرتے' اس کے بعد قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے' حزبِ اعظم کی دُعاؤں کا ورد کرتے' نمازِ اشراق ادا کرنے کے بعد گھر تشریف لے جاتے' ناشتہ کے بعد ظہر تک خواتین کو تلقین کرتے' بعض خواتین حلقۂ ارادت میں داخل ہوتی' نمازِ ظہر کے لئے مسجد میں آتے تو رات بارہ بجے کے بعد واپس گھر تشریف لے جاتے' اس دوران عقیدت مند حاضر ہو کر فیض یاب ہوتے' رمضان المبارک میں خاص اہتمام فرماتے' پیرانہ سالی کے باوجود باقاعدہ روزے رکھتے' تراویح ادا کرتے' نمازِ تہجد میں ختم قرآن پاک کا اہتمام کرتے اور آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھتے۔

اللہ تعالیٰ نے عبادت وریاضت کے ذوق کے ساتھ تصنیف وتالیف کا بہترین ملکہ عطا فرمایا تھا' عربی اور اردو پر یکساں قدرت رکھتے تھے' تحریر اتنی سلیس اور شگفتہ تھی کہ معمولی پڑھا ہوا آدمی بھی آپ کے بیان کردہ مطالب کو سمجھ لیتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف درج ذیل ہیں:

(۱)۔زجاجۃ المصابیح (عربی) پانچ جلدوں میں (۲)۔سلوکِ مجددیہ (۳)۔یوسف نامہ: (گلدستۂ طریقت) تفسیر سورۂ یوسف (۴)۔گلزار اولیاء: تذکرۂ اولیاء نقشبندیہ (۶)۔

Marfat.com

علاج السالکین (۵)-فضائل نماز (۶)-فضائل رمضان (۷)-کتاب الجنۃ (۸)-میلاد نامہ (۹)-معراج نامہ (۱۰)-شہادت نامہ (۱۱)-قیامت نامہ (۱۱)-مواعظ حسنہ۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار صاجزادے اور تین صاجزادیاں عطا فرمائیں۔ بڑے صاجزادے مولانا ابوالبرکات سید شاہ خلیل اللہ نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ' آپ کے جانشین تھے ۱۹۹۲ء کے آخر میں وصال فرما گئے ان کے جنازہ میں تقریباً دولاکھ افراد نے شرکت کی' دوسرے صاجزادے میاں سید احمد' مہاراشٹر (انڈیا) میں مقیم ہیں' تیسرے صاجزادے میاں سید حبیب اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ تھے' چوتھے صاجزادے میاں سید شاہ رحمت اللہ قادری ایم' اے عثمانیہ' حیدر آباد دکن میں مقیم ہیں۔

درجہ ذیل شخصیات نے حضور محدثِ دکن رحمۃ اللہ علیہ سے خرقہ خلافت حاصل کیا:

۱۔مولانا ابوالبرکات سید خلیل اللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ (فرزند اکبر)

۲۔مولانا سیّد رحمت اللہ شاہ (فرزند اصغر)

۳۔مولانا سیّد عبدالرؤف رحمۃ اللہ علیہ ......۴۔حضرت غلام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

۵۔حضرت صدیق حسین رحمۃ اللہ علیہ ......۶۔جناب میر لطف علی خاں رحمۃ اللہ علیہ

۷۔جناب عبدالرزاق ......۸۔ڈاکٹر محمد عبدالستار خاں' سابق صدر شعبہء عربی' جامعہ عثمانیہ' حیدر آباد دکن

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دودن پہلے ہی اپنے وصال کی خبر دے دی تھی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک ۱۸ / ربیع الثانی' ۲۵ / اگست ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء بروز جمعرات ہوا' وصال کے وقت آپ کی عمر ۹۲ سال تھی' حیدر آباد دکن کی تاریخ میں آپ کا سب سے بڑا جنازہ تھا ایک اندازے کے مطابق تقریباً ڈھائی لاکھ افراد نے آپ کے جنازے میں شرکت کی۔آپ کی آرام گاہ مصری گنج' حیدر آباد دکن انڈیا' نقشبندی چمن میں ہے۔

ریاست علی مجددی

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمہ از مصنف

سارا عالم اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کرشمے دکھا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کا بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق پر کس قدر عنایت ورحمت ہے کہ ہر شئے کو جس چیز کی ضرورت ہے وہ چیز بہت فراخ دلی سے عطا فرمائی۔ اگر کسی کو بظاہر ضرورت کی چیز نہیں دی ہے تو اس کا بدل ضرور دے دیا ہے اس کو خوب یاد رکھئے' مکڑی کے منہ میں وہ لعاب دیا ہے جس سے وہ اپنا گھر بناتی اور اس میں اپنا شکار پھانستی ہے۔ پرندوں کو پر دیئے اور وہ سمجھ عطا کی کہ عجیب وغریب گھونسلے اپنے رہنے کے لئے بنا لیتے ہیں جو بڑے بڑے پرکاروں سے بھی بنایا جائے تو ایسا نہیں بنا سکتے۔ زمین میں رہنے والی مخلوق کو سردی وگرمی سے بچنے کے لئے بل بنانا سکھایا' درندوں کو چنگل و دانت عطا کئے۔ درختوں کو سکھایا کہ جڑوں کے ذریعہ پانی کے ساتھ ساتھ نرم مٹی کو چوس کر اس سے رنگ برنگ کے پتے اور پھول پھل بنائیں۔ غرض کوئی کہاں تک بیان کرے' ہر چیز کو وہ دے دیا جس کی اس کو ضرورت ہے۔ ایک آنکھ کو ہی لے لیجئے کس قدر خوبصورت بنائی ہے' ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آئینے کے دو ٹکڑے ہیں جو دو طرف رکھ دیئے گئے۔ آئینے پر گرد وغبار پڑتا ہے تو اس کو وقتاً فوقتاً صاف کرنا پڑتا ہے۔ آنکھوں کے آئینے پر بھی گرد وغبار جمتی رہتی ہے اور اس سے ایذا ہوتی ہے' اس لیے پپوٹا بنایا اور اس میں پلکیں لگائیں تا کہ وہ پہلے تو گرد وغبار کو آنے ہی نہ دیں' اور اگر اتفاقاً پڑ جائے تو

Marfat.com

اس کے لئے یہ انتظام فرمایا کہ پپوٹوں میں ایک حرکت پیدا کر دی کہ وہ بے اختیار حرکت کر کے آنکھوں کو صاف کرتی رہے۔ بعض جانور ایسے بنائے جیسے مکھی' اس کو دیکھنے کی تو ضرورت ہے مگر سر چھوٹا ہے' اس لئے صرف دو آنکھوں کے نگینے تو لگا دیئے مگر ان پر پپوٹے اور پلک کا موقع نہ تھا اور مکھی کو اس کی ضرورت تھی۔ اگر یہ نہیں دیا تو بدل ضرور دیا' بجائے پپوٹوں کے دو ہاتھ اور زیادہ دیئے' ہاتھ پپوٹوں کا کام کریں' ہر وقت وہ ہاتھوں کو آنکھوں پر مل کر صاف کرتی رہتی ہے' پھر دونوں ہاتھوں کو آپس میں مل کر ہاتھوں کو صاف کرتے جاتی ہے۔ جب عام مخلوق کے ساتھ اس کی رحمت و عنایت کا یہ عالم ہے تو انسان جس کو اس نے اپنا خلیفہ بنایا' اس کے ساتھ کیا کچھ نہ کیا ہوگا۔ انسان پیدا ہوا پڑا ہے' نہ اس عالم کی۔ اس کو خبر ہے نہ اُس عالم کی' اس سے یہ دکھانا منظور ہے کہ او ناشکرے انسان! دیکھ تیری کیا ہستی تھی' پھر دیکھ ہم تجھ کو کیا سے کیا بناتے ہیں۔ پہلے حواس عنایت کرتے ہیں' جس سے لمس ٹھنڈا گرم' نرم سخت معلوم کرے۔ مگر جس لمس کو رنگ اور آواز کا کچھ پتہ نہیں لگتا' اس کے لئے آنکھ دی کہ وہ رنگ روپ' شکل وصورت دریافت کرے' مگر آنکھ کو معلوم ہی نہیں کہ آواز کیا بلا ہے' اس لئے کان دیئے کہ وہ آواز سنیں' پھر قوتِ ذائقہ دی' مگر بہت سی ایسی چیزیں ہیں کہ جن کو نہ آنکھ دیکھ سکتی ہے نہ کان سُن سکتے' جیسے محبت اور دُشمنی' اس کے لئے عقل پیدا کی۔ عقل تو سب کو دی' مگر بعض کو اعلیٰ درجہ کی عقل دی گئی' نئی نئی ایجادوں کا ان کو الہام کیا' ریلیں بنائیں' جہاز بنائے' ٹیلیفون بنایا' تارپیڈو (۱) بنائے' اور دل دیا کہ وہ اللہ عزوجل کی ایک نعمت ہے۔ اگر اس سے کام لینا چاہیں تو حق و باطل میں فرق کر سکتے ہیں اور نیکی اور بدی' اچھی اور بُری سب سمجھ سکتے ہیں۔ طرح طرح سے خدا کی قدرت کے

---

(۱) جہاز غرق کرنے کا ایک ہتھیار

Marfat.com

کرشمے نظر آرہے ہیں' اگر دل سے کام لیتے تو وہ یہ سمجھتے کہ کوئی بڑی قدرت والا پسِ پردہ ان کو چلارہا ہے۔

ہائے او بے سمجھ دل! تجھے یہ بات سمجھ میں نہیں آتی جس کے گھر میں رہنا' جس کا کھانا' جس کی مہربانی کے بغیر ایک لحظہ نہیں رہ سکتے' اُس کی نافرمانی کرنا یہ سمجھ داروں کا کام ہے؟ دل سے کام لینے والے ایسا ہرگز نہیں کر سکتے ہیں' اس سے صاف معلوم ہوا کہ دل ہے مگر کام میں نہ لانے سے زنگ کھا گیا ہے' جیسے آئینہ دھرے دھرے زنگ کھا جاتا ہے ایسے ہی او ناشکرے انسان! تیری آنکھیں ہیں مگر آنکھوں سے کام نہیں لیتا ہے' عبرت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا' اگر آنکھوں سے کام لیتا تو تجھ کو دکھائی دیتا کہ دُنیا کی ہر چیز آنی جانی ہے' ہر عیش فانی ہے' کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

دُنیا بھی عجب سرائے فانی دیکھی
ہر چیز یہاں کی آنی جانی دیکھی
آ کے جو نہ جائے وہ بڑھاپا دیکھا
جا کے جو نہ آئے وہ جوانی دیکھی

اپنے پیاروں کو اپنے ہاتھ سے خاک میں سلا کر آتے ہیں' اس سے کچھ بھی عبرت نہیں ہوتی دُنیا کے کیسے کیسے زبردست بادشاہ' کیسے کیسے حاکم وقت آئے گئے' آج جن پر در و دیوار حسرت سے رو رہے ہیں' ہائے کیسے کیسے شاہی مکانات اُجڑے پڑے ہیں' جس میں کسی وقت کیا کیا ٹھاٹھ (۱) ہوگا' ہائے آج وہاں الو پکار رہے ہیں' آنکھوں سے کیا نظر نہیں آرہا ہے' پھر تو! کیسے غافل بنا ہوا ہے' کیا تیری سمجھ میں یہ نہیں آتا ہے کہ ایک روز ہم کو بھی جانا ہے؟ اور ہم پر بھی یہی دن

---

(۱) شان و شوکت

Marfat.com

پیش آنا ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ تیری آنکھیں ہیں، مگر تو دیکھتا نہیں ہے۔

غبارِ ہوا چشمِ غفلت مد وقت

سمومِ ہوا کِشت عمرت بسوخت

(خواہشاتِ نفسانی کا غبار تیری غفلت کی آنکھ کو دیکھنے نہیں دیتا ہے خواہشاتِ نفسانی کی گرم ہوا نے تیری عمر کے کھیت کو جلا کر خاک کر دیا ہے)

بکن سرمہ غفلت از چشم پاک

کہ فردا شوی سرمہ در چشم خاک

(غفلت کا سرمہ آنکھ سے نکال، یاد رکھ، کل سرمہ کی طرح پس جائے گا)

او غافل انسان! تجھے کان دیئے ہیں مگر تو حق بات نہیں سنتا، نصیحت سننے سے دل چراتا ہے۔

حکایت

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ قبرستان میں قبریں اکھاڑ رہے ہیں مُردوں کے سر پکڑ پکڑ کر کان کے سوراخ میں لکڑی چبھوتے جاتے ہیں، اگر لکڑی کان میں داخل ہو کر دوسرے کان سے نکل گئی تو اس کو باہر پھینک دیتے ہیں، اگر لکڑی کان میں بالکل نہیں گئی تو بھی بغیر دفن کیے اس کو چھوڑ دیتے ہیں، اگر لکڑی دماغ تک پہنچ کر ٹھہر جاتی ہے تو اُس سر کو چومتے اور دفن کر دیتے ہیں۔ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا سبب پوچھا تو خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا جواب یہ دیا کہ جس کے کان میں لکڑی اِدھر سے اُدھر پار ہو گئی، وہ ایسا شخص تھا جس نے نصیحت کو اِس کان سنا، اس کان سے نکال دیا، اس نے حق بات کو اپنے دماغ میں رہنے نہیں

Marfat.com

دیا' اور نصیحت پر عمل نہیں کیا' جس کے کان میں لکڑی داخل ہی نہیں ہوئی' وہ نصیحت سنتا ہی نہیں تھا' جس کے دماغ میں لکڑی پہنچ کر ٹھہر گئی اس نے نصیحت سُنی اور اس پر عمل بھی کیا' یہی خدا کے پاس مقبول ہے اس لئے اس کو بوسہ دے کر دفن کر دیتا ہوں۔

او ناشکرے انسان! تو اپنی ابتدائی حالت پر پھر غور کر کہ تُو کیا تھا' پھر ہم نے تجھ کو کیا سے کیا بنایا' کیا کیا دیا' حواس دیئے' دل دیا' عقل بھی اعلیٰ درجہ کی دی' جس سے تو نے سائنس کے وہ کام کیئے جس نے سارے عالم کو حیرت میں ڈالدیا ہے۔ عقل کی دوڑ ختم ہوگئی' عقل یہاں تک آ کر رک گئی' جیسے ایک اندھا مادر زاد ہے کہ وہ سنتا ہے' اس کو لمس و ذائقہ سب ہے' بصر نہیں ہے' اس کے آگے رنگ و شکل کا ذکر ہو تو انکار کرے گا کہ وہ گورا کالا کچھ نہیں سمجھتا کہ کیا چیز ہے' جس ذریعہ سے وہ گورے کالے کو معلوم کر سکتا تھا' وہ چیز ہی اس کو نہیں دی گئی' وہ انکار نہ کرے تو کیا کرے۔ ایسے ہی عقل کی معلومات کو حواس قبول نہیں کرتے ہیں' اگر کسی سے کہا جائے کہ تار کے ذریعہ سے ہزار ہا کو اس کی بات معلوم ہو جاتی ہے' ریل خود بخود دوڑتی ہے' اب تجربہ ہونے سے مجبور ہے' وَرنہ حواس کو اعتبار نہیں آ سکتا' صاف انکار ہو گا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔

ایسے ہی ایسی بہت سی چیزیں ہیں کہ وہاں عقل نکمّی ہو جاتی ہے' اس کے لئے اور آنکھ کی ضرورت ہے کہ وہ چیزیں نہ اس آنکھ سے دِکھتی ہیں نہ عقل کی آنکھ سے' بلکہ ایک تیسری آنکھ سے' وہ تیسری آنکھ سے دیکھی ہوئی باتوں کا عقل انکار کرتی ہے' جیسے عقل کی باتوں کا آنکھ' کان انکار کرتے ہیں' وہ تیسری آنکھ سے جو چیزیں دکھتی (۱) ہیں وہ آخرت ہے' اور وہ افعال ہیں جو آخرت میں نجات دلانے والے

(۱) دکھائی دیتی

Marfat.com

یا آخرت میں سزا دلانے والے ہیں' اور وہ اُمور ہیں کہ جن کے کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے' اور وہ اُمور ہیں جن کے کرنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے' یہ تیسری آنکھ سے دیکھی ہوئی باتوں کا عقل انکار کرتی ہے۔

دوائیں جو مفیدِ صحت ہیں ان کو عقل کی آنکھ سے دیکھنا پڑتا ہے' اس لئے جن کو اس کی عقل دی گئی ہے' جیسے ڈاکٹر وغیرہ: ان سے رجوع کرنا پڑتا ہے' ایسا ہی یہ تیسری آنکھ سے دیکھی ہوئی باتیں یعنی آخرت' اور آخرت کے کام آنے والی باتیں اُن سے سیکھنا پڑتا ہے' جن کو یہ تیسری آنکھ دی گئی ہے۔

جس طرح مصلحتاً مکھی کو پپوٹے نہیں دیئے گئے تو اُس کا بدل دو ہاتھ دیئے' اسی طرح ہر انسان کو مصلحتاً تیسری آنکھ نہیں دی جا سکتی' اس لئے اس کا بدل چند ایسے حضرات کو پیدا کیا' جن کو تیسری آنکھ دی گئی ہے۔

وہ حضرات کون ہیں' انبیاء علیہم السلام ہیں۔ جیسے ہر شخص طبیب نہیں ہوتا' مگر ہر شخص کو طبیب کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے' اسی طرح ہر شخص کی وہ تیسری آنکھ نہیں ہوتی مگر تیسری آنکھ والوں کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ اب خدائے تعالیٰ پر الزام نہ رہا' ورنہ کل قیامت میں یہ ممکن تھا کہ کوئی کہے' الٰہی! آخرت اور آخرت میں کام آنے والی باتیں دریافت کرنے کے لیے ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہ تھا' نہ حواس سے معلوم ہو سکتی تھیں نہ عقل سے' پھر ہم کرتے تو کیا کرتے؟ حکم ہوگا ہم نے اس کا بدل تم کو دے دیا تھا' تم میں کا ہر شخص ڈاکٹر نہیں ہوتا' مگر ہر شخص ڈاکٹر کی بات مانتا اور عمل کرتا ہے' ایسا ہی گو ہم نے ہر شخص کو تیسری آنکھ نہیں دی' مگر اس کو لازم تھا کہ تیسری آنکھ رکھنے والے کی بات مانتا اور عمل کرتا۔ ہم نے اپنی رحمت سے ہر شخص کو تیسری آنکھ کا نمونہ بھی دیا تھا تاکہ تصدیق کرے کہ بعض ایسے ہو سکتے ہیں کہ جن کو تیسری آنکھ ملی ہے۔ تیسری آنکھ کا نمونہ یہ ہے کہ ہر شخص جب

Marfat.com

سو جاتا ہے تو طرح طرح کی چیزیں دکھائی دیتی ہیں، وہ چیزیں بھی دکھائی دیتی ہیں جن کی بہت جلد تعبیر ہوشیاری میں ظاہر ہوتی ہے۔ اب بتاؤ یہ کونسی آنکھ سے دیکھتے ہو، یہ آنکھ تو سو جاتی ہے، معلوم ہوا کہ ایک تیسری آنکھ ہے جس سے تم نے خواب میں دیکھا، اور انبیاء ورسول ہوشیاری میں دیکھتے ہیں، اگر یہ نمونہ نہ ملتا تو نبوت کی طرح خواب کا بھی انکار کرتے، اب جب خواب کا انکار نہیں کرتے ہو تو نبوت کا انکار کیوں کرتے ہو؟

اب زمانہ آخر ہو رہا تھا، نبوت کا دفتر بند ہونے کا وقت آ گیا تھا، اس لئے ایک ایسی مبارک ذات کو جن کا نام مبارک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، پیدا کر کے تیسری آنکھ ان کو ایسی کامل دی گئی جو پہلے کسی کو نہیں ملی تھی۔ اس واسطے ہر ایک کو اپنی تیسری آنکھ کی حیثیت سے معراج ہوا، کسی کو شکم ماہی (۱) تو کسی کو آگِ نمرود میں، اور کسی کو کوہِ طور پر، اور آپ کو عرش اعلیٰ پر۔

اسی وجہ سے "اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ" (۲) کسی پیغمبر سے نہیں کہا گیا، صرف ہمارے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا، اس لئے کہ آپ کو کامل تیسری آنکھ ملی تھی، اسی لئے آپ کا دین بھی کامل کر دیا گیا جو قیامت تک تغیر وتبدل سے محفوظ ہے۔

اوخال (۳) سیاہ تل) سے بنے ہوئے انسان! تیری شان میں "وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ" (۴) آیا ہے "لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ" (۵) تیرے ہی لئے ارشاد ہوا ہے، یہ تیرا اکرام یہ تیری عزت کب تک ہے؟ جب تک

---

(۱) مچھلی کا پیٹ
(۲) میں نے تمہارا دین کامل کر دیا (پ ۶، المائدہ: ۳)
(۳) سیاہ تل
(۴) (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۷۰)
(۵) بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت میں بنایا (پ ۳۰، تین: ۵)

Marfat.com

کہ تو "وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ"(۱) کے موافق اللہ تعالیٰ کی تابعداری کرے اور "اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ"(۲) اور جب تُو نے اللہ تعالیٰ کی تابعداری چھوڑ دی' خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو یہ سب عزت تجھ سے چھین لی جاتی ہے' تیرے لئے "اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ"(۳) ارشاد ہوا ہے کہ دیکھو جانور اپنے مالک کو پہچانتا ہے' بکری اپنے چارہ ڈالنے والے کے پیچھے پیچھے پھرتی ہے لیکن یہ نافرمان انسان اپنے مالک کو بھی نہیں پہچانتا۔ جانور اپنے محسن کے احسان کی قدر کرتا ہے' یہ نافرمان انسان اپنے مالک کی ناشکری کرتا ہے۔ مگر اس ناشکری کا بدلہ آخرت میں تو ملے گا ہی' مگر دُنیا میں بھی کچھ سزا دی جاتی ہے' تاکہ اس سے بندہ اللہ کی طرف رجوع کرے۔ مثلاً معطل ہو گئے' یا فوجداری ہوئی' عہدہ داروں اور پولیس کی خوشامد کی' وکیلوں کے پیچھے پھرے' سفارشیں پہنچائیں' جب سب جگہ ناکامی ہوئی تو اب وظیفہ پوچھتا ہے۔ گھنٹوں وظیفہ پڑھتے بیٹھتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خدا کا ولی ہے' بالکل با خدا بزرگ بنا ہوا بیٹھا ہے' اس وقت اللہ تعالیٰ کے طرف سے ندا ہوتی ہے' کیوں بندے' ہم کو چھوڑ کر جن مشاغل میں پڑا تھا' اب کوئی یاد نہیں آتا ہے' اِس وقت ہم یاد آرہے ہیں' بندے یہ تیری خود غرضی کی یاد ہے' مگر ہم اوروں کی طرح چھچھورے(۴) نہیں ہیں' خیر اب بھی آیا تو کچھ مضائقہ نہیں' جا ہم تجھ پر رحم کرتے ہیں' اور تیری حاجت پوری کرتے ہیں' کیوں بندے کیا مصیبت جانے کے بعد پھر اوّل (پہلے) کی طرح ہم سے انجان بنا ہوا پھرے گا' یا یہ احسان یاد رکھ کر

---

(۱) ہم نے جن اور انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے (پ ۲۷' الذاریات:۵۶)
(۲) اللہ کا اور اس کے رسول کا فرمان بردار رہے (پ ۵' النساء:۵۹)
(۳) نافرمان مثل جانوروں کے ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں (پ ۹' الاعراف:۱۷۹)
(۴) کم ظرف

Marfat.com

ہماری اور اس مقدس ہستی کا بن کر تیسری آنکھ کامل ملنے کی وجہ سے عرشِ اعلیٰ پر معراج ہوئی تھی، تابعداری اور فرماں برداری کرتا رہے گا؟

یقین کے تین مرتبے ہیں، اوّل علم الیقین کہ جیسا کسی نے دریا کو آنکھ سے دیکھ لیا، دوسرا عین الیقین کہ اس کے کنارے پر پہنچ کر پانی چلو میں لے لیا ہو، تیسرا حق الیقین کہ دریا میں گھس کر غوطہ لگالیا۔

ہمارے آقائے نامدار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم الیقین اور عین الیقین تو حاصل ہو گیا تھا، اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ حق الیقین بھی ہو جائے اس لئے ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جسمِ مُطہّر کے ساتھ عالم برزخ سے اور آسمانوں سے ہوتے ہوئے عرش پر پہنچے، اپنے سر کی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ کر اور جنت اور دوزخ کو ملاحظہ فرمایا، جس سے آپ کو حق الیقین بھی حاصل ہو گیا۔ آیئے اب ہم آپ کو معراج کے اجمال کی تفصیل سناتے ہیں، سنئے۔

(حضرت) ابوالحسنات سید عبداللہ حیدرآبادی

۲۲ ؍ رجب ۱۳۷۶ھ روز شنبہ

Marfat.com

﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَسَلَّمْ﴾

•◆••❖••◆•

معراجِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

کوئی فلک اُتے رہ یار گیا — کوئی جا سدرہ تے ہار گیا
اک کالیاں زُلفاں والا سی — جیہڑا عرش توں وی لنگھ پار گیا
حوراں سہرے گوندیاں آئیاں — زلفاں رستیاں وچہ وچھائیاں
لنگھدا جیہڑے راہوں سوہنا — عربی شاہ اسوار گیا
تارے ڈُب ڈُب ٹُردے جاندے — قدسی سجدے کر دے جاندے
نظر کرم دی کر کے سوہنا — سب دے بیڑے تار گیا
کستوری دے حُلّے آون — خوشبُوآں دے ہُلّے آون
عرش دا ، راہی جاندا جاندا — ہر سُو مہک کھلار گیا
گھر والا گھر جا کے آیا — اُمت نوں بخشا کے آیا
بیڑا عاصیاں والا صائمؔ — اَج راتیں ہو پار گیا

﴿نغمہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم: ۴۸﴾

مچلتا ہے دل ڈبڈباتی ہیں آنکھیں، خدا جانے کیسا مقام آ رہا ہے
ادب سے نگاہوں کو اپنی جھکا لو وہ دیکھو وہ بابِ اسلام آ رہا ہے
محبت سے عرشِ بریں کو سوارا، یہ معراج کی شب خدا نے پکارا
فرشتو ادھر آؤ دھومیں مچاؤ مرا آج ماہِ تمام آ رہا ہے

-•❖•﴿نغمہ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم: ۲۷﴾•❖•-

•◆••❖••◆•

Marfat.com

پہلا باب

سفرِ معراج میں حکمتیں

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ط اِنَّہٗ ھُوَالسَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ

﴿پ ۱۵، سورۂ بنی اسرائیل: ۱﴾

(اللہ تعالیٰ کی) وہ پاک ذات ہے جو اپنے بندہ کو شب کے وقت مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک، جس کے گرد اگرد ہم نے برکتیں کر رکھی ہیں، لے گیا، تاکہ ہم ان کو اپنے کچھ عجائبات دکھلائیں بے شک اللہ تعالیٰ بڑے سننے والے، بڑے دیکھنے والے ہیں)

عرش پر لے جانا مقصود تھا تو مکہ معظّمہ ہی سے سیدھے عرش پر لے گئے ہوتے، بیت المقدس لے جا کر پھر وہاں سے عرش پر لیجانے میں کیا حکمت تھی؟

پہلی حکمت

اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ بیت المقدس ہر وقت دُعا کرتا تھا کہ الٰہی! تمام پیغمبروں سے میں مشرف ہو چکا، اب میرے دل میں کوئی آرزو باقی نہیں ہے، اگر ہے تو یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک دیکھوں، ان کی ملاقات کے شوق کی آگ بے حد بھڑک رہی ہے۔ بیت المقدس کی آرزو پوری کرنے کے لئے بیت المقدس لے جایا گیا۔

Marfat.com

دوسری حکمت

دوسری وجہ بیت المقدس لے جانے کی یہ ہے کہ جب آپ معراج سے واپس ہوئے تو کفار نے انکار کیا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس دوڑے ہوئے گئے اور کہا: لیجئے آپ کے دوست نے ایک عجیب و غریب خبر اُڑائی ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کیا؟ کفار نے سارا واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: بالکل سچ ہے، جب ہی سے آپ کا لقب صدیق ہوا۔

عمر بھر میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بیت المقدس نہیں گئے تھے، کفار نے امتحاناً ایک ایک بات وہاں کی پوچھنا شروع کی، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک جگہ پھر کر تو دیکھا نہیں تھا، اس لئے خدائے تعالیٰ نے آپ کے سامنے سے تمام حجابات اُٹھا دیئے۔ پورا بیت المقدس سامنے ہو گیا۔ کفار جو بات دریافت کرتے وہ فوراً بتا دیتے۔ جو سعید تھے انھوں نے تو آپ کے معراج کی تصدیق کر لی، اس طرح بیت المقدس جانا بھی معراج کی دلیل ہو گیا، ورنہ معراج ہونے پر آپ کیا دلیل پیش کرتے، کفار نے آسمان تو دیکھا نہیں تھا جو آسمانی واقعات دلیل بنتے، اس لئے پہلے آپ کو بیت المقدس لے جایا گیا، پھر عرش پر، صرف بیت المقدس لے جانا مقصود نہیں تھا، اس لئے فرمایا "لِنُرِيَهُ مِنْ اٰيٰتِنَا" (تاکہ ہم ان کو کچھ عجائبات دکھلائیں)

تیسری حکمت

تیسری حکمت یہ ہے کہ جب زمین اور آسمان پیدا ہوئے تو زمین سے آسمان نے کہا: مجھے خدائے تعالیٰ نے وہ بلندی دی ہے جو تجھے نصیب نہیں "وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا"

زمین نے کہا: ہاں جیسی تیری صفت اللہ تعالیٰ نے ''رفع'' سے بیان فرمائی ہے ویسے ہی میری صفت بھی ''بَسَطَ'' سے کی ہے ''وَاللّٰہُ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ بِسَاطاً'' (اللہ تعالیٰ نے زمین کو تمہارے لئے فرش بنایا) ﴿پ ۲۹ نوح: ۱۹﴾

آسمان نے کہا: جب ''آب نیسان'' مجھ کو عطا ہوتا ہے تو میں اس کو رکھتا نہیں بلکہ بخش دیتا ہوں۔

زمین نے کہا: جب تُو اپنی سخاوت کی تعریف کرتا ہے تو میں اپنے ''حِلم'' کی تعریف کروں گی، جس قدر بھی بوجھ مجھ پر ڈالا جائے مَیں اس کو سہہ لیتی ہوں۔

آسمان نے کہا: مجھ میں ''انوار'' ہیں۔

زمین نے کہا: مجھ میں ''اسرار'' ہیں جس کو وقتاً فوقتاً ظاہر کرتی رہتی ہوں۔

آسمان نے کہا: میں آفتاب اور مہتاب سے منور ہوں' اور تاروں سے جگمگاتا رہتا ہوں' شہاب ثاقب مجھ میں ہے جس سے شیطان پر رجم ہوتی رہتی ہے۔

زمین نے کہا: تجھے کیا خبر نہیں کہ مجھ میں رنگ برنگ کے باغ و بہار ہیں اور خوشنما درخت' کہیں لالہ زار ہے تو کہیں گلاب کا چمن' اور طرح طرح کے پھول' جن کا رنگ علیحدہ علیحدہ' بو علیحدہ علیحدہ' کہیں پھول پر بلبل چہچہا رہا ہے تو کہیں قمریاں راگ گا رہی ہیں' یہ لطف' یہ بہار' بھلا تیرے یہاں کہاں۔

زمین سے یہ باتیں آسمان نے سن کر طیش میں آ کر کہا کہ تو پرندوں کے آواز پر کیا فخر کرتی ہے' اری زمین سُن مجھ میں فرشتے بستے ہیں جو رات دن خدائے تعالیٰ کی عبادت کرتے رہتے ہیں' ہمیشہ خدا کا ذکر مجھ میں ہوتا رہتا ہے' فرشتوں کی یادِ الٰہی گونج کے سامنے بھلا تیرے پرندوں کی آوازیں کچھ چیز ہیں؟ تجھ میں گل و گلزار ہیں تو مجھ میں انوار کے باغ ہیں' تجھ میں جیسے طرح طرح کے پھول

Marfat.com

ہیں، ویسے ہی مجھ میں طرح طرح کے تارے ہیں جن کی شکل علیحدہ علیحدہ، جب رات کے اندھیرے میں مجھ پر تارے نکل آتے ہیں تو کچھ ایسی بہار معلوم ہوتی ہے کہ تیرے سارے باغ اس پر سے تصدُّق کرنے کے قابل رہ جاتے ہیں، میرا عالَم عالَم ملکوت ہے، اے زمین تیرا عالم عالَم ناسُوت، مجھ پر ارواح بستی ہیں تجھ پر اجسام، ارواح کے سامنے اجسام کوئی چیز نہیں، عرش مجھ پر ہے، کرسی مجھ پر ہے، جبرائیل ومیکائیل علیہم السلام کی جگہ میں ہوں، اسرافیل علیہ السلام کا ٹھکانا میں ہی ہوا، لوح وقلم مجھ میں ہیں، بیت المعمور مجھ میں ہے۔

آسمان کی یہ تقریر سن کر زمین شرمندہ ہوگئی، اسی شرمندگی میں ہزاروں سال گذر گئے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو زمین خوش ہو کر فخر سے کہنے لگی، ارے او آسمان! مجھ میں ''خَاتَمَ النَّبِیّٖن'' محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے، اب بتا تجھ کو مجھ پر کس بات کی فضیلت ہے اور کس چیز پر فخر ہے؟

یہ وہ پیغمبر ہیں کہ اٹھارہ ہزار عالم اِن ہی کے وجود کا طفیلی ہے، عالم ملکوت کے مقرب فرشتے ان ہی سے فیض لینے والے ہیں۔

جسمِ مُطہر اسی خاک کا ہے
وطن و ٹھکانا بھی یہی خاک ہے

آسمان کو کوئی جواب نہ بن پڑا، مغلوب ہو کر کچھ جواب نہ دے سکا۔ سال ہا سال تک یہی حالت رہی۔ آسمان، اللہ کی درگاہ میں دُعا کرنے لگا کہ اے اللہ! ایک مرتبہ اپنے محبوب کو میرے اوپر لا تاکہ مجھے بھی فخر حاصل ہو۔

گر قدم رنجہ کند جانب کاشانۂ ما
رشک فردوش شود از قدم ش خانۂ ما

(اگر ہماری جھونپڑی کی طرف تکلیف فرما کر تشریف لائیں، تو ہمارا گھر

آپ کی تشریف آواری سے رشکِ فردوس ہو جائے گا)

''اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان دونوں کا مرتبہ برابر کرنے کے لئے آسمان پر آپ کو معراج عطا فرمائی''۔

چوتھی حکمت

آسمان پر کروڑہا فرشتے ایسے تھے جو کسی طرح زمین پر نہیں آسکتے تھے' مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کے بیحد مشتاق تھے' وہ فرشتے ہر روز اللہ تعالےٰ سے دُعا کیا کرتے تھے' ''الٰہی ہمیں بھی اپنے نبی آخرالزماں کی ملاقات سے مشرف فرما'' اللہ تعالیٰ نے انکی دعا قبول فرمائی' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش تک بُلا کر فرشتوں کو آپ کی ملاقات سے مشرف فرما دیا۔

اس سے جو کا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حاصل تھا' وہی ''ساتوں آسمان کے فرشتوں کو شرف صحابیت حاصل ہوا''۔

پانچویں حکمت

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف بھیجنا چاہا تو آپ کو معجزہ دینے کے لئے فرمایا: موسیٰ تم اپنے ہاتھ کی لکڑی (عصا) زمین پر ڈالدو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا زمین پر ڈال دیا' وہ عصا بہت بڑا اژدہا ہو گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام خود اس سے ڈر کر بھاگے' حکم ہوا' موسیٰ ''خذھا ولا تخف'' اجی موسیٰ اس کو پکڑو' ڈرو نہیں' موسیٰ علیہ السلام نے اس کو پکڑ لیا' ڈر نکل گیا' پھر جب فرعون کے سامنے عصا کو سانپ بنائے تو ڈرے نہیں۔ اگر یہ مشق نہیں کرائی جاتی تو فرعون کے سامنے خود ڈر کر بھاگتے تو معجزہ قائم نہیں رہ سکتا تھا۔

اسی طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج میں بُلا کر آسمانوں کی

Marfat.com

سیر کرائی، وہاں کے عجائب و غرائب دکھائے گئے۔ جنت و دوزخ دکھائی گئی، ثواب وعذاب کے مناظر آپ کے سامنے ظاہر کئے گئے۔

جب قیامت ہوگی تو سب کو نیا معلوم ہوگا۔ ہیبت و دہشت ایسی ہوگی کہ نفسی نفسی کہیں گے۔ چونکہ رسولِ اکرم ﷺ کا تو یہ دیکھا ہوا ہوگا، اس لئے آپ کو نہ ہیبت ہوگی نہ دہشت، آپ امتی امتی فرمائیں گے، اطمینان سے عاصیوں کی شفاعت فرمائیں گے۔ آسمانوں پر بلائے جانے کا یہ بھی ایک راز تھا۔

چھٹی حکمت

جب زلیخا کی بدنامی ہونے لگی، مصر کی عورتیں طعنہ دینے لگیں تو زلیخا نے ان سب عورتوں کو دعوت دیکر بُلایا، ہاتھ میں میوہ اور چُھری دی۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے سامنے لائی۔ عورتوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھتے ہی بجائے میوہ کے ہاتھ کاٹ لئے اور اپنی غلطی کا اقرار کیا اور کہا ''حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ'' ﴿پ۱۲، یوسف:۳۱﴾

(حاشا للہ یہ انسان نہیں، یہ تو بزرگ فرشتہ ہیں)۔

ایسا ہی تخلیقِ انسان کے وقت فرشتوں نے کہا ''اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ'' (کہ آپ ایسا انسان پیدا کرتے ہیں جو زمین میں فساد کرتا رہے گا اور آپس میں خون بہائے گا)۔ تو جواب دیا گیا ''اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ'' (تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کی حکمت میں جانتا ہوں، تم کو اس کی خبر نہیں)۔ ﴿پ۱، البقرہ:۳۰﴾

اس وقت تو صرف اشارہ کر کے ٹال دیا، پھر معراج میں حضرت رسول اکرم ﷺ کو آسمانوں پر بلا کر فرشتوں کو دکھایا تو مصر کی عورتوں کی طرح سب فرشتے

دنگ رہ گئے اور اپنی غلطی کا اقرار کرلیا۔

ساتویں حکمت

آپ کو معلوم ہوگا کہ دلہن کو رخصت کرتے وقت دلہن کا ہاتھ دلہا کے والد یا کسی بوڑھے شخص کے ہاتھ میں دیکر سونپتے ہیں۔

ایسے ہی اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام یا کسی اور فرشتے کے واسطے کے بغیر اُمت کو آپ کے سپرد کرنا چاہتے تھے' بلکہ فرماتے ہیں:

''یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ امت میں آپ کو سونپتا ہوں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس امت کو نہ دیکھنا۔ مجھ سونپنے والے کو دیکھنا کہ کون سونپ رہا ہے' باوجود سینکڑوں عیبوں کے ہم نے ان کو پسند کیا ہے۔ باوجود عیبوں کے ہم ان پر عنایت کرتے ہیں۔ آپ بھی ان پر شفقت کرتے رہیے''۔

اسی واسطے سب نفسی نفسی کہیں گے' آپ اُمتی اُمتی فرمائیں گے۔

آپ کے درجہء عالی کا تقاضہ تو یہ تھا کہ آپ ''ربی ربی'' فرماتے۔ چونکہ اُمتی میں خود ''ربی'' اس طرح مُضمر ہے کہ اُمت رب کی سونپی ہوئی ہے' اور دوست کی عطا کی ہوئی ہے' اگر آپ اُمت کا خیال نہ کرتے تو دوست کے عطیہ کی حقارت ہوتی۔ قیامت میں آپ جو اُمتی فرمائیں گے ''رب'' کے خیال سے ہی فرمائیں گے۔ آپ کا اُمتی کہنا بھی ''ربی'' کہنے کی جگہ ہے۔

آٹھویں حکمت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُنیا میں کافروں سے سخت اذیتیں سہیں۔ تسلی کے لئے آسمانوں پر بلاتے ہیں تاکہ معلوم کرائیں کہ آپ کا رتبہ یہ ہے کہ:

''بیت المقدس میں آپ امامِ انسان ہیں تو بیت المعمور میں امامِ ملائکہ''

Marfat.com

جب آپ کا یہ شرف ہے تو آپ کو ان کافروں کی ایذا کا کچھ خیال نہ کرنا چاہئے۔

جمعہ کا دن بہت عظمت والا دن ہے۔ خدا کا بہت پیارا دن ہے۔ اس اُمت پر خدا کی کس قدر شفقت ہے کہ قیامت جمعہ کے دن ہو گی۔ جمعہ تو تمہارا دن ہے۔ اگر قیامت تمہارے دن میں آئے تو کیا غم ہے۔ جمعہ تمہارا ہے تو تمہارے خلاف کیوں گواہی دے گا۔ لیجئے ایک گواہ تو اس اُمت کو مل گیا۔ گواہ تو دو ہونا لازم ہے۔ دوسرا دن کوئی ایسا بزرگ گواہ بننے کے قابل نہیں تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے پیر کے دن کو بہت سی بزرگیاں عطا فرمائیں۔

(۱)۔ رسول اللہ ﷺ کی پیدائش پیر کے دن ہوئی۔

(۲)۔ حضرت ﷺ کو نبوت پیر کے دن ملی۔

(۳)۔ ہجرت کا حکم پیر کے دن ہوا۔

(۴)۔ وفات شریف جو دراصل آپ کی اُمت کے لئے بڑے مرتبے کا دن ہے، وہ واقعہ بھی پیر کے دن ہوا۔

(۵)۔ جس دن کی رات معراج کے لئے مقرر فرمائی گئی وہ بھی پیر کے دن کی تھی۔

پس پیر کے دن کو ایسی بزرگیاں دے کر جمعہ کے قریب قریب پہنچا دیا، تا کہ دوسرا گواہ بھی اُمت کے لئے تیار رہے۔

اس طرح اُمت کی نجات اور مغفرت کا پورا سامان کر دیا۔

ہفتہ میں دو دن اور دو راتیں اس اُمت کے کالے اعمال کو نورانی بناتی ہیں تا کہ قیامت کے دن اُمت کو "نُورٌ علی نُور" بنا کر غیروں کے سامنے لائیں۔ اُمت کے رائی، رائی، ذرّے، ذرّے برابر نیک اعمال ان دِنوں کی برکت سے نیکیوں کے پہاڑ بن کر سامنے آئیں گے۔

''یہ وجوہات تھے کہ پیر کی رات معراج کے لئے مقرر فرمائی''۔

مکہ معظّمہ سے بیت المقدس اور وہاں سے آسمانوں پر لیجانے کی جو تاریک باتیں تھیں وہ اوپر گذر چکیں۔اب ''لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا''(۱) کی تفسیر کرنا ہے۔

نانویں حکمت

معراج میں بہت سی حکمتیں ہیں جن میں تھوڑی سی اوپر گذر چکیں ہیں۔ منجملہ ان حکمتوں کے ایک حکمت ''لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا'' ہے۔

واقعہ یہ ہوا کہ ایک دن حضرت رسول اکرم ﷺ کا ایک جگہ پر گذر ہوا' وہاں ابو جہل بیٹھا ہوا تھا۔آپ ﷺ کو دیکھ کر اُٹھا اور اپنے مکان میں بُلا کر لے گیا اور اس کوٹھری میں لے گیا جس میں سونا' روپیہ' ریشم وغیرہ بھرا ہوا تھا۔ابو جہل نے یہ چیزیں دکھا کر کہا: اے محمد (ﷺ)! کیا تم ان تمام چیزوں کو چھوڑ کر فقر و فاقہ اختیار کرتے ہو اور دُنیا سے بے رغبتی رکھتے ہو۔

اس پر خدائے تعالیٰ نے حضرت (ﷺ) کی طرف وحی کی کہ:

اے محمد (ﷺ)! ابو جہل نے تمہیں اپنے گھر میں لیجا کر وہ چیزیں دکھائیں جو اُس میں موجود تھیں۔ میں آج کی رات آپ کو آسمانوں کی سیر کراتا ہوں اور اپنے گھر میں داخل کر کے وہ چیزیں دکھاتا ہوں جو اس میں موجود ہیں' تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ ابو جہل کے گھر کو میرے گھر سے کچھ مناسبت بھی ہے؟ اُس کا گھر فانی اور میرا ملک باقی۔فانی' باقی کے سامنے پاسنگ برابر بھی نہیں ہوسکتا۔

اس لئے فرمایا ہم اپنے بندہ کو مکہ شریف سے بیت المقدس راتوں رات لے گئے ''لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا'' تاکہ ہم اپنے بندہ کو کچھ عجائباتِ قدرت دکھلائیں۔

(۱) پ ۱۵' بنی اسرائیل: ۱

Marfat.com

''اِنَّہٗ ھُوَا السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ''(۱) تو عجیب لطف دے رہا ہے

اس معراج کی عجیب سیر میں ''بَصَیۡرُ'' اللہ تعالیٰ دیکھ رہا تھا یعنی نگہبان تھا۔ ایسا ہے جیسے مسافر کو کہنا ''اللہ نگہبان''۔

پھر معراج سے واپسی کے بعد منکروں کے بیہودہ سوالات اور شبہوں کا جواب ''ھُوَ السَّمِیۡعُ''(۲) سے اس طرف اشارہ ہے کہ ان (منکرین) کو اس کی سزا بھگتنی پڑے گی۔

(۱) پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱

(۲) ہم سن رہے ہیں (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱)

دوسرا باب

سفرِ معراج

پر شبہات کا ازالہ

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ط اِنَّہٗ ھُوَالسَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ

﴿پ ۱۵، سورۂ بنی اسرائیل:۱﴾

(اللہ تعالیٰ کی) وہ پاک ذات ہے جو اپنے بندہ کو شب کے وقت مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک، جس کے گرداگرد ہم نے برکتیں کر رکھی ہیں، لے گیا، تاکہ ہم ان کو اپنے کچھ عجائبات دکھلائیں بے شک اللہ تعالیٰ بڑے سننے والے، بڑے دیکھنے والے ہیں)

واقعہ معراج پر جو شبہات کئے جاتے ہیں اُن شبہوں کے جوابات حسب ذیل پیش ہیں:

پہلے شبہ کا جواب

واقعہ معراج پر جو شبہے کئے جاتے ہیں ان شبہوں کے جوابات کے لئے معراج شریف کے واقعہ کو "سُبْحَانَ الَّذِیْ" سے شروع کیا گیا ہے۔

"سُبْحَانَ" کے معنی ہیں "خدائے تعالیٰ کی ذات ہر ایک قسم کے نقصان سے پاک ہے، بلکہ عاجز و کمزور، بے قدرت ہونے سے بھی پاک ہے"۔

معراج کے واقعہ کو لفظ "سُبْحَانَ" سے شروع کرنے سے یہ غرض ہے کہ

Marfat.com

جب معراج کے عجیب وغریب واقعہ کا جاہل ونادان، کمزور عقل والے روحانیت سے دُور رہنے والے انکار کریں گے اور طرح طرح کے شبہے پیش کریں گے تو یہ شبہے معراج کے واقعہ پر ہی منحصر نہیں رہتے بلکہ خدائے تعالیٰ کی قدرت تک پہنچتے ہیں، گویا خدائے تعالیٰ میں قدرت نہیں کہ معراج کرا سکے، اس لئے اللہ تعالیٰ ان شبہوں کو دُور کرنے کے لئے واقعہ معراج بیان کرنے سے پہلے ارشاد فرماتا ہے:

''سُبْحَانَ الَّذِیْ'' (وہ (اللہ) پاک ہے)

معراج کس نے کرائی؟ وہی قدرت والا خدا تو ہے جو ہر ایک طرح کی عاجزی اور کمزوری سے پاک ہے، تو پھر تم کو معراج کے واقعہ میں کیوں شُبہ ہے؟

دوسرے شُبہ کا جواب

تم ہمارے نبی کو سمجھے ہی نہیں، اپنے جیسا یا اپنی طرح کا انسان سمجھ کر اور خود پر قیاس کر کے ان کے معراج سے انکار کر رہے ہو، تمہارا قیاس ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک طوطی نے قیاس کیا تھا جس کو مولانا روم نے ''مثنوی'' میں ایک نقل کے پیرایہ میں لکھا ہے:

حکایت

ایک سوداگر نے ایک طوطی کو پالا تھا وہ بہت بولتی تھی اور باتیں کرتی تھی، جس کی وجہ سے دوکان بہت بارونق تھی ایک دن سوداگر کسی کام کو گیا اور طوطی پنجرہ کے باہر بیٹھی تھی، بلی نے اس پر حملہ کیا، وہ خوف زدہ ہو کر ایک طرف اُڑی اور روغن بادام کی ایک شیشی سے ٹکرائی، شیشی گری اور سب روغن ضائع ہو گیا۔ سوداگر جب واپس آیا اور روغن بادام کی شیشی کو گرا ہوا پایا تو طوطی پر اُسے بہت غصہ آیا۔ اُسے یہاں تک مارا کہ گنجا کر دیا۔ اس کے بعد طوطی نے بولنا بند کر دیا۔ دوسری

Marfat.com

مرتبہ آقا نے اس سے باتیں کیں' اس نے جواب ہی نہ دیا جب کئی دن اسی طرح ہو گئے تو وہ اپنی حرکت پر بہت نادم ہوا' اور خود کو کوسنے لگا کہ میرے یہ ہاتھ کیوں نہ ٹوٹ گئے' جن سے میں نے اس کو مارا تھا میری دکان کی رونق ہی جاتی رہی۔ جب کسی طرح طوطی نہ بولی تو اس نے درویشوں' بزرگوں سے دُعا کرانا شروع کی' مگر پھر بھی نہ بولی۔ اتفاق سے ایک دن اس کی دوکان کے سامنے سے ایک گنجا فقیر گذرا تو طوطی نے اُس کو پکارا اور کہا ۔

از چہ کل باکلاں آمیختی
تو مگر از شیشہ روغن ریختی
از قیاس سش خندہ آمد خلق را
کوچو خود پنداشت صاحب دلق را

(اے گنجے! تُو گنجوں میں کیوں کر آملا' معلوم ہوتا ہے کہ تُو نے بھی شیشی میں سے تیل گرایا ہوگا۔ طوطی کے اس قیاس پر سب لوگوں کو ہنسی آگئی کہ اس نے گنجے فقیر کو بھی اپنے ہی اوپر قیاس کیا)

یہی حال واقعہ معُراج پر قیاس کرنے والوں کا ہے' مولانا اسی قیاس کی نسبت فرماتے ہیں ۔

جملہ عالم زیں سبب گمراہ شد
کم کسی ز ابدال حق آگاہ شد
گفت اینک ما بشر ایشاں بشر
و یاشاں بستہ' خوابیم و خور

(یہ سب اس وجہ سے گمراہ ہوئے کہ انہوں نے پیغمبروں کو خود پر قیاس کیا' اور یہ سمجھتے ہیں کہ پیغمبر بھی تو ہماری طرح آدمی ہیں)

Marfat.com

مولانا اس کے بعد فرماتے ہیں:

کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند در نوشتن شیر و شِیر

(پاکوں کو اپنے پر قیاس مت کر، اگرچہ شیر و شِیر لکھنے میں مشابہ ہیں، شیر نقصان رساں ہے اور شِیر دودھ نفع رساں)

تیسرے شبہ کا جواب (قوت روح کی تمثیل کے ذریعہ)

جن لوگوں کی روح جسم کی کثافت میں دب کر جسم کی طرح مٹی ہوگئی ہے، وہ لوگ خود پر ان حضرات کو بھی قیاس کرتے ہیں جن کی روح نے جسم کو بھی اپنا سا لطیف بنالیا ہے، ان شبہ کرنے والوں نے روح کی قوت کو سمجھا ہی نہیں۔

مندرجہ ذیل چند تمثیلوں پر غور کرنے سے روح کی قُوت واضح ہوگی:

۱)۔ مٹی کی قوت سے پانی کی قوت بڑھکر ہے۔

پانی کی قوت سے ہوا کی قوت زیادہ ہے۔

ہوا کی قوت سے آگ کی قوت بڑھکر ہے، بلکہ آگ کی قوت سب سے زیادہ ہے۔ اسی واسطے ریل گاڑی کی بھاپ جو پانی اور ہوا سے بنی ہے اس قدر قوی ہے کہ ایک دن میں ہزاروں من بوجھ کہاں سے کہاں لے جا پھینک دیتی ہے۔

جس میں خالص آگ ہو، جیسے تار ہے اور اس تار سے ایک منٹ میں سینکڑوں کوس حرکت ہو جاتی ہے، یہ کام بھاپ سے نہیں ہوسکتا۔

۲)۔ اسی طرح غُولِ بیابانی (بھوت) جن میں ہوائی جُز زیادہ ہے، وہ ایسی قوت کے کام کرتے ہیں جو اِن خاکی پُتلوں سے نہیں ہوسکتے۔

۳)۔ اجِنّہ میں ناری اجزا زیادہ ہیں، اس لئے اجِنّہ سے زیادہ قوی افعال بہ

Marfat.com

نسبت غولِ بیابانی کے سرزد ہوتے ہیں۔

۴)۔اجنہ سے زیادہ لطیف مادہ فرشتوں میں ہے‘اس لئے وہ اجنّہ سے زیادہ قوی کام کرتے ہیں۔

۵)۔روح میں فرشتوں سے زیادہ لطافت ہے‘اس لئے روح فرشتوں سے زیادہ قوی کام کرسکتی ہے۔

مگر روح جسم کی کثافت میں دب کر کچھ بھی نہیں کرسکتی‘ جب بہ سبب ریاضت ومجاہدہ روح پر سے جسمانی کثافت چھٹی اور وہ خدائے تعالیٰ کی طرف بالکلیہ متوجہ ہوگئی تو اس پر خدائے تعالیٰ کے انوار ایسے چمکتے ہیں جیسے آئینہ میں آفتاب‘ آفتاب کی طرح آئینہ پر بھی نگاہ نہیں ٹھرتی‘ روح کا بھی یہی حال ہوجاتا ہے۔

۶)۔آگ کی صحبت میں لوہا سرخ ہوکر آگ کی طرح جلانے کے قابل ہوجاتا ہے۔

۷)۔پھول کی صحبت سے مٹی معطر ہوکر پھولوں کی طرح دماغ کو معطر کرنے لگتی ہے۔

صاحبو! پہلے سے ہی روح‘ کل مخلوق‘ جن اور فرشتوں وغیرہ سے قوی ہے‘ پھر جب خدا سے ایسا تعلق پیدا کرلے‘ جیسے لوہا آگ سے‘ تو روح کی قوت کو کیا پوچھتے ہو‘ ایسی روح وہ کام جو کسی مخلوق سے نہ ہوسکیں کردکھاتی ہے‘انھیں کاموں کو معجزہ اور کرامت کہتے ہیں۔

حاصل ان تمثیلوں کا یہ ہے کہ:

جب معمولی روح کی یہ قوت ہے تو تمام روحیں جس روح سے بنی ہوں اور اس روح کو سب سے زیادہ خدائے تعالیٰ سے تعلق ہو تو اس روح کی قوت کا کیا

Marfat.com

ٹھکانا ہے' ایسی روح کی لطافت جسم پر غالب آکر جسم کو بھی روح کی طرح لطیف کر دیا ہو' اور وہ روح مع جسم اگر تھوڑی دیر میں مکہ معظمہ سے بیت المقدس اور وہاں سے آسمانوں پر ہوتے ہوئے عرش پر پہنچے تو کیا تعجب ہے۔

چوتھے شبہ کا جواب (نظام شمسی کی تمثیل کے ذریعہ)

قطع نظر اس کے رات' دن کا آنا' طلوع وغروب کا ہونا' یہ سب حرکت فلک سے ہے' اگر حرکتِ فلک موقوف ہو جائے تو وہ قوت جو موجود ہے وہی رہے گا' ممکن ہے کہ بوقت معراج اللہ تعالیٰ نے تھوڑی دیر کے لئے حرکت فلک موقوف کر دی ہو۔

معزز مہمان کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے دُنیا میں بھی یہ قاعدہ ہے کہ جب بادشاہ کی سواری نکلتی ہے تو سڑک پر دوسروں کا چلنا بند کر دیا جاتا ہے' اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے اگر آسمان' چاند' سورج' سب کی حرکت کو اس رات کچھ دیر کے لئے بند کر دیا ہو' تاکہ جو چیز جہاں ہے وہیں رہے۔ پس آفتاب جس جگہ تھا اُسی جگہ رہا' ستارے جہاں تھے وہیں رہے' کوئی بھی اپنی جگہ سے ہلنے نہ پایا' تو اس میں کیا تعجب ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج سے فارغ ہو گئے تو فلک کو حرکت کی اجازت ہو گئی' ظاہر ہے حرکتِ فلک جس جگہ موقوف ہوئی تھی وہیں سے شروع ہو گی' آپ کے سیر میں چاہے کتنا ہی وقت صرف ہوا ہو' مگر دُنیا والوں کے اعتبار سے سارا قصہ ایک ہی رات میں ہوا۔

پانچویں شبہ کا جواب (عشقیہ پیرایہ میں)

عاشقانہ جواب مولانا نظامی نے یہ دیا ہے

Marfat.com

تن او کہ صافی تر از جان ماست

اگر آمد و شد بہ یک دم رواست

(آپ کا جسم مطہر ہمارے روح سے زیادہ لطیف تھا' اگر ایک لحظہ میں آئے' اور گئے ہوں تو ہو سکتا ہے)

چھٹے شبہ کا جواب (خیال کی تمثیل کے ذریعہ)

یہ بات سب کو معلوم ہے کہ خیال انسانی ذرا سی دیر میں بہت دور پہنچ جاتا ہے' آپ اسی وقت عرش کا تصور کیجئے تو ایک لمحہ سے بھی کم میں خیال عرش پر پہنچ جائے گا۔ خیال کی حرکت بہت سریع و تیز ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ خیال روح کی ایک قوت ہے' روح نہایت لطیف چیز ہے' اس کے سیر کو کوئی روک نہیں۔ مولانا نظامی فرماتے ہیں کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک تو ہمارے خیال سے بھی پاکیزہ تر ہے' جب خیال ذرا سی دیر میں کہیں سے کہیں پہنچ جاتا ہے تو آپ کا جسمِ اطہر زمین سے آسمان تک اور وہاں سے عرش تک ذرا سی دیر میں ہو آئے تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔"

ساتویں شبہ کا جواب (ذرائع سفر کی تمثیل سے)

پہلے بنڈی سے سفر کرتے تھے' اب ریل اور موٹر ہمارے سامنے کیسی جلد جلد سفر طے کرانے والی موجود ہے۔ امریکن نمائش میں بجلی گاڑی نے چند منٹوں میں سو ۱۰۰ میل طے کیے۔ نئے ذرائع سفر یہ بتلا رہے ہیں کہ ایک رات میں ہزارہا میل طے کرنا ممکن ہے۔

جب مخلوق ایسا کر سکتی ہے تو کیا خلاق کائنات کوئی ایسی تیز رفتار سواری نہیں پیدا کر سکتا جو تھوڑی دیر میں آسمانوں پر ہو آئے' وہ سواری براق تھی' اس قدر تیز

Marfat.com

رفتار کہ اس کا ہر قدم اتنے فاصلہ پر گرتا تھا جہاں نگاہ پڑتی ہے۔ اس سواری کے نام کو ہی آپ نے نہیں سونچا۔ براق برق سے ہے' برق بھی خدا کی مخلوق ہے اور براق بھی' برق کی طرح' اگر براق میں تیزی رہے تو کیا تعجب ہے۔

آٹھویں شبہ کا جواب (نگاہ کی تمثیل کے ذریعہ)

آپ کے جسم میں ایک چیز ہے جو پاؤ سیکنڈ میں آسمان پر جا کر واپس آتی ہے' وہ چیز آپ کی نگاہ ہے' جو پلک مارنے میں آسمان پر جاتی اور آتی ہے' اس پر کیوں نہیں آپ کو تعجب ہوتا۔

حضرت رسولِ اکرم ﷺ تو نگاہ سے زیادہ لطیف ہیں' اسی لطافت کی وجہ تھی کہ پٹکا آپ کے کمر مُبارک سے نکل گیا' ایسی لطیف ہستی اگر اس قدر جلد جا کر واپس آئے تو کون سا تعجب کا مقام!

نانویں شبہ کا جواب (ابلیس کے قوت کی تمثیل کے ذریعہ)

ابلیس بدترین مخلوق ایک لحظہ میں مشرق سے مغرب تک جائے اور آئے' بہترین مخلوق مجموعۂ اٹھاراں ہزار عالم ایک رات میں ملکوت کی سیر سے واپس آئیں تو اس پر کیوں تعجب کریں۔

دسویں شبہ کا جواب (دیگر انبیاء علیہم السلام کے آسمان پر جانے کی تمثیل سے)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام چوتھے آسمان پر' حضرت ادریس علیہ السلام معہ جسم و روح آسمانوں پر سے ہوتے ہوئے بہشت میں پہنچے۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ان سب سے افضل' اگر وہ آسمانوں پر جائیں تو حیرت کیوں ہے؟

Marfat.com

گیارہویں شبہ کا جواب (باز کی تمثیل سے)

باز کے پاؤں پر کچی لکڑی باندھیں تو لکڑی اپنے بوجھ کی وجہ سے باز کو اُڑنے سے روک سکتی ہے، باز اُڑ نہیں سکتا، اگر وہ لکڑی خشک ہو جائے تو ہلکی ہو جاتی ہے، اور باز کو اُڑنے سے نہیں روک سکتی۔

حضور نبی کریم ﷺ شاہ بازِ الٰہی نے ''اَنَا مِن نُورِ اللّٰہِ'' کے آشیانے سے اُڑ کر اس عالم میں نزول فرمایا۔

''اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ''(۱) (میں بھی تمہارے جیسا انسان ہوں) کی لکڑی آپ کے پیر مبارک میں اس لئے باندھی ہے تاکہ اس بوجھ کی وجہ سے اُمت میں رہ سکیں، جب عشقِ الٰہی کی آگ سے ''اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ'' کی لکڑی سُوکھ گئی اور بشریت کا بوجھ ہلکا ہو گیا تو جسم اور روح، قلب و قالب کے ساتھ عروج فرمایا۔

بارہویں شبہ کا جواب (شعبدہ باز کے انڈے کی تمثیل سے)

شعبدہ باز انڈے میں سوراخ کر کے زردی وغیرہ نکال لیتے ہیں اور اس سوراخ سے انڈے میں شبنم بھرتے ہیں اور موم سے سوراخ بند کر دیتے ہیں اور آفتاب میں رکھتے ہیں جب آفتاب کی گرمی اس کو پہنچتی ہے تو وہ انڈا اوپر اُڑتا ہے۔

اسی طرح جب ''اَلَمْ نَشْرَحْ'' کی سوزن (۲) کے ذریعہ سینہ مبارک ﷺ سے بشریت کے اَخلاط باہر کر دیئے گئے اور عشق و محبت کی شبنم بھر دی گئی اور

---

(۱) پ ۱۶، الکہف: ۱۱۰

(۲) سوئی

Marfat.com

تجلیاتِ الٰہی کے آفتاب سے حرارت پہنچی تو حضرت رسولِ اکرم ﷺ عالم بالا کی طرف اُڑے تو کیا تعجب ہے۔

آگ کے کرہ میں سے گذرنے کے شبہات کا ازالہ

پہلے شبہ کا ازالہ

شبہ کیا جاتا ہے کہ جسمِ اطہر آگ کے کرہ میں سے صحیح وسالم کیسے گذرا' بے شک آگ کا اثر جلانا ہے جو چیز اس میں جائے وہ جلتی ہے۔ مندرجہ ذیل چند اُمور پر غور کرنے سے ظاہر ہوگا کہ کبھی آگ کے جلانے کی خاصیت باقی نہیں رہتی۔

۱)۔ آگ کے دو خاصہ ہیں' ایک جلانا' دوسرا روشن کرنا۔ ممکن ہے کہ ایک خاصہ روشن کرنا باقی رہے اور دوسرا خاصہ جلانا باقی نہ رہے' جیسے ولایتی یا جاپانی پھل جھڑی یا دوسری آتش بازیاں کہ اُن میں آگ کی ایک خاصیت روشنی باقی ہے' مگر یہ آگ اصلاً کسی چیز کو جلا نہیں سکتی۔

یا روس وغیرہ کا ایجاد کردہ وہ کُرتا جس کے پہن لینے سے بندوق کی گولی ذرا بھی اثر نہیں کرتی۔

جب مخلوق ایسا کر سکتی ہے کہ آگ سے جلانے کی صفت نکال دے تو کیا خالق ایسا نہیں کر سکتا؟

۲)۔ بعض چیزوں میں سے جلنے کی طاقت یا اثر جاتا رہتا ہے' جیسے ''سمندل کیڑا'' آگ میں پیدا ہو کر آگ میں نہیں جلتا' نہ آگ سے مرتا ہے' بلکہ آگ سے جدا ہونا اس کے لئے موت ہے۔

یا پڑومکس کا وہ جالی دار سوتی کا کپڑا' جس کا نام مینٹل ہے' جس پر ولایتی

گھانس کا روغن ہوتا ہے، پٹرومکس تیز آگ میں قائم رہ کر آگ کی روشنی کو زیادہ ترقی بخشتا ہے، اور روشنی کو صاف و شفاف کرتا ہے۔

مذکورہ تمہید کا خلاصہ

کیا یہ ناممکن ہے کہ جسمِ اطہر کے پسینہ میں یہ اثر ہو کہ آپ کو جلنے سے باز رکھے، اور حضرت رسول اکرم ﷺ کی ذات پاک سے کرۂ نار میں آگ زیادہ روشن اور صاف ہوگئی ہو۔

تجربہ اور مشاہدہ تو یہ ہے کہ جسمِ مطہر کو جو لگا، وہ نہیں جلتا۔ بھلا جسمِ مطہر پر آگ کا کیا اثر ہوگا، واقعۂ ذیل اس کا شاہد ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دستر خوان جو میلا ہوگیا تھا، آگ میں ڈال دیا، دستر خوان کا جلنا تو کجا، میل و کچیل سے صاف ہوگیا۔ حاضرین کے تعجب پر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"حضور ﷺ نے اس دستر خوان پر کھانا تناول فرمایا ہے، یہ دستر خوان آپ سے مس ہوا ہے آگ کا اثر اس پر کیسے ہو سکتا ہے۔

دوسرے شبہ کا ازالہ

ہائے! شبہ کرنے والے تجھے شرم نہیں آئی، شبہ کرنے سے، شعبدہ باز آگ کے اندر گھس جاتا ہے، آگ اپنے اوپر ڈال لیتا ہے مگر نہ خود جلتا ہے اور نہ اس کا کپڑا۔ کیا نبی اکرم ﷺ کا مرتبہ شعبدہ باز سے کم ہوگیا کہ وہ نورانی تن آگ کے کرہ میں جائے اور نہ جلے تو تعجب کریں۔

تیسرے شبہ کا ازالہ

اہلِ یورپ کہتے ہیں کہ سورج میں مخلوق آباد ہے۔ ایسے سخت اور روشن اور گرم کُرہ میں مخلوق کا زندہ عمر بسر کرنا اللہ تعالیٰ کی اس قدرت کا یقین دلاتا ہے کہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ جس کسی کو آگ کے کرہ میں سالم وسلامت رکھنا چاہیں تو رکھ سکتے ہیں۔

چوتھے شبہ کا ازالہ

''جواسا ستیاناسی'' ایک گھانس ہے جو نیّر [1] کی تیز دھوپ میں سرسبز رہتی ہے' جب بارش شروع ہوئی' اور سردی پڑی تو اس کا درخت جل جاتا ہے۔

باغوں میں دیکھا گیا ہے کہ بعض درختوں کو پانی کے بجائے ان کے نیچے آگ روشن کی جاتی ہے' وہ آگ کی گرمی سے ہرے رہتے ہیں' اگر ذرا آگ کی حرارت کم ہو جائے تو فوراً خشک ہو جاتے ہیں۔

نتیجہ یہ نکلا کہ

جس طرح بعض درخت عقل کے خلاف تیز گرمی اور دھوپ اور بھڑکتی ہوئی آگ میں زندہ اور ہرے رہتے ہیں' اس طرح تمام جسموں کے خلاف جسمِ اطہر قدرتِ الٰہی سے اس نار کے کُرہ میں نہ جلے بلکہ اور صحت زیادہ اچھی ہو گئی ہو تو کیا تعجب ہے۔

پانچویں شبہ کا ازالہ

آگ میں کوئی چیز جب جلتی ہے جب ذرا ٹھہرے' اگر ہاتھ جلدی سے اِدھر سے اُدھر آنچ میں سے نکالتے رہیں تو نہیں جلتا۔

حضور ﷺ بھی اس تیزی سے تشریف لے گئے کہ جب واپس تشریف آوری ہوئی تو بچھونا مبارک گرم تھا۔

اس سے ثابت ہوا کہ جیسے ہاتھ پر آنچ کا اثر نہیں ہوتا' ایسے ہی جسم مُبارک کو کرۂ نار کا کچھ اثر نہ ہوا۔

---

(۱) سورج

Marfat.com

خلا میں سے گذرنے کے شبہات کا ازالہ

ایک شبہ یہ بھی کیا جاتا ہے کہ ہوا کے طبقے کے اوپر جو ''خلا'' ہے اُس میں ہوا نہ ہونے کے سبب کوئی تنفس زندہ نہیں رہ سکتا' حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے گذرتے وقت کیسے زندہ رہے؟

پہلے شبہ کا ازالہ

اس کا جواب یہ ہے کہ بہت دیر کے لئے بغیر تنفس کے نہیں رہ بس سکتے' تھوڑی دیر کے لئے سانس کی ضرورت نہیں' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت تیزی سے اس ''خلا'' سے نکل گئے' تھوڑی دیر بغیر سانس لئے رہنا ہوسکتا ہے۔

دوسرے شبہ کا ازالہ

قطع نظر اس کے چلہ کشی کرنے والے حبسِ دم کرتے ہیں' کئی روز بلکہ کئی مہینے تک حبسِ دم کیا کرتے ہیں' سانس نہیں لیتے پھر بھی زندہ رہتے ہیں۔

تیسرے شبہ کا ازالہ

بچہ کئی ماہ تک ماں کے پیٹ میں زندہ رہتا ہے اور سانس نہیں لیتا' بچہ کی زندگی کئی ماہ تک بے سانس لئے گذرتی ہے' اگر خدا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات ہوا کے کرہ سے اوپر لے جا کر بلا سانس لئے زندہ رکھا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے تو کیا مشکل اور کونسا خلافِ عقل ہوا۔

چوتھے شبہ کا ازالہ

بعض مشاق سمندر کی تہ سے موتی نکالنے کے لئے کئی گھنٹے تک غوطہ لگاتے ہیں اور وہ پانی میں سانس نہیں لیتے' یہ غواص کیسے زندہ رہتے ہونگے۔ جب غوطہ خور صدف کی تلاش میں چند گھنٹے سانس نہ لے اور زندہ رہے۔

Marfat.com

اگر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "گوہرِ معرفت" کی تلاش میں چند گھنٹے سانس نہ لیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہیں تو کیا محال اور کونسا مشکل ہے۔

"سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی" ابتداءً میں ابتداء سُبْحٰنَ کی تفسیر میں باری تعالیٰ کا لفظ "سُبْحَانَ" فرمانے کا فائدہ تو معلوم ہو چکا ہے۔

لفظ "اَسْرٰی" سے بھی تمام شبہات دُور ہو گئے کہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لے گئے بلکہ خدائے تعالیٰ خود لے گیا۔

"اَسْرٰی" کی جگہ "اذھب" کے شبہ کا ازالہ

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ "اَسْرٰی" کی جگہ "اذھب" کیوں نہیں فرمایا حالانکہ دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔

اس کا جواب کے لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کے ساتھ حضرت یونس علیہ السلام کے معراج کا تقابل کیجئے' تب آپ کو ان دونوں یعنی لفظ "اسریٰ" کہنے اور لفظ "اذھب" نہ کہنے کا فرق معلوم ہوگا۔

حضرت یُونس علیہ السلام کی معراج

حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم کو عذابِ الٰہی سے ڈرایا اور فرمایا کہ ایمان لے آؤ ورنہ اتنی مدت میں عذابِ الٰہی نازل ہوگا۔ جب وہ مدت قریب آئی تو آپ اس خیال سے کہ یہاں عذاب نازل ہوگا' وہاں سے چل پڑے' مگر حق تعالیٰ سے صریح اِذن نہیں لیا۔

یہاں یہ قصہ ہوا کہ جب عذاب کے تاریخ کی آمد شروع ہوئی اور آثارِ عذاب دیکھ کر یہ لوگ گھبرائے اور ایمان پر آمادہ ہوئے اور حضرت یونس علیہ السلام کی تلاش کرنے لگے کہ ان کے ہاتھ پر ایمان لاویں۔ یہ نہ ملے تو انھوں نے کہا اگر

Marfat.com

حضرت یونس علیہ السلام نہیں ہیں تو کیا ہوا' ان پر اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا تو ممکن ہے' چنانچہ ایمان لائے اور عذاب ٹل گیا۔ حضرت یونس علیہ السلام لوگوں سے اس بستی کا حال پوچھتے رہتے تھے' جب کسی سے عذاب کی خبر نہ سنی' اور پورا واقعہ معلوم نہ ہوا تو آپ کو خیال ہوا کہ اب اگر واپس بستی میں جاؤں گا تو وہ لوگ جھٹلائیں گے کہ تمہارے قول کے موافق عذاب نہ آیا۔ اس شرمندگی کی وجہ سے واپس نہ ہوئے بلکہ جہاں قیام فرماتے تھے وہاں سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ راستہ میں دریا پڑا' اور آپ کشتی میں سوار ہو گئے۔ اثناء راہ میں وہ کشتی چلتے چلتے چکر کھانے لگی۔ ملاح نے کہا: معلوم ہوتا ہے کہ اس کشتی میں کوئی غلام اپنے آقا سے بھاگا ہوا سوار ہے۔ اس وقت حضرت یونس علیہ السلام نے فرمایا: ہاں! بھائی میں اپنے آقا سے بدوں اجازت بھاگ آیا ہوں' مجھے اس دریا میں ڈال دو۔ لوگوں نے آپ کی صورت سے نیکی اور بزرگی کے آثار دیکھ کر اس کلام میں شبہ کیا' بالآخر قرعہ اندازی ہوئی' جس میں حضرت یونس علیہ السلام کا نام نکلا' پس لوگوں نے آپ کو دریا میں ڈال دیا' وہاں ایک مچھلی تھی اُس نے بحکمِ حق آپ کو نِگل لیا اور قعرِ دریا میں لے پہنچی' چالیس دن اس کے پیٹ میں رہے' مگر ہضم نہ ہوئے' اللہ تعالیٰ نے ان کی ہر طرح حفاظت فرمائی' وہیں معراج ہوئی''۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے' آپ کو وہیں معراج ہوئی۔

حضرت یونس علیہ السلام کا چالیس دن مچھلی کے پیٹ میں بغیر ہوا کے زندہ رہنا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا آگ میں زندہ رہنا'' کیا یہ عقل کے موافق ہے؟''۔

Marfat.com

ایسے ہی ہمارے حضور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج گو عقل میں نہ آئے مگر جو کچھ ہوا' خدائے تعالیٰ کی قدرت سے ہوا۔

ایک حضرت یونس علیہ السلام کا جانا ہے اور ایک ہمارے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جانا کہ عشاء پڑھ کر استراحت فرمائی' حضرت جبرائیل علیہ السلام آکر جگاتے ہیں' حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم چلئے خدا بلاتا ہے۔

دوسروں کی ''معراجیں'' خوشی سے جانا نہیں تھا' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ''معراج'' خوشی کا جانا تھا' سیر و تفریح کا جانا تھا' اس لئے اوروں کو ''اذھب'' کہا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ''اسریٰ'' کہا گیا جو سیر پر دلالت کرتا ہے۔

''بِعَبْدِہٖ'' میں شبہ کا ازالہ

ایک وجہ تو ''بِعَبْدِہٖ'' کہنے کی یہ ہے کہ جسم کے ساتھ معراج ہونے کو بتایا جائے' کیوں کہ ''عبد'' روح معہ جسم کو کہتے ہیں' صرف روح کو عبد نہیں کہتے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف آسمان پر اُٹھا لئے گئے تو نصاریٰ ان کو ابن اللہ کہنے لگے۔

اسی طرح کہیں اُمتِ محمدیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان بلکہ عرش پر جانے کے سبب سے خدا یا ابنِ خُدا نہ کہہ دیں' اس لئے پہلے ہی سے ''بِعَبْدِہٖ'' کہا کہ یہ موقع ہی نہیں آنے دیا گیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ اس اُمت پر کس قدر خدائے تعالیٰ کی محبت و شفقت ہے۔

''اَسْرٰی'' اور ''لَیْلًا'' میں شبہ کا ازالہ

''اَسْرٰی'' میں خود لیل (رات) کا مفہوم شامل ہے پھر ''لَیْلًا'' اس لئے لایا گیا کہ ''لَیْلًا'' کی تنوین جو تقلیل کے لئے ہے' اس سے یہ بتلایا جائے کہ تمام

Marfat.com

رات نہیں بلکہ رات کے تھوڑے سے حصہ میں واقعہ معراج ہوا۔

"اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلاً" ﴿پ ۱۵ بنی اسرائیل:۱﴾

معراج رات میں ہونے کے شبہ کا ازالہ

معراج دن میں ہونا چاہئے تھی رات میں کیوں ہوئی؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ خدائے تعالےٰ نے دو جوہر پیدا کئے ایک "سیاہ" دوسرا "منور"۔

منور سے تمام نور نکال لیا اس کا بنایا دن باقی سے دوزخ۔

اور سیاہ جوہر سے تمام سیاہی نکال لی اس سے بنائی رات باقی جو نور ہی نور رہ گیا اُس سے بنائی "جنت"۔

اس لئے جنت میں رات نہیں۔

اور دوزخ میں دن نہیں۔

دن دوزخ کا رات جنت کا جُز ہے۔

اسی لئے دن میں دوزخ کی طرح پریشانیاں اور افکارات۔

اور رات میں جنت کی طرح اطمینان اور سکون ہے۔

دن دوزخ کے جوہر سے بنا ہے اس لئے خدمتِ خلق کے لئے ہے۔

رات جنت کے جوہر سے بنی ہے اس لئے خدمتِ "خالق" کے لئے۔

"ظاہری معشوق" کا وصال بھی رات ہی میں۔

"حقیقی معشوق" کا وصال بھی رات ہی میں۔

ہر پچھلی رات کو آسمانِ دُنیا پر اللہ تعالیٰ کے جلوہ افروز ہونے کی خبر دی گئی ہے دن کے کسی حصے میں جلوہ افروز ہونے کی خبر نہیں سنائی گئی۔

ہر گنج سعادت کے خدا داد بہ حافظ
امین دعائے شب و ورد سحری بود

Marfat.com

(جو سعادت کے خزانے اللہ تعالیٰ نے حافظ کو دیئے ہیں وہ رات کی دُعاؤں اور سحر کے وظیفوں کی برکت سے ہے)

شب قدر جو ہزار ماہ سے افضل ہے وہ بھی رات ہی میں۔

انبیاء کی معراج بھی رات ہی میں ہوئی۔

"یہ وجوہات تھے کہ دن میں معراج نہ ہوئی"۔

فرمایا "مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ" ﴿پ۱۵ بنی اسرائیل:۱﴾

مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا، جس کے گرداگرد ہم نے برکتیں کر رکھی ہیں۔

Marfat.com

تیسرا باب

سفرِ معراج

مکہ معظّمہ سے بیت المقدس تک

سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ

﴿پ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل: ۱﴾

(اللہ تعالیٰ کی) وہ پاک ذات ہے جو اپنے بندہ کو شب کے وقت مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک، جس کے گرداگرد ہم نے برکتیں کر رکھی ہیں، لے گیا، تاکہ ہم ان کو اپنے کچھ عجائبات دکھلائیں بے شک اللہ تعالیٰ بڑے سننے والے، بڑے دیکھنے والے ہیں)

یہ باب ان واقعات کے بیان میں ہے جو مکہ معظّمہ سے بیت المقدس کی سیر میں پیش آئے۔ اسی میں ضمنی طور پر "عالمِ برزخ" کی تفصیل بھی آئی ہے۔

آیئے اب معراج کی تفصیل سنئے اور "لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا" ﴿پ ۱۵ بنی اسرائیل: ۱﴾ کی عملی تفسیر دیکھئے۔

عجائباتِ قدرت دکھلانے کے لئے ستائیں ۲۷۔ رجب پیر کی شب بھی عجیب شب تھی، حضرت جبرئیل علیہ السلام پر یہ احکام نازل ہوئے۔

پہلا حکم

اے جبرائیل! آج کی رات عبادت کی رات نہیں ہے، اپنے عبادت خانہ

Marfat.com

سے نکلو' آج تمہاری عبادت ایک خدمت کے صلہ میں معاف کی جاتی ہے۔

دوسرا حکم

اے جبرائیل! میکائیل سے کہو کہ تم بھی اپنے کاروبار چھوڑ دو۔

تیسرا حکم

اسرافیل سے بھی کہو کہ صور رکھ دیں۔

چوتھا حکم

عزرائیل کو بھی یہ حکم پہنچاؤ کہ قبضِ ارواح بند کر دیں۔

پانچواں حکم

فراشانِ قدرت کو حکم دو کہ نور کا فرش زمین اور آسمان میں بچھا دیں۔

چھٹا حکم

عرش کو لباسِ قُدس پہناؤ۔

ساتواں حکم

رضوان سے کہو کہ جنت کو آراستہ و پیراستہ کرے' آئینہ بندی کرے' اور چمن آراستہ کرے۔

آٹھواں حکم

حُوروں سے کہو بناؤ سنگھار کر کے جواہرات کے طبق نثار کرنے کے لئے لے کر کھڑی رہیں۔

Marfat.com

نواں حکم

مالک سے بولو دوزخ کے دروازوں کو قفل لگا دے۔

دسواں حکم

تمام قبروں سے عذاب اُٹھالو۔

گیارہواں حکم

اور یہ ندا بھی کردو کہ اے اِنعام واحسان کے حُلّو (لباس) تم رنگ برنگ کے ہو جاؤ۔

بارہواں حکم

اے حورو! ناز وادا سے اٹھکھیلیاں کرتی چلو۔

تیرھواں حکم

اے آسمانو! تم فخر وناز کا پھریرا ہوا میں اُڑاؤ۔

چودھواں حکم

رحمت کے دروازے، چوپٹ کھول دو۔

پندرھواں حکم

بلاؤں اور مصیبتوں کو اُٹھادو۔

سولہواں حکم

آدم ونوح، ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ (علیہم السلام) تمام پیغمبروں سے کہدو کہ تیار ہو کر

Marfat.com

ہمارے عظیم الشان مہمان کے استقبال کے لئے آگے بڑھو۔

سترہواں حکم

اے جبرائیل! لکھوکھا فرشتے جلو میں چلنے کے لئے ساتھ لیتے جاؤ۔

اٹھارواں حکم

ایک براق بھی جنت سے لیتے جاؤ۔

جبرائیل (علیہ السلام) لرز گئے۔ گھٹنے ٹیک کر عرض کیا: الٰہی کیا قیامت قائم ہوگی؟ فرمایا: نہیں! بلکہ آج کی رات ہم اپنے حبیب کے ساتھ خلوت کریں گے۔

جبرائیل (علیہ السلام) وہ دیکھو! مکہ میں حطیم کے پاس ہمارا پیارا لیٹا ہوا ہے اس کو جگاؤ اور عرش پر لے آؤ' دیکھو جبرائیل خبردار ان کو نہایت آہستگی سے جگانا' اگر وہ پوچھیں مجھے کس مقام تک جانا ہوگا؟ تو کہہ دو' اے نبی! آپ کا سفر اُس مقام تک ہوگا جہاں تک کسی مخلوق کا وہم وگمان بھی نہ جاسکے۔

اے جبرائیل! اپنے محمد کو میں نے ستائیسویں ۲۷ کی اندھیری رات میں اس لئے بلایا ہے کہ دُنیا کے چاند کی روشنی تو سب دیکھ چکے' ذرا میرے چاند کی چمک بھی دیکھ لیں' فرش سے عرش تک ایک نور ہی نور ہو جائے۔

یہ حکم پاتے ہی حضرت جبرائیل علیہ السلام براق لینے چلے۔ ایک سے ایک اعلیٰ براق بنا ٹھنا کھڑا ہے' ہر ایک اپنے حُسن پر مغرور ہے۔ ان سب میں ایک براق مغموم ایک کونے میں تھا۔ جبرائیل علیہ السلام انتخاب کے لئے متحیر کھڑے تھے' خدائے تعالیٰ کا حکم ہوا۔ جبرائیل (علیہ السلام) اس مغموم کو لو' ہم کو عاجزی پسند ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام وہ براق اور جلو کا ساز وسامان لے کر مکہ معظمہ کی طرف

چل پڑے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی معراج ہوئی ہے۔ تیس روزے رکھاتے ہیں' مسواک کرنے سے روزوں سے پیدہ شدہ بو جب کم ہوگئی تو اور دس ۱۰ روزے رکھا کر بلاتے ہیں۔ یہ عاشقوں کی معراج تھی۔

ذرا معشوقوں کی معراج دیکھئے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے فارغ ہوکر سو رہے ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام آکر کھڑے ہیں' مجال نہیں جو جگا سکیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام ادب سے اپنے رخسار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تلوں سے ملتے ہیں اور دل میں کہتے ہیں کہ ''آج یہ راز کھلا کہ میرا چہرہ کافور سے اسی واسطے بنایا گیا ہے کہ کافور کی سردی سے آپ بیدار ہوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدا ہوکر پوچھتے ہیں کیوں جبرائیل (علیہ السلام) کیا بات ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں: حضور! خدائے تعالیٰ نے یاد فرمایا ہے اور سلام کے بعد فرماتا ہے ''میرے پیارے آج آپ کی وہ عزت کرتا ہوں کہ آپ سے پہلے کسی کی ایسی عزت نہیں کی گئی نہ بعد آپ کے کسی کی ایسی عزت ہوگی' اور آج آپ کا مرتبہ ایسا بلند کرتا ہوں کہ آج تک کسی نے سنا اور نہ کسی کے دل میں ایسے مرتبے کا خیال گذرا' اور ایک مخفی راز بھی کہنا ہے جو میرے اور آپ کے درمیان ہوگا۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا' حضور صلی اللہ علیہ وسلم چلئے یہ رات آپ ہی کی رات ہے' یہ دولت آپ ہی کی دولت ہے۔

بولا کیا شب ہے یہ اے محبوبِ رب   حشر تک پھر آئے گی ایسی نہ شب
اب جلو میں آپ کے اے شہسوار   یہ فرشتے آئے ہیں ستر ہزار
ہیں مُزین نور سے ساتوں فلک   ہیں تمام آراستہ حُور و ملک
لے چلو تشریف اے نُورِ خُدا   پیشوائی کو کھڑے ہیں انبیاء

ساتوں جنت آج ہیں آراستہ　　بجھ گئی ہے نارِ دوزخ جا بجا
نہریں جنت کی ہیں جاری اب تمام　　اہلِ دوزخ پر ہے آج آتش حرام
حکم ہے خورشید پر یہ یانبی　　طُول سب راتوں سے ہورات آج کی
یانبی یہ ذکر بحر و بر میں ہے　　آج مہمانی خدا کے گھر میں ہے

یہ عرض کرنے کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سینۂ مبارک کو چاک کر کے دل مبارک کو تین مرتبہ زم زم سے دھو کر نور معرفت اور لاکھوں قسم کے انوار سے جو حضور رب العزت سرکار سے حضرت سیّدنا عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تحفہ لائے تھے' بھر کر قلب مبارک کو آفتاب سے زیادہ چمکنے والا بنا دیا' پھر ایسے دل کو سینۂ مبارک میں رکھ کر سینۂ مبارک دُرست کر دیا۔

وضو کی حکمتیں

جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دل معراج میں جانے کے لئے تین مرتبہ آبِ زم زم سے دھویا گیا اسی طرح اُمت کی معراج نماز ہے' نماز کے وقت تین تین مرتبہ وضو میں اعضاء کا دھونا فرض اور مستحب ہوا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کا ارادہ فرمایا: حکم ہوا جبرائیل ہمارے نبی کو حوض کوثر کے پانی سے نہلاؤ' ایسے میں رضوان کوثر کا پانی لئے ہوئے حاضر ہوئے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم' نے اُس کوثر کے پانی سے غسل فرمایا' پھر جنتی لباس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنایا گیا' نورانی عمامہ سر پر باندھا گیا' جس پر بجائے گل بُوٹوں کے یہ نقش تھے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه .... مُحَمَّدٌ نَبِیُّ اللّٰه
مُحَمَّدٌ خَلِیْلُ اللّٰه ...... مُحَمَّدٌ حَبِیْبُ اللّٰه

Marfat.com

عبا پہن کر، چادر اوڑھ کر، حضور ﷺ جب برآمد ہوئے، اُس وقت کا نقشہ ایک عاشق نے یُوں کھینچا ہے۔

قدرِ عنا کی ادا جاء زیبا کی پھبن — سُرمگیں آنکھ غضب ناک بھری وہ چیتون
وہ عمامہ کی سجاوٹ، وجبینِ روشن — اور وہ مکھڑے کی تجلی، وہ بیاض گردن
وہ عبائے عربی اور وہ نیچا دامن — دل رُبا یا نہ وہ رفتار، وہ بیسا ختہ پَن
مُردہ بھی دیکھے تو کرے چاک گریبانِ کفن — اُٹھ چلے قبر سے بے تاب، زُباں پر یہ سخن
مرحبا سیّد مکی مدنی العربی — دل وجاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

مرحبا ہمارے سردار مکہ مدینے والے عرب کے باعثِ فخر
دل وجان آپ پر قربان آپ کا نام بھی کیا پیارا نام ہے

سواری کے لئے بُراق پیش کیا گیا، جس وقت آپ نے براق کو دیکھا، غمگیں ہو کر آنکھوں میں آنسو بھر لائے۔ خطاب آیا، جبرائیل! یہ خوشی کا وقت ہے رنج کیسا، میرے حبیب سے پوچھو کہ اس رنج وملال کا سبب کیا ہے؟

حضور سرورِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جبرائیل مجھے خلعت سرفراز ہوئی، براق سواری کو آیا، مقرب فرشتے استقبال کو آئے، آج تو یہ سب کچھ ہے، مگر کل قیامت کے دن میری اُمت کے لوگ بھوکے، پیاسے، ننگے، گناہوں کا بوجھ گردن پر رکھے، بیکسی میں ہاتھ پھیلائے ہوئے، بیچارے مصیبت کے مارے اپنی اپنی قبروں سے نکلیں گے، پچاس ہزار برس کا قیامت کا راستہ ہوگا اور بیس ہزار برس کا پُل صراط کا راستہ ہوگا، یہ غریب کیوں کر طے کریں گے، کس طرح قدم اُٹھائیں گے، جبرائیل یہ افکارات مجھے رُلا رہے ہیں۔

حکم ہوا:

Marfat.com

اے ہمارے محبوب نبی! آپ اس کا ہرگز غم نہ کیجئے' جس طرح آپ کے درِ دولت پر براق بھیجا ہے' اسی طرح قیامت کے دن آپ کے ہر اُمتی کی قبر پر ایک براق بھیجوں گا' جو پلک مارنے میں قیامت اور پل صراط کا راستہ طے کر کے بہشت میں پہنچا دے گا۔

تب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ خوش ہو کر سوار ہونے لگے تو براق کسی قدر تیزی اور شوخی کرنے لگا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے براق کی گردن پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: ''اے براق! تجھے شرم نہیں آتی'' آج تُو کس عالیشان پیغمبر کی سواری میں شوخی کرتا ہے' کیا تجھے خبر نہیں کہ آج حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نبی آخرالزماں تجھ پر سواری فرما رہے ہیں۔ براق حضور نبی کریم ﷺ کا نام سن کر اپنی شوخی پر نادم ہوا' اور غیرت سے پسینہ پسینہ ہو گیا۔

مندرجہ صدر واقعہ سے نصیحت

ایک جانور' ایک مصلحت سے ذرا سی دیر اطاعت نہ کرنے پر کس قدر شرمندہ اور شرم سے پسینہ پسینہ ہوا' افسوس ہمارے حال پر کہ ہم صرف انسان ہی نہیں بلکہ مسلمان' اور پھر حضور نبی کریم ﷺ کی اُمت میں شامل اور شفاعت کے اُمیدوار رہ کر رات دن کس قدر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ اس پر ہم کو کبھی غیرت آتی ہے نہ شرم وحیا' کیا کبھی خوف سے ہمارے آنسو نکلتے ہیں یا شرم سے پسینہ آتا ہے۔ مسلمانو! جانور سے شرم وحیا سیکھو۔

براق نے عرض کیا: حضور (ﷺ)! میری ایک درخواست ہے' جس طرح آج میری پشت پر سوار ہو کر میری عزت بڑھائی اسی طرح کل قیامت میں بھی میری پشت پر سوار ہو کر عزت دیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس کو قبول فرما لیا' حضرت سرور کائنات ﷺ اس پر سوار ہو کر روانہ ہوئے۔

اس وقت کی کیفیت کو کسی نے خوب کہا ہے۔

مرکب اندازِ تجمل سے اُٹھاتا تھا گام
نہ تو آہستہ ہی چلتا تھا وہ تو تیز خرام
ملک و جن و بشر کرتے تھے جھک جھک کے سلام
حور و غلماں کی زبانوں پہ تھا جاری یہ کلام
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

غرض سواری چلی جارہی ہے‘ حضرت جبرائیل علیہ السلام رکاب تھامے ہوئے‘ حضرت میکائیل علیہ السلام باگ پکڑے ہوئے‘ اور حضرت اسرافیل علیہ السلام غاشیہ بردار ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سرور کائنات ارشاد فرماتے ہیں کہ ان فرشتوں کی اس خدمت سے مجھے شرم آئی۔ میں نے ان سے عذر کیا۔ ان فرشتوں نے کہا: یارسول اللہ! ہم نے ہزاروں برس کی عبادت میں اس خدمت کو خریدا ہے۔ پھر فرشتوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم واقعہ یہ ہے کہ ہماری ہزاروں برس کی عبادت کے بعد ایک روز خدائے تعالیٰ نے ہم سے فرمایا: اس عبادت کا کیا انعام چاہتے ہو؟ ہم نے عرض کیا‘ عرش پر تیرے نام کے ساتھ جن کا نام ہے اُن کی خدمت عطا فرما۔ حکم ہوا‘ جب وہ پیدا ہوں گے تو میں اُن کو مکہ معظمہ سے بیت المقدس لاؤں گا‘ اس وقت ان کی خدمت تم کو عطا کروں گا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح یہ خدمت ہم کو عطا ہوئی ہے۔

ستر ہزار فرشتے سیدھی طرف‘ اور ستر ہزار فرشتے بائیں طرف‘ ہر ایک کے ہاتھ میں عرش کے نور کی ایک ایک مشعل تھی‘ باوجود اس کے حضور سرور کائنات

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کے نور کا اور ہی عالم تھا۔ حکم ہوا' جبرائیل (علیہ السلام) میرے حبیب کے چہرہ پر کئی ہزار پردے پڑے ہوئے ہیں' پھر بھی نور کا یہ عالم ہے' اچھا ذرا ایک پردہ تو اٹھاؤ' ایک پردہ کا اٹھنا تھا کہ نور کی جو لکھو کھا قندیلیں روشن تھیں' حضرت کے نور کے سامنے ماند پڑ گئیں۔

اس نورانی کیفیت کی تائید میں حکایت

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس رات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی' اس رات میں اپنے بستر پر سوتا تھا' آنکھیں جو کھلیں' کیا دیکھتا ہوں کہ تمام دُنیا پر دن کی طرح روشنی پھیلی ہوئی ہے۔ یہ سماں دیکھ کر سر سے پیر تک کانپ اُٹھا اور چاہا کہ لوگوں کو پکاروں کہ آج قیامت قائم ہوگی۔ دفعتاً غیب سے آواز آئی' عثمان چپکے رہو' قیامت نہیں ہوئی ہے' بلکہ آج محبوب حبیب کی طرف جا رہا ہے۔

آگے پیچھے جلو میں لکھو کھا فرشتے درود و سلام پڑتے ہوئے چل رہے تھے۔

اُنگلیاں اُٹھنے لگیں دُور سے وہ آ پہنچا
گردنیں جھکنے لگیں سجدہ کی خاطر ہر جا
سب لگے کہنے کہ ہے سایۂ ذاتِ یکتا
آدمی ہم نے تو اس حسن کا دیکھا نہ سنا
آدمی ہوتا تو اس ماہ کا سایہ ہوتا
جس کا سایہ نہ ہو وہ نورِ خدا ہے بخدا
واہ کیا حسن ہے' کیا شان ہے' اے صلِ علیٰ
وجد کے حال میں پھر جھوم کے ہر ایک بولا

Marfat.com

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

چاروں طرف سے آوازیں آرہی تھیں' حضور! ذرا ہماری طرف توجہ کیجئے اور اپنا پیارا اور بزرگ چہرہ ہماری طرف کیجئے۔ اس کے جواب میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا کروں جو بھی اس مقام پر پہنچتا ہے' وہ خدا کی سوا اوروں کے طرف توجہ نہیں کرسکتا۔

معراج میں حضور نبی کریم ﷺ کو منجملہ اور عالموں کے عالم برزخ کی سیر بھی کرائی گئی' بہتر معلوم ہوتا ہے کہ عالم برزخ کی تشریح کردی جائے تاکہ حضور ﷺ کے عالم برزخ کی سیر کے واقعات سمجھنے میں سہولت رہے۔

عالم برزخ کی تشریح

عالم تین ہیں:

(۱)۔ عالمِ دُنیا

(۲)۔ عالمِ برزخ

(۳)۔ عالمِ آخرت

ہر کام' نیک ہو یا بد' کرنے کے بعد اُس کا رنگ روح پر' اور دل پر جمتا ہے' اور عالم برزخ میں چھپتا ہے۔ ہر ایک کام عالم برزخ میں اپنی مناسب شکل و صورت سے ظاہر ہوتا ہے' اسی عالم برزخ کو قبر بھی کہتے ہیں۔ عالم برزخ میں جس کی جو صورت بنتی ہے' قیامت تک وہی رہتی ہے۔ پھر قیامت میں جب یہ دونوں عالم (دُنیا اور برزخ) فنا ہوجائیں گے' کثافت کی چادر اُتار کر سارا عالم لطیف اور نورانی ہوجائے گا تو عالم برزخ میں جس کام کی جو صورت بنی تھی وہ

Marfat.com

کامل طور پر ظاہر ہو جائے گی۔

اس لحاظ سے ہر نیک و بد کام کے موجود ہونے کی تین حالتیں ہوئیں۔

(۱)۔صدور

(۲)۔ظہور مثالی

(۳)۔ظہور حقیقی

اس کو فوٹو' فون کی مثال سے سمجھئے۔

جب آدمی بات کرتا ہے تو اس کے تین درجے ہوتے ہیں۔

پہلا درجہ)......الفاظ منہ سے نکلے۔

دوسرا درجہ)......منہ سے نکلے ہوئے الفاظ فوراً فوٹو' فون (ریکارڈ) میں بند ہو گئے' اور اس میں چھپ گئے۔

تیسرا درجہ)...... جب کنجی دیں اور ریکارڈ بجنے لگے تو بعینہٖ وہی الفاظ اور آواز ظاہر ہو جاتی ہے جو ریکارڈ میں بند ہوئی ہے۔

مذکورہ مثال کی تطبیق اس طرح ہوتی ہے۔

پہلا:- الفاظ کا منہ سے نکلنا' یہ ایک عالم ہے' اس کی مثال عالم دُنیا کی سی ہے۔

دوسرا:-فوٹو' فون (ریکارڈ) میں الفاظ بند ہونا' ایک عالم ہے' اس کی مثال عالم برزخ کی سی ہے۔

تیسرا:- ریکارڈ سے آواز نکلنا' یہ ایک عالم ہے' اس کی مثال عالم قیامت کی سی ہے۔

کوئی شخص اس بات میں شک نہیں کرتا کہ جو الفاظ منہ سے نکلے تھے' وہی فوٹو' فون (ریکارڈ) میں بند نہیں ہوئے' اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کرتا کہ

ریکارڈ بجتے وقت وہ الفاظ نہ نکلیں گے جو ریکارڈ بھرتے وقت نکلے تھے۔

اسی طرح مسلمان کو اس میں شک نہیں کرنا چاہئے کہ جس وقت کوئی عمل نیک و بد اس سے ہوتا ہے وہ عالم برزخ میں نہ چھپے گا اور قیامت میں اس کا پورا ظہور نہ ہوگا' کیونکہ قدرت کے کارخانے میں جو طریقہ مقرر کیا گیا ہے' اس کے خلاف نہیں ہوسکتا' ایسا ہی نیک و بد عمل کا جو طریقہ مقرر کیا گیا ہے اس کے خلاف بھی نہیں ہوسکتا۔

اسی کو ایک اور مثال سے یوں سمجھئے:

درخت پیدا ہونے کے تین درجے ہیں:

(۱)۔ تخم ڈالنا

(۲)-درخت زمین سے نکلنا

(۳)-درخت بڑا ہو کر پھل پھول لگنا۔

صاحبو! بغیر تخم کے کیا خود بخود درخت نکلتا ہے اور بغیر درخت کے پھل پھول لگ جاتے ہیں؟ نہیں' صاحبو' ہرگز نہیں' یہ سب تخم ڈالنے کا نتیجہ ہے۔

ایسا ہی عمل کرنا تخم ڈالنا ہے۔

عالم برزخ میں چھپنا درخت نکلنا ہے۔

قیامت میں اعمال کے آثارِ کامل کا ظاہر ہونا' پھل پھول لگنا ہے۔

تخم میں پھل' پھول' پتے' ڈالیاں سب موجود ہوتے ہیں' مگر نظر نہیں آتے۔ جب تخم زمین میں ڈالا گیا اور درخت بنا تو اب پتے وغیرہ ظاہر ہوتے ہیں۔ ایسا ہی نیک و بد عمل میں عذاب و ثواب سب کچھ موجود ہے مگر نظر نہیں آتا' قبر اور قیامت میں ظاہر ہوں گے۔

نہ جاننے والے کو تخم اور درخت میں کچھ مناسبت نہیں معلوم ہوتی' مثلاً اِملی

Marfat.com

کے درخت اور اس کے تخم کو سوچیے' نہ جاننے والا کہے گا کہ اتنے چھوٹے تخم میں اتنا بڑا درخت کیسے ہو سکتا ہے؟ مگر تجربہ کار سمجھ جائے گا کہ یہ اسی تخم کا درخت ہے۔

جس طرح تخم دیکھنے اور درخت نہ دیکھنے والے کو اس کا اعتبار نہیں آتا کہ اس تخم کا یہ درخت ہے' ایسا ہی ہم کو اعمال کے نتیجہ کا جو قبر اور قیامت میں مظاہر ہوگا' چونکہ دیکھا نہیں ہرگز اعتبار نہیں آتا۔

اعتبار کرنے کی صورت یہ ہے کہ تخم دیکھنے اور درخت نہ دیکھنے والے کو جس شخص نے درخت دیکھا ہے اس کا اعتبار کرنا چاہئے' ایسے ہی ہمارے چھوٹے چھوٹے نیک و بد اعمال کی جو بڑی بڑی صورتیں قبر و قیامت میں ظاہر ہونگی' ان کو پیغمبروں نے دیکھا ہے ہم کو ان کا اعتبار کرنا چاہئے۔

عالم برزخ کی سیر

عالم برزخ کی اس تشریح کے بعد معراج شریف کے واقعہ کا وہ حصہ شروع ہوتا ہے جس میں حضور ﷺ کو عالم برزخ کی سیر کرائی گئی۔

عالم برزخ کی تشریح میں معلوم ہو چکا ہے کہ عالم دُنیا کے ہر ایک نیک و بد عمل کے اشکال عالم برزخ میں ظاہر ہوتے ہیں۔

حضور ﷺ کو وہ اشکال اس طرح دکھلائے گئے:۔

عالم برزخ کی شکل (۱)...... بے نمازی کی سزا

ایک مقام پر آپ ﷺ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک بدنصیب قوم سخت تکالیف میں مبتلا ہے' انھیں زمین پر چت لٹا رکھا ہے اور ان کے سروں کو بڑے وزنی پتھروں سے کچلا جاتا ہے' اُدھر سر کچلا گیا اِدھر فوراً صحیح و سالم ہو گیا' پھر کچل دیا گیا' بدستور یہی حالت چلی جاتی ہے' اس کا سلسلہ ذرا بند نہیں ہوتا' اس حالت کو دیکھ کر

Marfat.com

بہت افسوس کے ساتھ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل (علیہ السلام)! یہ کون بدنصیب لوگ ہیں، انھیں یہ سزا کیوں دی جا رہی ہے۔

جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ وہ لوگ ہیں جو نماز پانچ وقت کی نہیں پڑھتے تھے، جمعہ اور جماعت کے لئے مسجد میں نہیں آتے تھے، یا رکوع وسجود پوری طرح نہیں کرتے تھے "جو سر خدا کے سامنے نہیں جھکتا تھا وہی سر یہاں کچلا جا رہا ہے"

یہ خوف ناک واقعہ دیکھتے ہوئے آگے تشریف لے چلے، تھوڑی دُور چل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا کہ:

عالم برزخ کی شکل (۲)......زکوٰۃ نہ دینے کی سزا

کچھ لوگ ننگے منگے کھڑے ہیں، صرف ان کے ستر اور شرم گاہ پر دھجیاں سی پڑی نظر آتی ہیں، اس حالت میں ان کی یہ کیفیت ہے کہ دوزخ کے جنگل کی گھانس، کانٹے، پتھر، انگار سب کچھ کھا جاتے ہیں مگر پیٹ نہیں بھرتا، اس حالت کو ملاحظہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، جبرائیل (علیہ السلام)! یہ کون لوگ ہیں اور کس عمل کی ان کو یہ سزا مل رہی ہے؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: حضور! یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیا کرتے تھے، زکوٰۃ کا مال دینے کی چیز نہ دے کر آپ ہی کھالیا کرتے تھے، اس کی سزا میں کنکر، پتھر، انگار جو ان کے کھانے کی چیز نہیں ہے انھیں کھلائی جا رہی ہے "سچ ہے جیسی کرنی ویسی بھرنی"۔

حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ غمناک حادثہ دیکھتے ہوئے آگے چلے، تب ایک اور عجیب واقعہ ملاحظہ فرمایا کہ:

Marfat.com

عالم برزخ کی شکل (۳)...... بدکار مرد و خواتین کی سزا

ایک جگہ کچھ عورتیں اور مرد جمع ہیں' اُن کے سامنے اچھا نفیس گوشت نہایت عمدہ پکا ہوا رکھا ہے' دوسری طرف کچا بدبودار گوشت پڑا ہوا ہے' انھیں حکم ہوتا ہے کہ یہ نفیس گوشت کھاؤ' مگر وہ بدنصیب لوگ وہ عمدہ گوشت چھوڑ کر وہ کچا سڑا ہوا مردار گوشت کھا رہے ہیں' حضرت ﷺ نے یہ حالت دیکھ کر ان نالائقوں کے ناجائز فعل پر نہایت نفرت کرتے ہوئے دریافت فرمایا: جبرائیل (علیہ السلام)! یہ کون لوگ ہیں اور یہ کیوں ایسا کرتے ہیں؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: حضور ﷺ! یہ وہ مرد ہیں جو اپنے پاس حلال و پاک بیبیاں ہوتے ہوئے بھی دوسری عورتوں سے حرام و زِنا کرتے تھے' رات بھر حلال بیویوں کو ترستا چھوڑ کر ناجائز عورتوں کے پاس راتیں گذارتے تھے۔

اسی طرح یہ وہ خبیث عورتیں ہیں کہ جن کے پاس حلال خاوند ہیں مگر ان بدعورتوں نے اپنے خاوندوں سے بے رغبت ہو کر غیروں سے رغبت اختیار کی تھی' ان کے عمل کی یہ صورت عالم برزخ میں بنی ہے۔

حضرت سید عالم ﷺ جب آگے چلے تب آپ کو ایک بڑا گڑھا اور خوفناک بھڑکتی ہوئی آگ سے بھرا ہوا کنواں' جس میں آگ جوش مار رہی تھی' نظر آیا' اس میں ننگے مرد اور عورتیں جلتے ہوئے اوپر آتے ہیں' پھر نیچے اس کی تہہ میں جاتے ہیں۔ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا گیا کہ حضور! یہ وہی زانی اور بدکار مرد' عورتیں ہیں' جن کو حضور نے ابھی ملاحظہ فرمایا تھا' یہاں خیال کی بھی صورت ہو جاتی ہے' وہ ان کے ناپاک خیال کی مثال حضرت نے ملاحظہ فرمائی تھی: یہ ان کے عذاب کی کیفیت آپ دیکھ رہے ہیں۔

Marfat.com

حضرت ﷺ وہاں سے آگے چلے' تھوڑی دُور کے بعد کیا دیکھتے ہیں کہ:

عالم برزخ کی شکل (۴)......سرِ راہ تکالیف دینے کی سزا

سر راہ چند لوگ آگ کی سولیوں پر لٹکے ہوئے ہیں' کانٹے دار درخت کی طرح اُن کی حالت ہے' جو کوئی ان کے پاس سے گذرتا ہے فوراً وہ ان گذرنے والوں کے کپڑے اور سر کے بال نوچ لیتے ہیں' حضور ﷺ نے فرمایا: جبرائیل (علیہ السلام)! یہ کیا ہے؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: حضور! یہ وہ لوگ ہیں جو راستہ پر بیٹھتے تھے' اور راستہ چلنے والوں کو ایذا دیتے تھے' آنکھ سے اشارہ کرتے تھے' اور زبان سے گالیاں دیتے تھے' لوگوں پر ہنستے تھے۔

اس کے بعد کچھ دُور جا کر حضرت ﷺ نے ایک اور واقعہ ملاحظہ فرمایا:

عالم برزخ کی شکل (۵) خیانت کی سزا

ایک شخص نہایت کمزور ناتواں ہے اور ایک بڑا گٹھا لکڑیوں کا باندھ کر چاہتا ہے کہ اس بھاری گٹھے کو سر پر اُٹھائے' مگر وزنی ہونے کے سبب اُٹھا نہیں سکتا' جب اس سے یہ گٹھا نہ اُٹھا تو بجائے لکڑیوں کو کم کرنے کے لکڑیاں اور زیادہ کرتا ہے' اور پھر اُٹھانا چاہتا ہے' اسی طرح ہر دفعہ وزن زیادہ ہی کرتا جاتا ہے' حضرت شاہدِ عالم ﷺ نے دریافت فرمایا: اے جبرائیل (علیہ السلام) یہ کون بے عقل شخص ہے؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: یہ وہ خیانت کرنے والا شخص ہے جو تھوڑی سی امانتوں کا بوجھ اُٹھا نہیں سکتا تھا مگر اور امانتوں کے زیادہ کرنے کی کوشش کرتا تھا' آخر اسی حالت میں ہلاک ہو گیا' یہ ایسا حریص شخص تھا' مال اتنا جمع کرتا تھا کہ اس کے حقوق ادا نہیں کر سکا۔ لیکن اور مال جمع کرنے کی ہی حرص

Marfat.com

کرتا رہا۔

آگے چل کر ملاحظہ فرمایا کہ:

عالم برزخ کی شکل (۶)......شکایتی لوگوں کی سزا

ایک جماعت ہے جن کے منہ' زبان اور ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جارہے ہیں' حضرت ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کون ہیں؟ عرض کیا گیا' حضور! یہ لوگ حاکموں کو رعایا کی طرف سے جھوٹی خبریں پہنچا کر لوگوں پر ظلم کرایا کرتے تھے۔

آگے چلے اور ایک اور عجیب واقعہ نظر آیا۔

عالم برزخ کی شکل (۷)......بے عمل واعظ کی سزا

بعضے لوگوں کے حلق چیرے جارہے ہیں اور ان کے منہ میں چھریاں ماری جارہی ہیں' حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کا کیا قصور ہے؟

عرض کیا گیا' حضور ﷺ! یہ وہ واعظ ہیں جو لوگوں کو وعظ کہتے اور خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔

اس واقعہ کے بعد حضرت نے ملاحظہ فرمایا کہ:

عالم برزخ کی شکل (۸)......چھوٹا منہ بڑی بات

ایک میدان میں نہایت چھوٹا سوراخ ہے' اس ننھے سوراخ میں بڑے موٹے بیل باہر نکل کر پھر اسی سوراخ میں واپس جانا چاہتے ہیں لیکن جا نہیں سکتے' حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبرائیل یہ کیا واقعہ ہے؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا' حضور! یہ مثال اُس شخص کی ہے جو چھوٹے منہ سے بڑی بات نکالتا ہے' ایک کلمہ جو بظاہر چھوٹا سا نظر آتا ہے مگر فساد اس کا زیادہ ہوتا ہے' فساد کے خوف سے یہ شخص اس کلمہ کے کہنے سے نادم ہو کر وہ

Marfat.com

کلمہ واپس لینا چاہتا ہے مگر واپس نہیں لے سکتا۔

مذکورہ واقعہ سے نصیحت

انسان کو اپنا پیٹ حکمت اور فضیلت سے بھرنا مناسب تھا مگر افسوس یہ کہ بے خبر لوگ اپنا پیٹ فسادی باتوں سے بھرتے ہیں' جس طرح زمین کے اس سوراخ سے' جس کا ذکر اوپر ہوا' بیلوں کا نکلنا محال اور مشکل ہے' ایسا ہی عقل کے نزدیک انسان کے منہ سے ایسی خراب اور فتنہ انگیز باتوں کا نکلنا محال ہونا چاہیے' لیکن یہ لوگ سمجھتے نہیں کہ ذرا ذرا سی باتوں سے کیا فساد برپا ہوتا ہے' چھوٹی سی بات ''مَر کھنے بیل'' (وہ بیل جسے سینگ مارنے کی عادت ہو) کی طرح مخلوق کو مارتی اور اذیت دیتی ہے۔

جب حضور شاہد کائنات ﷺ کی سواری آگے چلی' تب آپ کو ایک جماعت نظر آئی' جن کے پیٹ برج کی طرح بڑے ہیں اور شیشے کی طرح صاف' اور پیٹ کے اندر سانپ بچھو بھرے ہوئے ہیں اور ان کو کاٹ رہے ہیں' ہاتھوں میں آگ کے طوق اور پاؤں میں آگ کی بیڑیاں پڑی ہیں' جب کوئی ان میں سے اُٹھنا چاہتا ہے تو پیٹ کے بوجھ سے فوراً گر پڑتا ہے۔ تھوڑی دیر میں ایک مہیب شکل کا گھوڑا اُن کے پیٹوں کو کچلتا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ لوگ بہت روتے ہیں' شور و غل مچاتے ہیں اور بھی طرح طرح کا عذاب ان کو نیچے اوپر سے گھیرے ہوئے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد: فرمایا جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا' حضرت ﷺ! یہ سود خوار ہیں' جو قیامت تک عالم برزخ میں اسی عذاب میں مبتلا رہ کر قیامت میں اسی صورت سے اُٹھیں گے۔

Marfat.com

واقعہ مذکور الصدر سے نصیحت

یعنی سود خور شخص کے جس قدر سود لینے کے خیالات وسیع ہوتے ہیں اس کا وہ سود در سود لے کر بھی جی نہیں بھرتا' تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی نیت کے انداز سے اُن کا پیٹ برج کے برابر کر دیا اور سود کا پیسہ جو اُنھوں نے کھایا وہ سانپ اور بچھو بنا کر اُن کے پیٹ میں بھر دیا۔

یہ واقعہ ملاحظہ فرمانے کے بعد حضرت سرورِ کائنات ﷺ افسوس فرماتے ہوئے آگے تشریف لے چلے' تھوڑی سی دُور جا کر کیا ملاحظہ فرماتے ہیں کہ:

عالم برزخ کی شکل (۹)......یتیموں کا مال کھانے کی سزا

ایک جماعت ہے' اُن کے منہ اونٹوں کی طرح ہیں اور فرشتے اُن کے منہ چیر کر بڑے بڑے انگارے ان کے منہ میں ڈال رہے ہیں۔ وہ انگارے اُن کے حلق سے اُتر کر فوراً پاخانے کے راستہ سے باہر نکلتے ہیں۔ انگاروں کے حلق سے اُترتے اور پیٹ سے باہر نکلتے وقت نہایت درد ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہ لوگ چیخ چیخ کر روتے ہیں' حضرت رسولِ اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کون لوگ ہیں؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: یہ یتیموں کا مال کھانے والے ہیں' یا حضرت (ﷺ)! جو لوگ یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ گویا انگارے کھاتے ہیں' یہ لوگ قیامت تک اسی عذاب میں مبتلا رہیں گے۔

عالم برزخ کی شکل (۱۰)......حرام اولاد جننے کی سزا

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب میں آگے بڑھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ عورتوں کی ایک جماعت ہے جن کی پستانیں بڑھی ہوئی لٹک رہی تھیں اور آگ کے کوڑوں سے ماری جا رہی تھیں' حضرت سرورِ کائنات ﷺ نے دریافت فرمایا:

Marfat.com

یہ کون عورتیں ہیں؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم! یہ وہ بدکار عورتیں ہیں جو حرام کے بچے جَن کر انہیں قتل کر دیا کرتی تھیں، یا ان میں وہ عورتیں ہیں جو غیر کی اولاد کو دودھ پلا دیتی تھیں اور یاد نہیں رکھتی تھیں، نہ اہتمام کرتی تھیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ آگے جا کر نکاح ہو جاتا تھا۔

یہ حسرتناک واقعہ ملاحظہ فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری آگے چلی، کچھ دور جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا:

عالم برزخ کی شکل (۱۱)......غیبت کرنے کی سزا

چند آدمی ایک جگہ جمع ہیں، فرشتے اُن کے جسموں کا گوشت کاٹ کر اُن ہی کو دیتے ہیں تا کہ کھائیں، اور کہتے جاتے ہیں کہ جس طرح تم نے دُنیا میں اپنے بھائیوں کا گوشت کھایا تھا اس کی سزا میں آج تمہیں اپنا گوشت کھانا پڑے گا، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبرائیل (علیہ السلام) یہ کون لوگ ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: حضور (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ غیبت کرنے والے ہیں، ان کو قیامت تک یہی عذاب ہوتا رہے گا، قیامت تک یہ اپنا گوشت آپ کھاتے رہیں گے۔

عالم برزخ کی شکل (۱۲)......جھوٹی گواہی دینے کی سزا

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتے ہیں کہ آگے چل کر میرا گزر ایک جماعت پر ہوا، جن کے منہ سور کی طرح تھے، ان کی زبانیں پیٹ پر لٹک رہی تھیں، اور وہ سخت عذاب میں مبتلا تھے، میں نے دریافت کیا یہ کون ہیں۔

عرض کیا گیا، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ جھوٹی گواہی دینے والے لوگ ہیں۔

عالم برزخ کی شکل (۱۴)

خاوندوں کو ستانے والی اور عورتوں کو ستانے والوں کی سزا

حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پھر میرا گزر ایسی عورتوں پر ہوا جن کو آگ کے کپڑے پہنا کر آگ کے کوڑے مارے جا رہے تھے' ان کوڑوں کی تکلیف سے یہ عورتیں کتوں کی طرح روتی اور غل مچاتی تھی۔ میں نے دریافت کیا' جبرائیل! یہ عورتیں کون ہیں؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: حضور (ﷺ)! یہ خاوندوں کو ستانے والی عورتیں ہیں' ان ہی میں اُن مردوں کو بھی عذاب ہو رہا تھا جو عورتوں کو ستاتے تھے' خصوصاً ایک شخص کو دیکھا جس کا آدھا دھڑ گرا ہوا ہے اور اس پر عذاب ہو رہا' پوچھا یہ کون ہیں' کہا گیا یہ وہ شخص ہے جس کی دو منکوحہ عورتیں تھیں اور وہ ان میں عدل نہیں کرتا تھا۔

عالم برزخ کی شکل (۱۵)......ماں باپ کو ستانے کی سزا

حضور سرورِ کائنات ﷺ فرماتے ہیں کہ میں اس کے بعد جب آگے بڑھا تو ایک جماعت نظر آئی' جو آگ میں جلائی جاتی تھی' اِدھر جل چکی' اُدھر پھر زندہ ہو گئی۔ پوچھا جبرائیل! یہ کون ہیں؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: حضور (ﷺ)! یہ ماں باپ کے نافرمان ہیں' جس طرح اُنہوں نے ماں باپ کی نافرمانی کر کے ان کو جلایا تھا' یہاں خود جل رہے ہیں اور اسی طرح یہ قیامت تک جلتے رہیں گے۔

عالم برزخ کی شکل (۱۶)......ناحق قتل کی سزا

حضرت صاحب تاج و معراج ﷺ فرماتے ہیں کہ اس سے آگے جب میں چلا تو ایک جماعت کو دیکھا کہ فرشتے انہیں چھروں سے ذبح کر رہے ہیں' ان

Marfat.com

کے حلقوں سے نہایت بدبودار سیاہ خون نکل رہا ہے۔ یہ لوگ مر کر پھر اسی وقت زندہ ہو جاتے ہیں اور پھر ذبح کیے جاتے ہیں۔ پوچھا جبرائیل یہ کون ہیں؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: حضور (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ قاتل خونی ہیں جنہوں نے ناحق خون کئے تھے اس کی سزا میں یہ ہمیشہ ذبح ہوتے رہیں گے۔

عالم برزخ کی شکل (۱۷)......غرور اور تکبر کی سزا

حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ دیکھنے کے بعد جب میں آگے بڑھا تو ایک جماعت کو دیکھا کہ پہاڑوں کے برابر دو ۲ پتھروں کے درمیان پیسے جا رہے۔ ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ کون لوگ ہیں؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم! یہ مغرور تکبر کرنے والے لوگ ہیں ان کا غرور قیامت تک اسی طرح توڑا جائے گا۔

عالم برزخ کی شکل (۱۸)......منافقین کی سزا

حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے چل کر ملاحظہ فرمایا کہ ایک جماعت مقید ہے اُن کے جسم کے منافذ (سوراخ) یعنی آنکھ کان اور ناک سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں زبردست فرشتے جن کے ہاتھ میں آگ کے کھم ہیں وہ کھم اس قدر بھاری ہیں کہ اگر پہاڑ پر رکھے جائیں تو پہاڑ پگھل جائیں ان کھموں سے ان پر وہ فرشتے عذاب کر رہے ہیں پوچھا یہ کون ہیں؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: حضور (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ منافق ہیں۔

عالم برزخ کی شکل (۱۹)......ریاکاروں کی سزا

آگے چلے تو ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص ڈول باؤلی یعنی کنویں میں ڈالتا ہے بڑی محنت سے کھینچتا ہے مگر وہ ڈول اوپر خالی آتا ہے ایسا ہی کرتے ہوئے عذاب میں مبتلا ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کون ہے؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ریا کار لوگ ہیں، عبادت تو کرتے ہیں مگر لوگوں کو دکھانے کے واسطے کرنے سے ثواب سے خالی ہیں۔

عالم برزخ کی شکل (۲۰)......نیکی کا ہمیشہ صلہ

حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے چل کر ملاحظہ فرمایا کہ ایک قوم کھیتی کر رہی ہے لیکن عجب قسم کی وہ کھیتی ہے کہ اُدھر ہل چلایا اور کھیت بویا ادھر کھیت پختہ ہو کر تیار ہوا، اور فوراً کٹ کر غلہ کا ڈھیر لگ گیا۔ یہ عجیب واقعہ ملاحظہ فرما کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: جبرائیل (علیہ السلام) یہ کون لوگ ہیں، یہ کھیتی کیسی ہے؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: حضور (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ وہ لوگ ہیں جو خدا کے راستے میں جان، مال، اسباب، روپیہ، پیسہ، خرچ کرتے تھے، ان کے اعمال کے ثواب اور نیک عملوں کی ترقی کی یہ صورت و مثال ہے، کبھی ان کے کھیت ختم نہیں ہوں گے، کیونکہ ان لوگوں نے ایسا ہی عمل کر کے نیکی کی نیت کر رکھی تھی، اس لئے ہمیشہ ثواب ان کو پہنچتا رہے گا۔

دُنیا عورت کی شکل میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم برزخ کے ان تمام عجیب وغریب واقعات کو ملاحظہ فرماتے ہوئے آگے چلے، یکا یک ایک عورت بہترین لباس پہنے ہوئے سونے کے زیورات سے آراستہ ہو کر طرح طرح کے بناؤ سنگار کے ساتھ آپ کے سامنے آئی اور عرض کیا: حضور (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ سے کچھ عرض کرنا ہے، چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معصوم تھے، اس لئے غیر عورت کی طرف بالکل مائل نہیں ہوئے، جب سواری آگے نکلی تب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: حضور (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کو معلوم ہے کہ یہ عورت کون تھی، حضرت! یہ دُنیا تھی، بڑی زینت اور اہتمام سے آج حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہوئی تھی، اگر آج اس سے کلام فرماتے یا کچھ بھی

Marfat.com

اس کی طرف توجہ کرتے تو حضرت ﷺ کی ساری اُمت دُنیا کے بندے ہو کر آخرت کو بالکل چھوڑ دیتی۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے یہ کلام ابھی پورا نہیں کیا تھا کہ حضرت کے سامنے ایک بڑھیا بدشکل گذری جس کو دیکھ کر نفرت ہوتی تھی، حضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کہ جبرائیل یہ بڑھیا کون تھی؟

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: حضرت (ﷺ)! یہ بھی وہی دُنیا تھی، پہلی صورت دھوکہ دینے کی تھی، جب حضرت ﷺ نے توجہ نہ فرمائی تو اب اپنی اصلی شکل سے آپ کے سامنے آئی۔

معراج شریف کے مذکورہ واقعہ سے نصیحت

جس طرح دُنیا پہلی مرتبہ حضرت ﷺ کے سامنے بناوٹی صورت بنا کر حاضر ہوئی تھی اسی طرح خاصانِ خدا کے سامنے بھی آتی ہے، جب وہ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے تب اُن کو اپنی اصلی صورت دکھا کر ان کی نفرت بڑھاتی ہے اور جو کم ہمت اور پست حوصلہ ہوتے ہیں، وہ اس کی بناوٹی صورت پر فریفتہ ہو جاتے ہیں، آخرت کو بھول کر دُنیا کی طرح طرح کی رنگینیوں میں پر مبتلا ہو جاتے ہیں۔

حضرت رسولِ اکرم ﷺ کو معراج شریف میں جن اشکال میں دُنیا نظر آئی تھی، ایک حکایت سے اس کی توضیح اور اس سے نصیحت۔

حکایت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دُنیا کو اس طرح دیکھا کہ منہ کی طرف سے نہایت عمدہ اور زینت کا لباس ہے، مگر پیٹھ کی طرف پھٹے پرانے کپڑے ہیں اور ایک ہاتھ جو ظاہر نظر آتا ہے وہ نہایت خوش رنگ حنا سے رنگین ہے اور جو ہاتھ کپڑوں

Marfat.com

کے اندر چھپا رکھا ہے وہ خون میں رنگین ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: دُنیا! یہ دورنگی کیسی؟ دُنیا نے عرض کیا کہ جس نے میرا منہ دیکھا پیٹھ نہیں دیکھی وہ ہمیشہ میرا عاشق اور طالب رہا ہے' اور جس بندے کو میری پیٹھ نظر آئی وہ مجھ پر لعنت کرتا ہوا بھاگتا ہے' لیکن میں اپنے عاشق کو شروع میں ظاہری زینت اور مہندی سے رنگین ہاتھ دکھا کر اپنا فریفتہ بناتی ہوں' اس کے بعد اس کا گلا کاٹ کر دوسرا ہاتھ اس کے خون سے رنگ لیتی ہوں' ہمیشہ سے میرا یہی طرزِ عمل رہا ہے۔

نہ گور سکندر' نہ ہے قبر دارا
مٹے ناموں کے نشان کیسے کیسے
دُنیا نہیں کسی کی ہمیشہ قیام گاہ
جو ہے یہاں وہ تیر قضا کا نشاں ہے

...-------...-------...

دُنیا میں کوئی داغ سے خالی جگر نہیں
بے داغ چرخ پر بھی روشن قمر نہیں
دُنیا نہیں کچھ بھی جو دیکھا بچشم غور
اس پر وہ مبتلا ہے کہ جس کو نظر نہیں

ادیانِ باطلہ بوڑھے کی شکل میں

اس کو ملاحظہ فرماتے ہوئے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم آگے تشریف لے چلے' آپ کے سامنے ایک بوڑھا آیا اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بائیں جانب سے پکارا' یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ذرا میری بات سن لیجئے "آپ راستہ بھول گئے ہیں"۔ آپ نے اُس کی طرف بھی توجہ نہیں فرمائی' تب دائیں طرف سے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کان میں آواز آئی' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کچھ میری بھی سن لیجئے۔ آپ نے اب بھی کچھ توجہ نہیں

Marfat.com

فرمائی، ایسا ہی آگے سے ندا آئی اور پیچھے سے بھی، آپ نے کسی کی طرف توجہ نہیں فرمائی اور سیدھے چلے گئے۔

کچھ دور جا کر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم)! جس بوڑھے نے آپ کو پکارا تھا وہ یہود کے دین کی روح تھی، اور دوسرا پکارنے والا نصاریٰ کے دین کی روح تھی، اور سامنے سے پکارنے والا مشرکوں کا دین تھا اور پیچھے سے پکارنے والا آتش پرستوں کا دین تھا، اگر آج آپ ان کی طرف کچھ بھی توجہ فرماتے تو آپ کی اُمت یہودی اور نصرانی اور مشرک و آتش پرست ہو جاتی "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" اللہ تعالیٰ نے آپ کی اُمت کو بچالیا۔

مذکورۂ الصدر تمام داعیان کو دکھانے اور آپ کا ان کی طرف متوجہ نہ ہونے میں حکمت یہ تھی کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر آزردہ رہتے تھے کہ معلوم نہیں میرے بعد میری اُمت کی کیا حالت ہوتی ہے، دین اسلام پر قائم رہتے ہیں یا برگشتہ ہو جاتے ہیں، معراج میں آپ کو اُمت کے بارے میں طرح طرح سے تسلی دینے کے لئے بلایا گیا ہے، منجملہ اور تسلیوں کے ایک یہ بھی تسلی دینا منظور تھا کہ آپ کی اُمت کو اپنے کرم سے اللہ تعالیٰ اسلام پر ثابت قدم رکھے گا۔

جنت اور دوزخ کی صدا

ان واقعات کے ملاحظہ فرمانے کے بعد حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری چلی جا رہی تھی کہ اثناءِ راہ میں پاکیزہ اور ٹھنڈی ہوا اور مشک کی خوشبو آئی، اور آپ نے ایک آواز بھی سنی، کوئی کہتا ہے کہ:

"اے اللہ! تو نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے وہ جلدی عطا فرمادے کیونکہ اب میرے پاس سامانِ عیش و آرام کثرت سے موجود ہو چکا ہے، میرے پاس

Marfat.com

بالاخانہ' اور استبرق اور حریر اور سندس اور عبقری اور موتی ہوں گے' اور چاندی سونے کے گلاس اور تشتری' دستہ دار کوزے اور سواریاں' شہد' پانی' دودھ اور شراب بہت جمع ہو گئے ہیں' ان کے برتنے والے جلدی بھیج''۔

اس کے بعد یہ ارشاد بھی سنائی دیا کہ:

''خوش ہو جاؤ کہ وہ ہر مسلمان مرد' مسلمان عورت تیرے سامان کے برتنے والے ہیں جو شرک نہ کریں اور مجھ سے ڈرتے رہیں۔''

اس کے بعد جواباً یہ آواز سنائی دی کہ میں راضی ہو گئی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبرائیل یہ کون بولتا ہے اور کون جواب دیتا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: حضور (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ جنت ہے جو اپنے اندر آنے والے مسلمانوں کو طلب کرتی ہے' اور اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے کہ بہت جلد تجھے مسلمان دیے جائیں گے۔

اس کے بعد ہی ایک بدبو آئی اور وحشت ناک آواز آئی' الٰہی! میرے اندر عذاب کے سامان بہت ہو چکے ہیں' مجھ میں زنجیر اور طوق کی بیڑیاں اور شعلے اور گرم پانی اور پیپ اور سانپ' بچھو بہت کثرت سے ہو گئے ہیں' میرا قعر بہت تیز ہو گیا ہے جن سے مجھ کو بھرنے کا وعدہ ہوا ہے ان کو بھیج۔ اس کے بعد جواباً یہ آواز سنائی دی' جلدی نہ کر' ہر مشرک و مشرکہ' کافر و کافرہ' ہر سرکش و نافرمان جس کو قیامت آنے کا بھروسہ نہیں' وہ تجھے دیے جائیں گے۔''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرائیل! یہ کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ دوزخ کی آواز ہے جو خدا سے خدا کے دشمنوں کو' اس کے نافرمانوں کو طلب کرتی ہے' جس کے جواب میں خدائے تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ کافر و مشرک و نافرمان تیرے اندر

Marfat.com

داخل کیے جائیں گے۔

حضور نبی کریم ﷺ جنت اور دوزخ کا کلام' اور سوال و جواب سن کر آگے چلے اور عالم برزخ سے باہر آ گئے۔

متبرک مقامات پر نماز کی ادائیگی

اس کے بعد حضرت رسولِ اکرم ﷺ کی سواری ایک کھجور کے میدان پر پہنچی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: حضور ﷺ یہاں اُتر کر دو رکعت پڑھیں' جب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نماز پڑھ چکے' تب جبرائیل نے کہا: حضور ﷺ یہ یثرب یعنی مدینہ طیبہ ہے جو حضرت ﷺ کے ہجرت کی جگہ ہے' اسی طرح حضرت رسولِ اکرم ﷺ کو کوہِ طور اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدائش کی جگہ اور دیگر متبرک مقامات پر نماز پڑھاتے ہوئے لے چلے۔

اُمت موسوی کے افراد اُمت محمدی میں داخل

اس کے بعد حضرت رسولِ اکرم ﷺ کا ایک قوم پر گزر ہوا' جن کے چہرے کا رنگ زرد تھا۔ حضرت سرورِ کائنات ﷺ نے دریافت کیا کہ تم لوگوں کی ایسی حالت کیوں ہے؟ ان لوگوں نے عرض کیا: خوفِ خدا سے ہماری یہ حالت ہو گئی ہے' اور ان لوگوں کے دل سلیم اور لباس کمبل کا تھا (کمبل کا لباس اس لئے تھا کہ اکثر پیغمبروں کا لباس بھی یہی تھا' تاہم ان سب کے گھر برابر نہ تھے' اور ان کے کسی مکان کو باہر کا دروازہ نہیں تھا' دریافت کرنے پر ان لوگوں نے باہر کا دروازہ نہ ہونے کی یہ وجہ بتائی کہ باہر کا دروازہ دفعِ خائن اور چور کے لئے ہوتا ہے' ہم میں کوئی خائن اور چور نہیں ہے اور قبرستان نزدیک تھا تاکہ موت فراموش نہ ہو' اور مساجد دُور تھیں تاکہ ہر قدم پر ثواب ملے' اور گناہ مٹے' ان کی دوکانیں ہمیشہ کھلی رہتیں' مشتری خود تول لیتا' قیمت رکھ کر مال لے جاتا' انھوں نے اس طریقہ

Marfat.com

بیوپار کی یہ وجہ بتلائی کہ ہم سب امانت دار ہیں' بچہ پیدا ہوتا تو یہ لوگ روتے کہ اس دُنیا کے قید خانہ میں آیا' اگر کوئی مرجاتا تو خوش ہوتے کہ قید سے چھوٹا' حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان لوگوں کا حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعارف کرایا کہ یہ نبی آخرالزماں ہیں تو وہ لوگ بہت خوش ہوئے اور عرض کیا: ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمّت میں سے ہیں' جب ہم میں قتل انبیاء اور معاصی کی کثرت ہونے لگی تو ہم نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ ہمیں نافرمانوں سے علیحدہ کردے' دفعۃً ایک سرنگ نمودار ہوئی' اس میں ہم چلے' ہمارے ساتھ ایک نہر بھی جاری ہوگئی اور نور کے چراغ روشن ہوگئے' ڈیڑھ برس تک ہم برابر چلتے رہے' اس کے بعد زمین پر نکلے اور یہیں رہنے لگے۔

ہم میں بغض وحسد وظلم نہیں ہے' ہم صلہ رحمی کرتے ہیں' قضا پر راضی اور بلا پر صبر کرتے ہیں اور رضائے نفس پر رضائے حق کو ترجیح دیتے ہیں' غیبت کرتے ہیں نہ فضول کلامی' ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے ہیں اور رات عبادت میں گذارتے ہیں' ہم میں کوئی بیمار نہیں ہوتا کیوں کہ بیماری گناہوں کا کفارہ ہے' ہم میں کوئی گنہگار نہیں' اس لئے بیمار نہیں' اگر کسی نے گناہ کیا تو آگ آتی اور اس کو جلا دیتی ہے۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک توریت میں دیکھ کر ہم اپنی اولاد کو وصیت کرتے تھے کہ اگر آپ کا زمانہ پائیں تو آپ کا دین اسلام قبول کرلیں' یہ کہہ کر سب مسلمان ہوگئے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قرآن کی سورتیں سکھائیں اور نماز' زکوٰۃ اور ہفتہ کو چھوڑ کر جمعہ اختیار کرنے کا حکم دیا۔ ان لوگوں نے عرض کیا: حضور! ہماری دو استدعائیں ہیں' ایک یہ کہ ہمارا مُلک اب تک جس طرح لوگوں کی نظروں سے چھپایا گیا ہے کہ کوئی یہاں نہیں آسکتا' ایسا ہی لوگوں کی نظروں سے مخفی رہے' دوسری یہ کہ ہم پانچ وقت کی نماز مکہ معظمہ میں پڑھیں' حضور سرورِ

Marfat.com

کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول فرمایا۔

بیت المقدس پہنچنا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم چل رہے تھے کہ بیت المقدس کا دروازہ نظر آیا' آپ کیا دیکھتے ہیں کہ فرشتے دورویہ صف باندھے کھڑے ہیں' جب سواری مُبارک گذری تو انھوں نے سلامی اُتاری۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلُ (آں کہ اول شفاعت کند او قبول شود)

(اے وہ ذات جو سب سے پہلے شفاعت کریں گے جو کہ قبول کی جائے گی)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا آخِرُ

(آپ وہ مبارک ذات ہیں کہ جو تمام نبیوں کے آخر میں تشریف لائے)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَاشِرُ

(حشر میں آپ ہی کا بول بالا رہے گا)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کے دروازے پر براق سے اُترے۔ جس حلقے سے تمام پیغمبروں نے اپنی سواریوں کو باندھا تھا اُسی حلقے سے آپ کا براق باندھا گیا۔ حضرت صاحب براق صلی اللہ علیہ وسلم کا براق جس حلقے سے باندھا جانے کا اوپر ذکر ہوا ہے' اس کی تائید میں ایک حکایت لکھی جاتی ہے:

حکایت

ابوسفیان (رضی اللہ عنہ)' ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے' قیصر روم کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ گھٹانے کے لئے قیصر روم سے کہا' مَیں تجھ کو ایک ایسی بات سناتا ہوں جس سے اُس شخص کا جھوٹا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک رات میں مکہ سے بیت المقدس گیا اور واپس آ گیا۔

Marfat.com

قیصر کی طرف سے جو حاکم بیت المقدس میں مقرر تھا اُس وقت وہاں موجود تھا' اُس نے کہا بالکل سچ ہے' میں اُس رات کو جانتا ہوں۔ قیصر نے کہا: کیا واقعہ ہے؟ اس حاکم نے کہا: اس رات میں نے مسجد کے سب دروازے بند کر دیئے تھے' صرف ایک دروازہ کھلا رہ گیا تھا۔ میں نے نوکروں کے ساتھ بہت کوشش کی کہ وہ دروازہ بھی بند کر دوں مگر وہ دروازہ بند نہ ہوسکا' نجاروں کو بلوایا پھر بھی وہ دروازہ اپنی جگہ سے نہ ہلا' بہ مجبوری وہ دروازہ کھلا چھوڑ کر چلا گیا۔ صبح کو آ کر جو دیکھا تو وہ پتھر جس میں پیغمبروں کی سواریاں باندھی جاتی تھیں سوراخ دار ہے اور کسی جانور کے باندھے جانے کا تازہ نشان موجود ہے' میں جب ہی سمجھا کہ کوئی پیغمبر یہاں آیا اور نماز پڑھی ہے اور اسی وقت میں نے اپنے دوستوں سے کہا کہ رات کو اسی واسطے دروازہ بند نہیں ہوتا تھا۔ میں نے پہلے کی آسمانی کتابوں میں دیکھا ہے کہ ایک پیغمبر بیت المقدس سے آسمانوں پر جائیں گے' معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی رات تھی۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام' حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ مسجد اقصیٰ میں لے گئے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ تمام پیغمبر وہاں پہلے سے جمع تھے' میری نظر سب سے پہلے ایک دراز قد خوبصورت بزرگ پر پڑی' میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا' یہ کون بزرگ ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم! یہ آپ کے باپ حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ میں نے ان کو سلام کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے بڑی محبت سے میرے سلام کا جواب دیا۔ اس کے بعد ایک اور بزرگ پر نظر پڑی' جن کا سر سفید اور چہرہ نورانی تھا۔ ان کی صورت میرے چہرے سے ملتی جلتی تھی' جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: یہ جناب کے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ بعد ازاں میں نے

Marfat.com

اور ایک دراز قد بزرگ کو دیکھا تو ان کے متعلق بھی دریافت کیا: معلوم ہوا کہ یہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ ہیں' اسی طرح یکے بعد دیگرے دوسرے پیغمبروں سے بھی ملاقات ہوئی۔ ان ملاقاتوں کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اذان دی' ان کی اذان سے آسمان کے دروازے کھلے' فرشتے اس قدر اُترے کہ پوری مسجد اور پورا جنگل حتیٰ کہ زمین و آسمان فرشتوں سے بھر گیا' بعد ازاں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے تکبیر فرمائی' صفیں درست ہوئیں' تمام پیغمبر اور سب فرشتے صفیں باندھ کر کھڑے ہو گئے' مگر اس وقت تک امام کی جگہ یعنے مصلیٰ خالی تھا۔ کوئی امام مصلیٰ پر نہیں تھا اور نہ کسی کی ہمت ہوتی تھی کہ مصلیٰ پر چلا جائے' البتہ ہر ایک پیغمبر کو اس وقت نماز پڑھانے کی تمنا تھی۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام صفوں سے باہر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستِ مبارک پکڑ کر فرمایا:

"اے امام الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم مصلی پر تشریف لے چلئے آپ کس کا انتظار فرماتے ہیں' کیا آپ سے زیادہ افضل کوئی اور آئے گا؟ میں مشرق سے مغرب تک' جنوب سے شمال تک' زمین سے آسماں تک پھرا ہوں مجھے قسم ہے رب العزت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ افضل کسی کو نہیں پایا ؎

آفاق ہا گردیدہ ام
مہر بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام
لیکن تو چیزے دیگری

(تمام دُنیا میں پھرا ہوں میں نے مقبولانِ بارگاہ کو دیکھا ہے میں بہت سے بزرگ ہستیوں سے ملا ہوں لیکن آپ کچھ اور ہی ہیں آپ کے جیسا کسی کو نہیں پایا

Marfat.com

ہوں)

آج کی امامت کے قابل صرف آپ ہی ہیں۔ یہ کہہ کر حضرت امام الانبیاء ﷺ کو مصلّٰی پر کھڑا کر دیا' حضرت ﷺ نے دوگانہ پڑھایا' جب حضرت امام الانبیاء ﷺ نے سلام پھیرا تب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: یا سید المرسلین! اس وقت آپ کے پیچھے کون کون ہیں؟ حضرت ﷺ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں۔ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اور سارے رُسل اور ساتوں آسمانوں کے فرشتے اس نماز میں آپ کے پیچھے موجود تھے۔

اس کے بعد تمام پیغمبر حضرت امام الانبیاء ﷺ کو حلقہ میں لے کر کھڑے ہوئے' سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بطورِ خطبہ کے جو فرمایا اُس کے الفاظ یہ تھے' خدا کا شکر ہے جس نے مجھے ''خُلّت'' کا مرتبہ عطا فرمایا' اور نمرود کی آگ کو مجھ پر گلزار کیا' اور میری نسل میں بکثرت انبیاء پیدا کئے۔ ان کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوئے' فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حق تعالیٰ نے مجھے ہم کلامی کا مرتبہ عطا فرمایا' فرعون کو میرے ہاتھ سے غارت کیا' بنی اسرائیل کو اس کی تکلیفوں سے نجات دلائی' اور بہت سے معجزے میرے ہاتھ سے دکھلائے۔ ان کے بعد حضرت داوٗد علیہ السلام کھڑے ہوئے' فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ خدا نے مجھ کو بادشاہت دی' اور مجھ پر زبور نازل فرمائی' لوہے کو میرے ہاتھ پر نرم فرمایا' پہاڑ جنگل میرے لئے مسخر کردئے اور مجھے حکمت سے فیصلے کرنا سکھایا۔ ان کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام اٹھے اور فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ' خدائے تعالیٰ نے ہوا کو میرے لئے مسخر کیا' انسان اور جنات اور چوپائے میرے تابع کئے' مجھے جانوروں کی بولیاں سکھائیں' اور بہت بڑا ملک مجھ کو عطا کیا۔ ان کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اٹھے اور فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ خدائے تعالیٰ نے مجھے اپنے حکم سے پیدا کیا اور مجھے توریت وانجیل بغیر

Marfat.com

استاد کے سکھائی' مٹی کا جانور بنا کر پھونک سے زندہ کر کے اڑاتا تھا' مادر زاد اندھے کو چنگا (تندرست و بینا)' اور کوڑھی کو اچھا کرتا تھا' مردہ کو جلاتا (زندہ کرتا) تھا خدا کے حکم سے' شیطان مجھ سے دُور رہتا تھا' خدا نے مجھ کو زندہ آسمان پر اٹھایا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہمارے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے اور فرمایا: ہر ایک پیغمبر نے خدا کی تعریف کی' اب میں بیان کرتا ہوں' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سب تعریف اس خدائے تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھے تمام جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا' تمام عالم کے لئے مجھ اکیلے کو پیغمبر اور ہادی بنایا' مجھ پر وہ قرآن مجید اتارا جو حق و باطل میں پورے طور سے فرق کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قرآن میں ہر ایک اصول بیان فرما دیا' اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ کھول دیا' میرے ذکر کو اپنے ذکر کے ساتھ ملایا' کوئی جگہ میرے ذکر سے خالی نہ چھوڑی' مجھ کو سب سے اول نبوت عطا فرمائی' سب کے بعد خاتم الانبیاء بنا کر بھیجا' مجھے رؤف و رحیم کا خطاب عطا فرمایا' میری اُمت کو ساری اُمتوں پر بزرگی دی' میری پوری اُمت کو منصب نبوت یعنی مرتبہ امر بالمعروف عطا کیا' انہیں دُنیا میں سب سے پیچھے بھیجا' مگر آخرت میں سب سے پہلے بخشے گا اور جنت میں سب سے اوّل داخل کرے گا۔ جب حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ختم فرمایا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فیصلہ کے طور پر فرمایا: اے پیغمبروں کی جماعت! محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وہ وہ فضائل بیان فرمائے کہ بلاشک وہ تم سب پر فضیلت لے گئے اور سب سے بڑھ گئے اس لئے اگلے پیغمبروں نے جو باتیں بیان کیں وہ جلدی فنا ہونے والی یا صرف جسم پر اثر ڈالنے والی تھیں' جیسے سلیمان اور داؤد علیہم السلام کے معجزے' یہ سب فانی معجزے ہیں' بخلاف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے اور

فضائل، روحانی اور باقی رہنے والے ہیں اور حضرت نے اپنی اُمت کو بھی بزرگی دلوائی، کسی پیغمبر میں یہ بات نہیں۔

اس کے بعد فوراً حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو برتن لائے گئے، ایک میں دودھ اور ایک میں شراب تھی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب سے نفرت فرمائی، دودھ کا برتن لے کر نوش فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: آج آپ کی اس نفرت سے شراب آپ کی اُمت پر حرام ہو جائے گی۔ دودھ کو آپ نے جو پسند فرمایا، گویا آپ نے اپنی اُمت کے لئے ہدایت اور دین داری کو اختیار فرمایا اور آپ نے گمراہی سے اُمت کو بچالیا۔ یہاں سے فارغ ہو کر حضرت سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس سے باہر آ گئے۔

چوتھا باب

سفرِ معراج

بیت المقدس سے سدرۃ المنتہیٰ تک

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ

﴿پ ۱۵، سورۂ بنی اسرائیل: ۱﴾

(اللہ تعالیٰ کی) وہ پاک ذات ہے جو اپنے بندہ کو شب کے وقت مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک، جس کے گرداگرد ہم نے برکتیں کر رکھی ہیں، لے گیا، تا کہ ہم ان کو اپنے کچھ عجائبات دکھلائیں بے شک اللہ تعالیٰ بڑے سننے والے، بڑے دیکھنے والے ہیں)

اس باب میں ان واقعات کو بیان کیا گیا ہے جو کہ بیت المقدس سے سدرۃ المنتہیٰ تک کی سیر میں پیش آئے

بیت المقدس کے دروازہ پر ایک سیڑھی لگائی گئی، جس پر سے چڑھ کر آپ آسمانِ اوّل پر تشریف لے جائیں گے، قبل اس کے کہ حضرت شاہد کائنات ﷺ کا اس سیڑھی سے چڑھ کر آسمانوں کی سیر کا سلسلہ شروع کیا جائے، سیڑھی کی توصیف اور حضرت سرورِ کائنات ﷺ کے سیڑھی پر چڑھتے وقت کی شوکت اور عظمت سے متعلق کچھ لکھا جاتا ہے۔

بیت المقدس کے دروازہ پر جو سیڑھی لگائی گئی، اُس کی ایک پٹری سونے کی،

Marfat.com

دوسری چاندی کی' اوران پر جواہرات سے جڑاؤ کام کیا ہوا تھا' یہ سیڑھی نہایت خوبصورت تھی جس پر سے بنی آدم کے ارواح بعد موت چڑھتے ہیں' آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض مرنے والے آنکھیں پھاڑ کر آسمان کی طرف دیکھتے ہیں۔ اس سیڑھی کا دوسرا سرا آسمان کے دروازے سے ملا ہوا ہے' بعد مرنے کے اسی سیڑھی سے مرنے والے کی روح کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں' خواہ مسلمان ہو یا کافر۔ جب دونوں روحیں آسمان کے دروازے پر پہنچتی ہیں تو مسلمان کی روح کے لئے آسمان کا دروازہ کھلتا ہے اور کافر کی روح کے لئے نہیں کھلتا' آسمان تک لیجا کر کافر کی روح کو واپس کر دیتے ہیں' اس وقت بڑی حسرت اور ندامت ہوتی ہے' مسلمان کی روح کو اعلیٰ علیین میں لیجاتے ہیں اور کافر کی روح کو سجین میں۔

حضرت ﷺ کے سیڑھی پر چڑھتے وقت اس سیڑھی کے دونوں طرف فرشتے زمین سے آسمان تک صفیں باندھ کر کھڑے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ سب فرشتے مجھ کو ادب سے سلام کر رہے تھے' اس سیڑھی کے نچلے حصہ پر ان فرشتوں کا افسر ایک بہت بڑا قوی ہیکل فرشتہ کھڑا تھا' اس نے مجھ کو سلام کیا اور بہت خوشی کا اظہار کیا اور کہا: یارسول اللہ ﷺ! حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے کے پچیس ہزار سال پہلے سے مجھ کو اس سیڑھی کے سرے پر ٹھہرایا گیا ہے' اس دن سے آپ کی محبت میرے دل میں ہے' زبان سے ہمیشہ آپ پر درود و سلام بھیجتا ہوں' آپ کے یہاں آنے کے انتظار میں تھا۔ خدا کا شکر ہے آج آپ کی ملاقات کی دولت سے سرفراز ہوا۔

جب دولہا آتا ہے تو کیا کیا تیاریاں ہوتی ہیں' ہر چیز قرینے سے رکھی جاتی ہے۔ ایک ایک کام پر ایک ایک شخص مقرر ہوتا ہے' ہر شخص کے دل میں خوشی ہوتی

Marfat.com

ہے۔ یہاں بھی یہی حال تھا' آسمانوں میں طرح طرح کی تیاریاں ہو رہی تھیں' اپنے اپنے مرتبوں سے پیغمبروں کو ٹھہرایا گیا تھا' ہر ایک فرشتہ خوشی سے پھولا نہیں سما رہا تھا' کسی نے کیا خوب کہا ہے:

جو کوئی چرخ کے جانب نگران ہوتا تھا
کسی شادی کی ہے محفل یہ گماں ہوتا تھا
فلک پر شور ہے برپا' رسول اللہ آتے ہیں
ہر ایک عرشی ہے یہ کہتا' رسول اللہ آتے ہیں

آپ کو اس سیڑھی سے لے کر حضرت جبرئیل علیہ السلام اوپر چڑھے' آسمانِ دُنیا کے دروازے تک پہنچے' اُس دروازے کا نام باب الحفظہ ہے' اس دروازے کا داروغہ اسمٰعیل نامی فرشتہ ہے' ستر ہزار فرشتوں کا افسر ہے' ان ستر ہزار میں سے ایک فرشتہ کے ماتحت ستر ستر ہزار فرشتے ہیں' ان فرشتوں کا داروغہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے آج تک آپ کی ملاقات کا مشتاق تھا' جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دروازہ کھلوایا۔

پوچھا جبرئیل سے یوں چرخ کے دربان نے کہ مَن؟ (کون)
قال جبریل مَعِیَ جَدُّ حسین و حسن (میرے ساتھ حسین و حسن کے جد ہیں)

دربان نے کہا: کون ہے؟ جواب دیا: میں ہوں جبرئیل' پوچھا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جبرئیل نے کہا: نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' آج اللہ تعالیٰ نے ان کو بلایا ہے' حضرت صلی اللہ علیہ وسلم معراج کے لئے جا رہے ہیں۔ آسمانِ اوّل کے دربان نے کہا:

قَالَ وَاللّٰہُ لَقَدْ جَاءَ بِوَجْہٍ اَحْسَنْ
کہا مرحبا مبارک آنا آئے ہیں

Marfat.com

اُٹھ کے پھر کھول دیا قفلِ درِ چرخِ کہن
کہا جو شوق کہ اپنے دل میں رکھتا تھا اے شاہِ زمانہ
گفت شوقیہ کہ بہ دل داشتم اے شاہِ زمن
میرا دل ہی جانتا ہے' اور میں ہی جانتا ہوں
دلِ من داند و من دانم و دند دل من
اور خوب جانتا ہے میرا دل
گاہ آنکھوں سے لگاتا تھا رداگہ دامن
اور کبھی کہتا تھا قدموں پر جھکا کر گردن
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوشی لقمی

آسمان کے سارے فرشتوں نے ملاقات کی' اور اس قدر خوش ہوئے جس کی کوئی حد نہیں۔

آمد آمد کی جو افلاک پہ پیہم تھی دُھوم
عرش ہر مرتبہ بس شوق سے جاتا تھا جُھوم
پاؤں رکھتا تھا جہاں ناز سے وہ عینِ علُوم
اس جگہ آنکھ بچھاتے تھے تمنا سے نُجُوم
اور ہر نقشِ قدم پر تھا فرِشتوں کا ہجوم
کوئی رکھتا تھا جبیں اور کوئی لیتا تھا چُوم
کوئی کرتا تھا ادا عشرت و شادی کے رُسوم
اور کسی نغمہ سے ہوتا تھا یہ مضمون مفہوم

Marfat.com

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

جب حضرت سرور کائنات ﷺ پہلے آسمان پر پہنچے' وہاں ایک بزرگ دراز قد بیٹھے ہوئے ملے' اُن کے داہنے طرف ایک دروازہ تھا جس میں سے نہایت خوشبو آتی تھی' بائیں طرف دوسرا دروازہ تھا جس میں سے بدبُو آتی تھی' ان کے داہنے طرف کچھ صورتیں نورانی تھیں' اور ان کے بائیں طرف کچھ صورتیں کالی تھیں' داہنے طرف دیکھتے تو ہنس دیتے اور بائیں طرف دیکھتے تو رو دیتے' میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا' یہ کون بزرگ ہیں' یہ دو دروازے کیسے ہیں' یہ کیوں ہنستے اور کیوں روتے ہیں؟ یہ صورتیں کیسی ہیں؟ عرض کیا' یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں' داہنے طرف خوشبودار دروازہ جنت کا ہے اور بائیں جانب کا بدبودار دروازہ جہنم کا ہے۔

یہ دونوں طرف آپ کی اولاد کی روحیں ہیں' وہ روحیں تو اپنے مقام پر ہیں۔ ان کا عکس یہاں پڑتا ہے' جب جنتیوں کی طرف دیکھتے ہیں خوش ہو کر ہنستے ہیں' جب وہ دوزخیوں کی طرف دیکھتے ہیں غمگیں ہو کر روتے ہیں۔

حضرت خاتم الانبیاء ﷺ نے ان کے پاس جا کر سلام کیا' حضرت آدم علیہ السلام نے نہایت خوشی سے سلام کا جواب دیا' اور مرحبا کہا۔ حضرت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ آسمانِ اوّل پر میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شکل دیکھی' پوچھا: عثمان تم یہاں کیسے پہنچے؟ جواب دیا' حضور رات کی نماز کی برکت سے پہنچا' آسمانِ اوّل پر اتنے فرشتوں کو دیکھا' جن کی گنتی اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں' وہ صفیں بنا کر قیام میں کھڑے ہیں' سر سامنے خشوع سے جھکائے ہوئے ہیں' اور اللہ کی تسبیح کر رہے ہیں۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا' جب سے آسمان بنے ہیں' یہ اسی کی

Marfat.com

عبادت میں ہیں۔

انسان کا قاعدہ ہے کہ جو اچھی چیز دیکھتا ہے تو وہ اپنی اولاد کے لئے بھی چاہتا ہے، اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جبرئیل علیہ السلام! ایسی ہی میری اُمت کی عبادت ہونا چاہئے اور خدا سے دُعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس دُعا سے نماز میں قیام فرض کیا۔

اثنائے سفر میں آسمانِ اول پر ایک مرغ ملاحظہ فرمایا جو خوب پروں والا تھا، اور بہت بڑا اور نہایت خوبصورت تھا، ویسا خوبصورت کہیں دیکھنے میں نہیں آیا، جب تھوڑی رات باقی رہتی ہے تو یہ مرغ اپنے پروں کو پھڑ پھڑا کر سمیٹ لیتا ہے اور چلا چلا کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے، اس کے ساتھ ہی تمام رُوئے زمین کے مرغ تسبیح کرنے لگتے ہیں، اور پروں کو پھڑ پھڑا کر چیخنے لگتے ہیں، جب یہ آسمانی مرغ تھم جاتا ہے تو روئے زمین کے تمام مرغ خاموش ہو جاتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ سیر کرتے ہوئے چلے جا رہے تھے، اللہ تعالیٰ کے پاس سے قاصد پر قاصد، فرشتے کے پیچھے فرشتہ آ رہا تھا کہ جبرئیل میرے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جلدی لاؤ۔

آسمانِ دُنیا کے عجائبات ملاحظہ کرتے ہوئے دوسرے آسمان کے دروازے پر پہنچے، جبرائیل علیہ السلام دوسرے آسمان کا دروازہ کھلواتے ہیں۔

بڑھ کے جبرئیل نے دربانِ فلک سے یہ کہا
کھول دے چرخ کا در، آ گئے محبوبِ خدا
سن کے اس مژدہ کو خوش ہو کے جگہ سے اُٹھا
اور کہا کھول کے در کو میں اِس آنے کے فِدا
گر قدم رنجہ کنی جانب کاشانۂ ما
رشک فردوس شود از قدمت خانۂ ما

Marfat.com

اگر تشریف لائیں ہماری جھونپڑی میں، وہ جھونپڑی رشکِ فردوس ہو جائے گی، آپ کے تشریف لانے سے۔

جب آپ دوسرے آسمان پر تشریف لے گئے، چاروں طرف سے فرشتوں نے مرحبا کا غل مچایا، دوسرے آسمانوں کے فرشتوں کو حضرت ﷺ نے دیکھا کہ صفیں باندھے سب رکوع میں ہیں اور تسبیح کر رہے ہیں۔ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: جب سے یہ پیدا ہوئے ہیں رکوع ہی میں ہیں، سر اوپر نہیں اُٹھاتے۔

حضرت ﷺ نے دُعا فرمائی کہ میری اُمت کی عبادت میں رکوع شامل ہو، اللہ تعالیٰ نے دُعا قبول فرمائی اور نماز میں رکوع فرض کیا گیا۔

دوسرے آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحیٰ علیہ السلام دکھائی دیئے، حضرت رسول اکرم ﷺ نے ان دونوں پیغمبروں سے ملاقات فرمائی اور دونوں نے مرحبا مرحبا کہتے ہوئے آپ کا استقبال فرمایا۔ حضرت ﷺ دوسرے آسمان کی سیر فرماتے ہوئے تیسرے آسمان پر تشریف لے گئے، وہاں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ فرشتے صفیں باندھے سب کے سب سجدہ میں ہیں۔ حضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ ان کو میں نے سلام کیا انہوں نے سر اُٹھا کر سلام کا جواب دیا، پھر سجدہ میں چلے گئے، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ تیسرے آسمان کے فرشتوں کی عبادت یہی ہے۔

حضور ﷺ نے اُپنی امت کی عبادت میں سجدہ بھی شامل ہونے کی دُعا فرمائی، خدائے تعالیٰ نے ان فرشتوں کی حالت کے بموجب کہ پہلے سجدہ میں تھے، حضرت ﷺ کے جواب کے لئے سر اُٹھا کر پھر سجدہ میں گئے۔ نماز میں دو سجدے فرض فرمائے۔

تیسرے آسمان میں حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضور سید عالم

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میرے بھائی یوسف علیہ السلام کی ایسی شکل ہے، جیسے چودھویں رات کا چاند' آپ کے مقابلے میں جہاں بھر کے حسین ایسے ہیں جیسے ستارے' حضرت یوسف علیہ السلام نے مرحبا مرحبا کہتے ہوئے خیر مقدم کیا' آگے بڑھے تو داؤد اور سلیمان علیہ السلام سے بھی ملاقات ہوئی۔

اس کے بعد تیسرے آسمان سے گذر کر چوتھے آسمان پر پہنچے۔

جب ہوا قصرِ چہارم پہ ورودِ مولا
دیکھا حضرت نے کہ یہ چرخ تو ہے چاندی کا
دَر کے پیشانی پہ لیکن ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا
سُنہ نے خورشید کو پوچھا تو اس نے یہ کہا
سامنے آپ کے آتے ہوئے گھبراتا ہے
وہ تو کچھ دن ہی سے غائب ہے کہ چاند آتا ہے

حضور سیاحِ لامکاں صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھے آسمان کے فرشتوں کو ملاحظہ فرمایا کہ ''قعدہ'' میں بیٹھے ہوئے تسبیح میں ہیں' جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: حضور! صلی اللہ علیہ وسلم چوتھے آسمان کے فرشتوں کی یہی عبادت ہے۔

ارشاد ہوا کہ میں نے اللہ سے ایسی عبادت کے لئے بھی دُعا کی تو میری امّت کے لئے نماز میں قعدہ آخرہ فرض ہوا۔

یہاں میں نے حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات کی' اور سلام کے بعد ان سے کہا: اے ادریس مُبارک ہو کہ خدا نے تم کو آسمان پر زندہ بلایا اور جیتے جی جنت میں پہنچایا۔

ادریس علیہ السلام نے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ابھی تک جنت دیکھی ہی نہیں' آج تک میں جس محل کے قریب گیا' آواز آتی ہے کہ اے ادریس! یہ محل

Marfat.com

تمہارا نہیں ہے بلکہ یہ محل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے ایک مسلمان کا ہے' اے ادریس! ان محلوں میں کوئی شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نہیں آسکتا۔ حضرت! کاش میں بھی آپ کی اُمت میں ہوتا تو میرے لئے نہایت بہتر ہوتا۔

یہ سن کر آپ آگے چلے' وہاں ایک فرشتہ کو ملاحظہ فرمایا جو نہایت غمگیں ایک تخت پر بیٹھا ہوا ہے' اُس کے اطراف بہت فرشتے ہیں' جن کی گنتی اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں' اس فرشتہ کے سیدھے ہاتھ کے طرف نورانی فرشتے سبز لباس پہنے ہوئے ہیں جن سے خوشبو مہکتی ہے' ان کے چہرے روشن ہیں' اور بہت نرمی سے بات کرتے ہیں' ان کے دیکھنے سے دل بہت خوش ہوتا ہے' ان کے خوبصورت چہروں سے نگاہ اُٹھانے کو جی نہیں چاہتا' تخت پر بیٹھے ہوئے فرشتہ کے بائیں ہاتھ کی طرف بھی بہت سے فرشتے ہیں' سیاہ چہرے' سیاہ لباس' کرخت آواز' بدزبان' آگ اُن کے منہ سے جھڑتی ہوئی' ان کے ہاتھوں میں کھموں جیسے گرز' ان فرشتوں کے دیکھنے کی انسان کو تاب و طاقت نہیں' اس تخت پر بیٹھے فرشتہ کے سامنے بڑے بڑے دفتر رکھے ہوئے ہیں' ہمیشہ ان دفتروں کو دیکھتا رہتا ہے' ایک بڑا جھاڑ بھی ان کے سامنے ہے' اس کے پتے اتنے ہیں کہ جس کی گنتی اللہ ہی جانے' ہر پتہ پر کسی کا نام لکھا ہوا ہے' اور ایک چیز مثل طشت کے ان کے سامنے دیکھی' ہر لحظہ اس میں ہاتھ دراز کر کے کوئی چیز اُٹھا لیتا ہے اور وہ چیز کبھی نورانی فرشتوں کو دیتا ہے اور کبھی سیاہ رو فرشتوں کو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب میری نگاہ اُس فرشتہ پر پڑی تو میرے دل میں ہیبت ہوئی کہ جسم میں لرزہ پڑ گیا' جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ جبرئیل یہ فرشتہ کون ہے' ان کا نام کیا ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا: یہ عزرائیل علیہ السلام ہیں' ان کو دیکھنے کی کسی میں طاقت نہیں یہ (ھادم للذات مفرق الجماعات) لذتوں کو مٹانے

والے، مجمعوں میں تفرقہ ڈالنے والے ہیں۔

وہ اپنے کام میں ایسے محو تھے کہ کسی کی طرف متوجہ ہوتے ہے نہیں تھے حضرت جبرئیل علیہ السلام اُن کے پاس گئے اور بتایا کہ یہ حضرت محمد ﷺ پیغمبر آخر الزماں ہیں، محبوبِ حضرت رحمٰن ہیں۔ سر اُٹھا کر مجھے دیکھا اور مسکرائے، اور میری تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے، مرحبا کہتے ہوئے مجھ سے کہا: آپ سے زیادہ عزت والا بزرگ اللہ تعالیٰ نے کوئی پیغمبر پیدا نہیں کیا، اور آپ کی اُمت سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے پاس کسی اُمت کی عزت نہیں، اسی واسطے میں آپ کی اُمت پر ماں باپ سے زیادہ مہربان ہوں، حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عزرائیل''! تم سے مل کر مجھ کو بہت خوشی ہوئی اور حضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا: عزرائیل! تم غمگین کیوں ہو؟ عرض کیا کہ حضور قبض ارواح کا کام میرے سپرد ہے، مجھے یہ خوف رہتا ہے کہ کہیں کوتاہی نہ ہو جائے کہ خدائے تعالیٰ کے غضب میں آجاؤں، اس لئے غمگین رہتا ہوں، اس پر حضرت ﷺ نے ان سے یہ استفسار فرمایا کہ یہ طشت کیسا ہے؟ عرض کیا: حضور ﷺ! یہ تمام دُنیا ہے جو میرے اقتدار میں ہے، جس کی چاہتا ہوں جان نکال لیتا ہوں۔ میں نے کہا: یہ دفتر کیا ہے؟ عرض کیا: بندوں کے نام ہیں، اور یہ درخت کیسا ہے؟ عرض کیا، اس کے ہر پتہ پر نیک اور بد کا نام لکھا ہوا ہے، جب کوئی بندہ بیمار ہو جاتا ہے تو اس کا پتہ زرد ہونا شروع ہو جاتا ہے، جب موت آتی ہے تو وہ پتہ اس جھاڑ سے جھڑ جاتا ہے، پھر میں اس بندہ کی روح نکال لیتا ہوں، خواہ وہ مشرق میں ہو، یا مغرب میں، اور یہ فرشتے جو سیدھے ہاتھ کی طرف ہیں وہ رحمت کے فرشتے ہیں، اور بائیں طرف عذاب کے فرشتے ہیں، دوزخیوں کی روح ان عذاب کے فرشتوں کو دیتا ہوں، اور جنتیوں کی روح ان نورانی فرشتوں کو دیتا ہوں۔

Marfat.com

حضرت رسول اکرم ﷺ نے عزرائیل علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: عزرائیل! تم سے میری ایک خواہش ہے۔ انہوں نے عرض کیا: حضور ﷺ جو آپ فرمائیں اُس کی تعمیل کے لئے حاضر ہوں۔ حضرت مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت بہت ناتواں ہے، میری اُمت کے ساتھ بہت نرمی کرنا۔ اُنہوں نے عرض کیا: حضور ﷺ آپ خاطر جمع رہیں، ہر رات دن پے در پے اللہ تعالیٰ کا حکم مجھ پر آتا رہتا ہے کہ عزرائیل! محمد ﷺ کی اُمت پر نہایت آسانی کرتے رہنا۔

حضرت محبوبِ رب العالمین ﷺ چوتھے آسمان کی سیر فرماتے ہوئے قدرت کے عجائبات ملاحظہ فرماتے ہوئے پانچویں آسمان پر پہنچے، جبرئیل علیہ السلام نے دروازہ کھلوایا۔ حضرت سرورِ کائنات ﷺ نے اوپر پہنچ کر ملاحظہ فرمایا کہ اسحاق و اسمٰعیل و یعقوب و لوط علیہم السلام بیٹھے ہوئے ہیں، حضرت خاتم الانبیاء ﷺ نے ان سب کو سلام کیا، ان سب نے بہت محبت سے سلام کا جواب دیا، مرحبا مرحبا کہتے ہوئے ملاقات کی، پھر حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، حضرت ﷺ نے ان کو بھی سلام کا جواب دیا اور مرحبا کہا۔

پانچویں آسمان کے عجائبات دیکھنے کے بعد چھٹے آسمان کا دروازہ کھلوا کر اوپر گئے، وہاں حضرت نوح علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، وہ بہت خوش ہوئے اور فرمایا: خدائے تعالیٰ کا شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا مبارک چہرہ دکھایا۔ جب اس سے آگے تشریف لے گئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی شانِ محبوبیت دیکھ کر حضرت سے فرمایا۔

تو بدیں جمال و خوبی سرِ طور اگر خرامی
ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

(آپ اس حسن اور خوبصورتی کے ساتھ اگر طور پر تشریف لائیں، دیکھئے مجھ

کو فرمائے گی وہ مبارک ذات جس نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ ہرگز آپ مجھ کو نہیں دیکھ سکتے)

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام رونے لگے' پوچھا گیا کہ آپ کے رونے کا کیا سبب ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ یہ نوجوان پیغمبر میرے بعد مبعوث ہوا' ان کی اُمت میری اُمت سے بہت زیادہ جنت میں جائے گی' مجھ کو اپنی اُمت پر حسرت ہے کہ انہوں نے میری اس طرح اتباع نہیں کی جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت آپ کی اطاعت کرے گی' میری اطاعت نہ کرنے کی وجہ سے میری اُمت کے اکثر لوگ جنت سے محروم رہے' مجھے ان کے حال پر رونا آرہا ہے۔

دوستو! یہ خدا کی عنایت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی ساڑھے نو سو برس کی کوشش اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ڈیڑھ سو برس کی کوشش' بلکہ تمام پیغمبروں کی کوشش ایک طرف' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چند روز کی کوشش ان سب کوششوں سے لاکھوں درجہ زیادہ ہے' اسی لئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا"

﴿پ ۲۲' الاحزاب: ۴۷﴾

(اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لئے اللہ کا بڑا فضل ہے)

حضرت میکائیل علیہ السلام سے بھی یہیں ملاقات ہوئی' ان کو بھی سلام کیا' انہوں نے سلام کا جواب دیا' اور میری تعظیم کے لئے کھڑے ہوئے' مجھ کو گلے لگایا' اور دُعا دی کہ خدا تعالیٰ آپ کو اس سے زیادہ عزت عطا فرمائے' اور دُعا دینے کے بعد کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ کوئی اُمت آپ کی اُمت سے بہتر نہیں ہے' سب اُمتوں کے میزان سے آپ کی اُمت کی میزان

نیکیوں میں بھاری ہو گی، مبارک ہو ان کو جو آپ ﷺ تابعداری کریں، اور آپ ﷺ سے محبت رکھیں، افسوس ہے اس شخص پر جو آپ ﷺ کی نافرمانی کرے اور آپ سے بغض رکھے۔

حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اس آسمان پر بہ نسبت اور آسمانوں کے بہت زیادہ فرشتے تھے، یہ فرشتے چیخ چیخ کر رو رہے تھے، میں نے دریافت کیا کہ جبرئیل! یہ کون ہیں؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: حضور ﷺ! یہ کُرّوبی فرشتے ہیں، خوفِ الٰہی سے رو رہے ہیں۔ مَیں نے ان کو بھی سلام کیا، انہوں نے جواب دینا چاہا، مگر ان پر خوفِ الٰہی اس قدر غالب تھا اور اتنا رو رہے تھے کہ ان کے منہ سے جواب نہ نکل سکا، صرف سروں سے اشارہ کیا۔

"ہائے افسوس! مُقرب فرشتوں کو اس قدر خوف ہو اور ہم اس قدر بے فکر"

حضرت ﷺ چھٹے آسمان کی سیر فرماتے ہوئے ساتویں آسمان پر پہنچے، وہاں ایک ساتھ ہزار ہا فرشتوں نے جو صدا و غلغلہ بلند کیا وہ یہ تھا۔

کیا اچھا نیک بندہ اور نیک نبی آیا، جس کے لئے زمین و آسمان روشن ہو گیا، وہ اپنے پروردگار کے نزدیک بزرگ اور عزت یافتہ ہے۔ آج ان کی انتہا درجے کی عزت و توقیر کی جائے گی۔ وہ جو مانگیں گے دیا جائے۔ اور وہاں حضرت اسرافیل علیہ السلام سے بھی ملاقات ہوئی، اس سے آگے بڑھے تو ملاحظہ فرمایا کہ ایک بزرگ سونے کی کرسی پر ایک مکان سے ٹیکا دیے ہوئے بیٹھے ہیں، چھوٹے چھوٹے بچے ان کو گھیرے ہوئے ہیں، حضرت ﷺ نے پوچھا! جبرئیل! یہ مکان کیا ہے اور یہ بزرگ جو کرسی پر بیٹھے ہیں کون ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا، حضور ﷺ یہ مکان بیت المعمور "آسمانی کعبہ ہے" یہ بزرگ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں، چونکہ دنیا میں انہوں نے کعبہ بنایا تھا اور لوگ اس کا اب تک حج کرتے ہیں،

Marfat.com

آسمان کے فرشتوں کا یہ کعبہ ایسا ہے کہ ستر ہزار فرشتے ہر روز اس کی زیارت کو آتے ہیں، پھر قیامت تک ان کو آنا نصیب نہیں ہوتا۔ اور یہ بچے مسلمانوں کے کم سن بچے ہیں جو مر گئے ہیں، یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نگرانی میں رہتے ہیں۔ یہ باتیں سنتے ہوئے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس تشریف لے گئے اور سلام کیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آپ کے سلام کا جواب دیا اور بہت سی مبارکبادیاں دے کر فرمایا:۔

یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اپنی اُمت کو میرا یہ پیغام پہنچائیں کہ جنت کی زمین نہایت بہتر اور قابلِ زراعت ہے، اس میں درخت لگا کر باغ و بہار بنانا تمہارے ہاتھ میں ہے، حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: جنت کی زراعت کے کیا طریقے ہیں؟ جواب دیا، نیک اعمال کرنا اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور بعد نماز سبحان اللہ (۳۳) بار، الحمد للہ (۳۳) بار، اللہ اکبر (۳۴) بار پڑھنا"۔

اس سیر میں جگہ جگہ پیغمبروں کے ملنے اور آخر میں حضرت اسرافیل علیہ السلام کی ملاقات کو ایک شاعر نے خوب کہا ہے:

جب چلا چاند مدینہ سے سُوئے ربِّ جلیل
بجھ گئی مہرِ درخشاں کی فلک پر قندیل
شیرِ فردوس کی رکھی، کہیں آدم نے سبیل
کہ اسی راہ سے گزری گا وہ فرزندِ جمیل
فرش خلعت کا بچھاتے تھے کسی جا پہ خلیل
کہیں یُوسُف تھے کھڑے اور کہیں اسمٰعیل
روح پر روح لگی کرنے براہِ تعجیل

Marfat.com

پھر ہوا نغمہ سرا صور میں یوں اسرافیل

مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے رخصت ہو کر ''بیت المعمور'' میں داخل ہوئے' حق تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا' جس نے ایسے مقام عالی پر کھڑے ہو کر اذان کہی جہاں آج تک کوئی مقرب سے مقرب فرشتہ نہ پہنچ سکا تھا' حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے آپ کے مؤذن فرشتہ کو خدائے تعالیٰ نے یہ مقامِ عالی مرحمت فرمایا۔

''حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤذن آسمانوں پر نور سے بنا ہوا فرشتہ تھا تو دُنیا میں سیاہ رنگ کے بلال حبشی تھے' اللہ اکبر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی اور روحانی قوت اور فیض کو ملاحظہ کیا جائے کہ اس فرشتہ کو جو مؤذن مقرر ہوا تھا اعلیٰ مقام پر فائز کیا گیا تو ادھر دُنیا کے کالے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آسمانوں کے نُور علیٰ نور فرشتہ کے پاس کھینچ کر لے گئے' کیونکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ شبِ معراج میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آسمانوں پر موجود تھے' سبحان اللہ کیا شان ہے''۔

غرض اس فرشتہ نے اذان شروع کی:...... ''اَللّٰهُ اَكْبَر''۔

اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا:...... ''صَدَقَ عَبْدِیْ اَنَا اللّٰهُ اَكْبَر''۔

میرا مؤذن سچا ہے' میں اللہ سب سے بڑا ہوں۔

مؤذن نے کہا:...... ''اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:...... سچا ہے مؤذن میرے سوا کوئی معبود نہیں۔

مؤذن فرشتہ نے کہا:...... ''اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:...... بے شک میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا رسول بنا کر بھیجا

Marfat.com

ہے، میں نے ان کو اپنا امین بنایا، میں نے ہی ان کو سب پر برگزیدہ کیا۔

مسلمانو! غور کرو، کیسا مبارک وقت ہے، بیت المعمور آسمانی کعبہ جیسے مقام پر خدا کا مقرب فرشتہ مؤذن ہے اور اذان دے رہا ہے اور کہتا ہے:

"اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ" یعنے حضرت محمد ﷺ خدائے تعالیٰ کے سچے رسول ہیں، لطف یہ کہ وہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بھی خود تشریف فرما ہیں، آپ ﷺ کے سامنے مؤذن کے جواب میں اللہ تعالیٰ حضرت ﷺ کی رسالت و امانت کی تصدیق فرماتا ہے، شاہد و مشہود ایک جگہ جمع ہیں، "سبحان اللہ سبحان اللہ"

اس کے بعد مؤذن فرشتہ نے کہا: "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ" "حَیَّ عَلَی الْفَلَاح" چلو نماز کی طرف، چلو بھلائی کی طرف۔

اللہ تعالیٰ نے جواب دیا:

سچا ہے مؤذن، میں نے ہی نماز کو فرض کیا ہے، جو شخص اس کو ادا کرے گا سارے گناہوں سے پاک کروں گا۔

اس کے بعد عرض کیا گیا: یا نبی ﷺ! چلئے نماز پڑھایئے۔ "بیت المعمور" میں آپ امام بنے، سارے آسمان کے فرشتوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی، سارے فرشتوں کو آپ کی اقتداء کا شرف حاصل ہوا۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ امام اور مقتدی کے درمیان ایک بھاری علاقہ ہوتا ہے۔ اسی علاقہ کی وجہ ہے کہ اگر امام کی نماز فاسد ہو جائے تو مقتدی کی نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے اور امام کی سہو سے مقتدیوں پر بھی سہو کا حکم ہوتا ہے، اسی علاقہ کی وجہ سے ارشاد ہے "قِرَاءَۃُ الْاِمَامِ قِرَاءَۃٌ لَّہٗ" (امام کی قراءت، وہی مقتدی کی بھی قراءت ہے) مقتدی کو علیحدہ قراءت کی ضرورت نہیں۔

Marfat.com

اسی علاقہ کی وجہ ہے کہ اگر امام کے اندر کوئی خوبی ہو تو وہ مقتدی کے اندر بہت جلد سرایت کر جاتی ہے، جیسے حضرت حبیب عجمی اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا قصہ ہے۔

ایک روز حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تشریف لے گئے، نماز کا وقت تھا، حبیب عجمی کے پیچھے اس خیال سے بلا نماز پڑھے واپس ہوئے کہ یہ عجمی ہیں، ان کی قراءت نہیں ہے۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو الہام ہوا، حسن! تم نے یہ کیا کیا؟ اگر تم حبیب عجمی کے پیچھے نماز پڑھتے تو تمہاری نماز تمہاری سب نمازوں کی سردار ہوتی، تم نے یہ موقع کھو دیا۔

الحاصل یہ کہ آپ اس رات محبوبِ خدا تھے، اور شانِ محبوبیت ظاہر ہو رہی تھی، سب کے سب نے آپ کو امام بنا کر یہ چاہا کہ خود بھی کچھ امام کی خوبی کا اثر یعنی محبوبیت آ جائے، اسی لئے کہیں پیغمبر آپ کو امام بناتے تو کہیں فرشتے۔

مسلمانو! آپ نے دیکھا اذان ہو رہی ہے، خدائے تعالیٰ تصدیق فرما رہا ہے، خوش ہو جاؤ، اگر ہمارا خاتمہ ایمان پر خدائے تعالیٰ فرما دے تو ایک دن ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارے لئے بھی ایسا ہی آئے گا جب ہم قبر میں پڑے ہوں گے اور نکیرین فرشتے ہمارے سامنے ہوں گے اور ہم اپنی زبان سے ''رَبِّیَ اللّٰہُ'' اور بِنَبِیِّ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' کہہ رہے ہوں گے، اس کے جواب میں خدائے تعالیٰ خود فرمائے گا، صدق عبدی، صدق عبدی، میرا بندہ سچا ہے، قبر میں پڑا ہوا سچ بول رہا ہے۔

(سلسلہ واقعہ معراج یوں ہوا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی: الٰہی! جس طرح یہ فرشتے جمع ہیں اسی طرح میری اُمت کے لئے بھی ایک دن ایسا عطا فرما جس میں سب جمع ہو کر عبادت کریں۔ دُعا قبول ہوتی ہے، اور ''دُعا مقبول'' کا یہ

نتیجہ ہے کہ جمعہ کا دن اسی طرح کی عبادت کے لئے مقرر کیا گیا۔

"بیت المعمور" میں جمعہ کے دن فرشتے اسی طرح جمعہ پڑھتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام اذان دیتے ہیں، حضرت اسرافیل علیہ السلام خطبہ پڑھتے ہیں، اور حضرت میکائیل علیہ السلام امامت کرتے ہیں، اور سات آسمانوں کے فرشتے ان کی اقتدا کرتے ہیں، نماز سے فارغ ہو کر ہر ایک یوں کہتے ہیں:

(۱) حضرت جبرئیل علیہ السلام کہتے ہیں کہ اس اذان کا ثواب میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے جمعہ کے مؤذنین کو دیا۔

(۲) حضرت اسرافیل علیہ السلام کہتے ہیں کہ میں نے اس خطبہ کا ثواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے جمعہ کے خطیبوں کو دیا۔

(۳) حضرت میکائیل علیہ السلام کہتے ہیں کہ میں نے اس امامت کا ثواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے جمعہ کے اماموں کو دیا۔

(۴) تمام فرشتے کہتے ہیں کہ ہم نے اپنی نماز کا ثواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے تمام جمعہ کی نماز پڑھنے والوں کو دیا۔

سب فرشتے اپنے اپنے اعمال کے ثواب کے متعلق کہہ چکتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، اے فرشتو! جب تم نے ایسی سخاوت کی ہے، میں تو خالق ہوں تم گواہ رہو، میں نے جمعہ پڑھنے والوں کے گناہ بخش دیے اور آخرت کے عذابوں سے امن دیا۔

جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر "بیت المعمور" سے باہر تشریف لائے، اس امامت کے صلہ میں تین خطاب عطا ہوئے:

(۱) یَا مُحَمَّدُ اِنَّکَ سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ

اے نبی تم سارے نبیوں اور رسولوں کے سردار ہو

(۲) یَا اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ

اے نبی! تم جہاں بھر کے متقی پرہیز گاروں کے امام ہو

(۳) وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ

اور تم، وضوء کی وجہ سے نور سے جو پنج کلیان ہوں گے، اُن کو جنت کی طرف لے کر چلنے والے ہو۔

حضرت سرور کائنات ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے سامنے سارے نبی پیش ہوئے، کسی نبی کے ساتھ چالیس (۴۰) مسلمان تھے، اور کسی کے ساتھ دو (۲)، اور بہت سے ایسے پیغمبر نظر آئے جن کے ساتھ ایک مسلمان بھی نہ تھا، یعنی ساری عمر میں ان پر کوئی شخص بھی ایمان نہ لایا۔

حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کے سامنے نبی اور ان کی اُمت جو پیش ہوئی اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی بڑا بادشاہ جب آتا ہے، تب ساری فوجیں اور فوجوں کے افسر بادشاہ کے سامنے پیش ہو کر سلام کرتے ہیں، اسی طرح سارے انبیاء اور ان کی اُمت حضرت ﷺ کے سامنے پیش ہوئے، کیا اچھے نصیب ہیں اس اُمت کے جن کو نبیوں کا سردار نبی عطا ہوا۔

جب پورے نبی حضرت سید عالم ﷺ کے سامنے سے گزر چکے، تب ایک عظیم الشان گروہ اہل اسلام کا آپ کے سامنے پیش ہوا۔ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہیں؟ عرض کیا گیا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی اُمت ہے، حضرت رسول اکرم ﷺ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اُمت کی کثرت دیکھ کر خیال ہو شاید موسیٰ کی اُمت میری امت سے زیادہ جنت میں جائے گی اور کچھ ملال بھی ہوا۔

فوراً وہ اُمت آپ کی نظروں سے غائب ہو کر ایک دوسری اُمت جو پہلی

اُمت سے ہزار درجے زیادہ اور کثرت سے تھی' آپ کے سامنے پیش ہوئی' اور کہا گیا کہ حضرت ﷺ آپ غم نہ فرمائیں' یہ آپ کی امت آپ کے سامنے حاضر ہے جو تمام امتوں سے زیادہ ہے۔ آپ کی امت میں سے اس جماعت کے سوا ایک اور جماعت ایسی بھی ہے جن میں ستر ہزار بلا حساب و بلا سوال جنت میں جائیں گے۔

جس طرح دنیا کے بادشاہوں کا ملک گیری اور مال و سلطنت سے جی نہیں بھرتا' اگر سات ملک قبضہ میں ہوں تو آٹھویں ولایت کا خیال کریں گے' اسی طرح نبیوں کا جی اُمت کے مسلمانوں سے نہیں بھرتا' جتنا بڑا نبی ہوگا اسی قدر اس کی خواہش اور حرص اُمت کے لئے زیادہ ہوگی۔ حضرت سرور کائنات ﷺ تو ''حریص علیکم'' ہیں' آپ جس قدر اُمت کے اسلام لانے کی حرص کریں تھوڑی ہے۔ حضرت رسول اکرم ﷺ کے حرص اور دنیا کے بادشاہوں کے حرص میں بہت بڑا فرق ہے۔ غرض حضرت رسول اکرم ﷺ اپنی اُمت کی کثرت ملاحظہ فرما کر خوش ہوتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ کی طرف چلے۔

سدرۃ المنتہیٰ عجیب قسم کا بہت بڑا درخت ہے

اس درخت کی ٹہنیاں سونے کی اور پتے ہاتھی کے کان برابر' اس کے پھل زمرد کے' اور اس قدر بڑے کہ جیسے بڑے بڑے گھڑے' اس کو منتہیٰ اس لئے کہتے ہیں کہ دُنیا کے اعمال وغیرہ وہاں جا کر منتہی ہو جاتے ہیں' اور عرش کے احکام بھی وہاں آ کر ٹھہر جاتے ہیں۔ حضرت صاحب تاج المعراج ﷺ کی تشریف آوری کی مسرت میں تمام آسمانوں کے فرشتے اجازت لے کر اس درخت پر اس قدر جمع ہو گئے تھے کہ ایک پتا بھی نظر نہیں آتا تھا۔ آسمان کے تاروں یا جنگل کی ریت

Marfat.com

کی طرح بے گنتی فرشتے ہی اس درخت پر نظر آتے تھے۔ یکا یک اس درخت پر اللہ تعالیٰ کی تجلی ہوئی جیسی کوہِ طور پر ہوئی تھی مگر فرق یہ تھا کہ طور کے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے' یہاں نہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بے ہوش ہوئے اور نہ سدرہ پر کچھ اضطراب ہوا۔ اس درخت پر جمع شدہ فرشتوں نے آپ کو دیکھ کر سلام عرض کیا اور بے حد خوش ہو کر کہنے لگے۔

آمدی ای آمدنت بس خوش است — آپ تشریف لائے ہیں آپ کی آمد بہت خوش کرنے والی ہے

دیدنِ روئے تو عجب دل کش است — آپ کا چہرہ مبارک کا دیکھنا بے حد دل لبھانے والا ہے

خاکِ رہت بر سر ما تاج باد — آپ کے راستہ کی خاک ہمارے سر کا تاج بنے

ہر شبِ عمرت شبِ معراج باد — آپ کی عمر کی ہر رات ایسی ہی شب معراج ہوتی رہے

اور یہ بھی کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کیا تحفہ پیش کریں؟ قیامت تک ہم جو اطاعت کریں گے اُس کا ثواب آپ کی اُمت کو بخشتے ہیں۔

جب سے مخلوق پیدا ہوئی ہے اُس وقت سے سدرہ کے پاس ایک کرسی رکھی ہوئی ہے اب تک کسی کی مجال نہیں ہوئی کہ اس پر بیٹھ سکے' حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھ کو اُس کرسی پر بٹھایا' اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری آرزو ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ وہ کیا ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: میرے ٹھہرنے کی جگہ پر دو رکعت نماز پڑھیے' تاکہ آپ کے قدموں کی برکت سے میری جگہ مبارک ہو جائے حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمایا۔ سدرہ کے تمام فرشتوں کے ساتھ مقام جبرئیل میں دو رکعت پڑھیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ میں نے سدرہ کے پاس ایک نہر دیکھی جس کے کنارے پر یاقوت موتی' زبرجد کے خیمے تھے اور وہاں خوش آواز پرندے چہچہا رہے تھے' تاروں کی طرح کٹورے رکھے ہوئے تھے' اس نہر کا پانی

Marfat.com

دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا تھا' اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا' میں نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: حضور یہ "کوثر" ہے۔

سدرۃ المنتہیٰ کے پاس حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عجائبات ملاحظہ فرمارہے تھے کہ

آپ کے سامنے یہاں بھی تین برتن پیش ہوئے' ایک شراب کا' دوسرا دودھ کا' تیسرا شہد کا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے دودھ کو اختیار کیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ فطرت یعنی دین اسلام ہے' خدائے تعالیٰ کا شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے؟ آپ کی اُمت گمراہ ہوجاتی' اگر آپ شہد لیتے تو آپ کی اُمت دُنیا کی لذتوں میں پڑ جاتی۔ یہ دوسری مرتبہ ہے' اس سے پہلے بیت المقدس میں بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے سدرہ کے پاس ایک فرشتہ کو دیکھا' بڑا قوی ہیکل' ایسا فرشتہ میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا' وہ فرشتہ خدا کی تسبیح' اور ذکر میں مشغول تھا۔ میں نے اُس کو سلام کیا' وہ میری تعظیم کے لئے کھڑا ہوا' نہایت محبت سے مجھ کو چھاتی سے لگایا' میرے منہ پر بوسہ دیا' اور کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کو خوش خبری دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اُمت کے روزہ داروں کو رمضان المبارک کی برکت سے بخش دیا۔ میں اس فرشتہ کے خوش خبری دینے سے بہت خوش ہوا' پھر میری نظر ان صندوقوں پر پڑی جو اُس کے سامنے رکھے ہوئے تھے' ان صندوقوں پر نور کے ہزاروں قفل پڑے ہوئے تھے' میں نے دریافت کیا کہ یہ صندوق کیا ہیں؟

اس فرشتہ نے جواب دیا کہ جو روزہ دار رمضان المبارک میں پورے مہینے کے روزے رکھتے ہیں ان کے لئے دوزخ سے آزادی لکھی جاتی ہے' یہ برأت کا

Marfat.com

کاغذ اس صندوق میں رکھا جاتا ہے اور میرے ذمہ اس کی نگرانی ہے اور کہا ''طوبیٰ لك ولامتك یا رسول الله''۔ (مبارک ہو آپ کی اُمت کو یا رَسُولَ اللہ)۔

میں نے ایک طرف اور ایک فرشتہ کو دیکھا' جو سفید مرغ کی شکل کا تھا' جو پانچ نمازوں کے وقت خوش آوازی سے خدا کا ذکر کرتا تھا' اُس کی آواز جنت میں جب پہنچتی ہے تو جنت کی ڈالیاں ہلنے لگتی ہیں' حوریں خوش ہو ہو کر ایک دوسرے کو مُبارک باد دیتی ہیں کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی عبادت کا وقت آ گیا۔ اور عرش تو کیوں جھوم رہا ہے؟ وہ عرض کرتا ہے کہ اُمت محمدی جو نماز کو اُٹھی ہے اس کی خوشی منا رہا ہوں۔

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' تم سب گواہ رہو کہ میری رحمت یہ پانچ وقت نماز پڑھنے والوں کے لئے واجب ہوگئی' میں نظر رحمت سے ان کو دیکھ رہا ہوں' جس کو نظر رحمت سے دیکھتا ہوں وہ دوزخ سے آزاد اور جنت کا مستحق ہو جاتا ہے۔

یکا یک حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا حکم آیا کہ جبرئیل! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماں برداروں کے لئے میں نے جو جنت تیار کی ہے وہ ان کو دکھلاؤ۔ اس کے ساتھ ہی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حکم الٰہی سے جنت کی سیر کو تشریف لیجا رہے تھے کہ اثنائے راہ میں جنت کا دروازہ نظر آنے لگا۔

اُدھر جنت میں جو تیاری ہو رہی تھی اس کو کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔

کی تھی فردوس کی رضواں نے بڑی تیاری
جتنی حوریں تھیں وہ سب پہنے تھیں جوڑے بھاری
نخل چھانٹے گئے تھے' صاف ہر ایک تھی کیاری
خوبصورت تھا جو ہر پھول تو کلیاں پیاری

Marfat.com

کسی گل رو کی قبا کا نہیں ایسا دامن
بن گیا قدرتی قالین زمیں کا دامن
آمدِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سجا تھا گل زار
نونہالانِ رحمۃ اللہ علیہ بستاں کی دو رویہ تھی قطار
سرو شمشاد نقیبانہ کھڑے تھے ہشیار
سر پہ باندھی تھی شہ گل نے گلابی دستار
تمغہ پایا گل لالا نے تو سالاری کا
گلِ عباس کو عہدہ تھا علم داری کا
چوٹیاں اونچے درختوں کی یہ دیتی تھیں صدا
پہلے ہم دیکھیں گے نورِ رُخِ شاہ والا
جل کے آتشِ فرقت سے پھلوں نے یہ کہا
ٹوٹ کر دیکھنے کو ہم تو گریں گے بہ خدا
سرسری ڈال کے اپنے قد و قامت پہ نظر
سب سے اونچا ہوں کہا سرو نے خوش ہو کر
پہلے دیکھوں گا میں ہی نورِ رُخِ پیغمبر
میں تو کچھ کم نہیں شمساد اکڑتا ہے کدھر
فخر اور ناز سے گلشن کی زمیں نے یہ کہا
پاؤں سر پر میرے رکھیں گے شہنشاہِ ہدا
خوابِ راحت سے یہ کہتا ہوا سبزہ چونکا
سب سے پہلے میں ہی حضرت کے قدم چوموں گا
درِ جنت نے کہا 'یہ تو ہے درجہ میرا

Marfat.com

پاؤں رکھدیں گے تو بڑھ جائے گا رُتبہ میرا
ایسے میں غل ہوا سیر کو فردوس کے آتے ہیں حبیب
بولا رضواں کہ بھلا میرے کہاں تھے یہ نصیب
پیشکش کیا کروں اُس شاہِ زمن کے میں غریب
صدقہ آپ ہی کا ہے جو خلد میں ہے چیز عجیب
کوئی دعوت کی نہیں بنتی ہے مجھ سے ترکیب
مگر اُمت کے مکانوں کی دکھاؤں ترتیب
ناگہاں آنے لگی کانوں میں آوازِ نقیب
عرض کرنے لگا یوں جا کے سواری کے قریب
مرحبا سیّد مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہے میں جب جنت کے قریب ہو گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ جنت کی چار دیواری سونے کی ہے' اس میں ایک اینٹ یاقوت کی اور ایک اینٹ زَبر جَد کی ہے' جنت کا دروازہ اس قدر چوڑا ہے کہ اگر اس میں چلیں تو چالیس برس میں طے ہو گا' یہ چوڑائی اس لئے ہے تا کہ بے گنتی مخلوق آ سکے' اور اونچا بھی بہت ہے' اور اس پر اونچے اونچے بالا خانے ہیں' دروازہ کا محل وقوع ایسا ہے جہاں میدانِ قیامت بالکل سامنے نظر آئے گا' میں نے پوچھا: یہ اونچے بالا خانے کس کے واسطے ہیں؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ان بالا خانوں پر قیامت کے دن تمام حوریں جمع ہو جائیں گی' جب مسلمان اپنی اپنی قبروں سے نکلیں گے تو پچاس ہزار برس مسافت کا میدانِ قیامت اور وہاں کی مصیبتیں دیکھ کر گھبرائیں گے' اس وقت ہر ایک حور اپنے اپنے خاوندوں کو پکارے

Marfat.com

گی کہ گھبراؤ نہیں، جلدی آؤ، جلدی آؤ۔ حوروں کو دیکھ کر اور ان کی باتیں سن کر جنتی میدانِ قیامت بہت آسانی طے کریں گے۔

جب بالکل جنت کے دروازہ کے سامنے سواری مبارک پہنچی تو جنت کے دروازہ پر لکھا ہوا تھا:

(۱) خیرات کا دس گنا ثواب ہے (۲) قرض بے سود دینے کا اٹھارہ گنا ثواب ہے۔ حضرت رسول اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ جبرئیل! اس کا کیا مطلب ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا سائل تو کبھی بلاضرورت بھی مانگتا ہے اور دینے والا دیتا بھی ہے، برخلاف اس کے سخت ضرورت والا ہی قرض مانگتا ہے، خیرات مانگنے والے کو عادت ہوتی ہے، قرض مانگنے والے کو عادت نہیں ہوتی، شرم سے کٹا جاتا ہے، ان وجوہات کی وجہ سے قرض دینے کا بڑا ثواب ہے۔

جس وقت حضور نبی کریم ﷺ جنت کے دروازہ پر پہنچے اس وقت کی پوری کیفیت کوئی بیان نہیں کر سکتا ہے؟ البتہ کسی شاعر نے اس کیفیت کو کسی قدر یوں ظاہر کیا ہے۔

پہنچے جس دم فردوس پر شاہِ عالم
چلی جنت کی ہوا لینے کو سرور کے قدم
نوبت آمد کی بجانے لگے غنچے پیہم
بلبلیں گانے لگیں نعت کے نغموں کو بہم
پہنچا رضوان تو گلدستہ جنت لے کر
اور ادریس بڑھے نور کا خلعت لے کر

جب حضرت سرورِ عالم ﷺ دروازہ سے گزرنے لگے تو فرشتہ نور کے طبق بھر بھر کے سر پر سے نثار کرنے لگے، جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ!

جب سے جنت بنی ہے، اُس وقت سے یہ فرشتے اس لئے مقرر ہیں کہ قیامت کے دن آپ اور آپ کی اُمت یہاں سے گزرے تو اسی طرح طبق نثار کریں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جو جنت میں جائے گا، ہمیشہ نعمت میں رہے گا، کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی، اور اس کا قیام جنت میں ہمیشہ رہے گا، کبھی موت نہ آئے گی، کپڑے پرانے نہیں ہوں گے، جوانی ختم نہ ہوگی، جنتی محلوں کو میں نے دیکھا کہ طرح طرح کے تھے، ان میں کوئی محل موتی کا تھا تو کوئی زبرجد کا اور کوئی سونے کا تھا، ان کے کنگورے (۱) میں بچاندی کے بہ شکل مہتاب بنے تھے، کہیں سونے کے تخت بچھے ہیں، کہیں یاقوت کے تو کہیں موتی کے، اور بالاخانوں پر بالاخانے ہوئے ہیں، غرض ہر ایک نیک عمل کا ایک ایک محل تیار تھا۔ چنانچہ جنت میں ایک عظیم الشان محل دیکھ کر میں نے پوچھا: یہ محل کس عمل کے صلہ میں حاصل ہوتا ہے، ؟ عرض کیا گیا کہ جو شخص کسی نابینا کا ہاتھ پکڑ کر جہاں وہ جانا چاہتا ہے وہاں پہنچائے تو اللہ تعالیٰ یہ محل اُس کو عطا فرمائیں گے۔ میوہ کے درختوں سے پھل ٹپکتے ہوئے، جس کا جو جی چاہے وہاں موجود ہوں گے، جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا، اور جنت کا ہر وقت صبح کے وقت کا نمونہ ہوگا، فرحت وخوشی ہر وقت ہوگی اور محلوں کے سامنے کئی نہریں بہہ رہی ہوں، کسی کا نام سلسبیل ہے، اور کسی کا نام زنجبیل، ان نہروں کے کنارے سونے اور چاندی کے تھے اور ان میں کنکر موتی اور یاقوت کے۔

اس کے علاوہ اور چار نہریں علیحدہ دوڑ رہی ہیں، ایک پانی کی، دوسری دودھ کی، تیسری شہد کی، چوتھی شراب کی۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ نہریں کہاں سے آ رہی ہیں؟ تو آپ کو ایک موتی کے گنبد پر لے گئے، اس کے

---

(۱) وہ طاقچے جو فصیلِ قلعہ یا دوسری عالی شان عمارتوں میں بنا دیئے ہیں)

Marfat.com

اندر سے یہ نہریں نکل رہی تھیں، اِس گنبد پر قفل لگا ہوا تھا، وہاں جو فرشتہ تھا، اُس نے کہا کہ اس کے اندر جا کر ملاحظہ فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: یہ مقفل ہے، کیسے جا سکتا ہوں؟

اس فرشتہ نے کہا: اس کی کنجی آپ کے ہاتھ میں ہے۔ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کیسے؟ اُس فرشتے نے کہا: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھیں۔ حضرت نے جب بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی، وہ قفل فوراً گر پڑا۔ آپ اندر تشریف لے گئے۔ اُس گنبد کے اندر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ منقش تھا اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے نقش سے چار نہریں اس طرح جاری تھیں۔

(۱) بِسْمِ اللّٰہِ کے میم سے پانی کی نہر۔
(۲) لفظ اَللّٰہ کے ھا سے دودھ کی نہر۔
(۳) رَحْمٰن کے ن سے شرابِ طہور کی نہر۔
(۴) رَحِیْم کی میم سے شہد کی نہر۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو کوئی ہر کام کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے گا وہ ان نہروں سے مستفید ہوگا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جنت کے درختوں کی کوئی کیا تعریف بیان کرے، جس میوہ کے لئے دل چاہا، دل میں خیال آتے ہی فوراً اس میوہ کی ٹہنی جھک کر جنتی کے سامنے ہو جائے گی، جب جنتی میوہ توڑ لے گا تو پھر سیدھی ہو جائے گی۔

غرض جنت کے ہر درخت پر عجب بہار تھی، ان پر خوش آواز پرندوں کا چہچہانا اور لطف بڑھا رہا تھا۔

Marfat.com

نور کا ہر شجرِ خلد نے جام پہنا
لعل کا پھول سے پھولا تھا تو موتی سے پھلا
شاخِ مرجان پہ زمرد کا لگا تھا پتا
جس میں یاقوت کہیں اور کہیں ہیرا تھا جڑا
عرض اور طول میں ہر نخل تھا موزوں ایسا
کہ یقین سب کو تھا نور کے سانچے میں ڈھلا
اور ہر شاخ پر یک مرغِ خوش الحان بیٹھا
دم بہ دم ولوۂ شوق سے تھا نغمہ سرا
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر! میں نے تمہارا محل جنت میں دیکھا' سرخ سونے کا تھا' اور جو نعمتیں کہ اس میں تھیں وہ بھی دیکھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ محل اور محل والا دونوں آپ پر سے قربان۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: عمر! میں نے تمہارا محل بھی دیکھا' سرخ یاقوت کا تھا' اور اس کے نیچے نہر جاری تھی' اس نہر کے کنارے ایک حور منہ دھو رہی تھی' میں نے پوچھا: یہ کس کا محل ہے؟ عرض کیا گیا: یہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا ہے' پھر فرمایا: عمر! مجھے تمہاری غیرت اور حیا یاد آئی' اس لئے میں تمہارے محلوں میں نہیں گیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روتے ہوئے عرض کیا: آپ سے غیرت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے محلوں کو دیکھتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

Marfat.com

حور کی تعریف

چونکہ واقعہ معراج شریف میں جا بجا حور کا ذکر آیا ہے اس لئے حور کی خوبصورتی اوران کے نغمے وسرور سے متعلق بھی کچھ لکھا جاتا ہے:-

خدائے تعالیٰ نے حور کو ایسا خوبصورت بنایا ہے کہ جس کی تعریف خود اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے:

فِیۡهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ (لاینظرن الی احد سوی زوجھن)
لَمۡ یَطۡمِثۡهُنَّ اِنۡسٌ قَبۡلَهُمۡ وَلَا جَآنٌّ ۝ کَاَنَّهُنَّ الۡیَاقُوۡتُ وَالۡمَرۡجَانُ

﴿پ ۲۷، سورۂ الرحمٰن آیت نمبر ۵۶ تا ۵۸﴾

(ان میں نیچی نگاہ والی عورتیں ہیں (جو اپنے شوہروں کے سوا کسی کی طرف نظر اُٹھا کر نہیں دیکھیں گی)

جن کو اہلِ جنت سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا اور نہ کسی جن نے، گویا کہ وہ یاقوت اور مرجان ہیں۔

جنت کی حوریں ہوں یا دُنیا کی، یہ بیویاں جنت میں ہر جماع کے بعد باکرہ ہو جائیں گی۔

جنت میں حوروں کا راگ ونغمہ

نحن الخالدات فلا نفسنی ابدا

نحن الناعمات فلا نبیس ابدا

نحن الراضیات فلا نسخط ابدا

نحن المقمات فلا نظعن ابدا

Marfat.com

نحن الضاحکات فلا نبکی ابدا

نحن الصحیحات فلا نسقم ابدا

طوبی لمن کان لنا و کنا لہ

ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں جو کبھی فنا نہیں ہوں گی
ہم نعمت میں رہنے والیاں ہیں کبھی تکلیف نہیں دیکھیں گی
ہم شوہروں سے راضی رہنے والیاں ہیں کبھی غصہ نہیں کریں گی
ہم ہمیشہ قیام کرنے والیاں ہیں کبھی کوچ نہیں کریں گی
ہم ہمیشہ ہنسنے والیاں ہیں کبھی نہیں روئیں گی
ہم تندرست رہنے والیاں ہیں کبھی بیمار نہیں ہوں گی
مبارک ہو اُس کو جو ہوگا ہمارے لئے اور ہم اس کے لئے

اور ہر ایک حور کے سینہ پر لکھا ہوا ہے۔ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ مِثْلِیْ فَلْیَعْمَلْ بِطَاعَۃِ رَبِّیْ (جو چاہتا ہے کہ ہم جیسی ملیں، اس کو چاہئے کہ اپنے پروردگار کی اطاعت کرے)۔

حوروں کے حسن کا نمونہ یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنت بنائی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا: جبرئیل! جنت کی طرف جاؤ اور میرے تابعدار بندوں کے واسطے میں نے جو جنت بنائی ہے اُس کو دیکھو۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام جب جنت میں گئے تو ایک حور نے کسی محل سے جھانکا اور مسکرائی۔ اُس کے دانتوں کا ایسا نور چمکا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام اس گمان سے سجدہ میں گرے کہ شائد خدائے تعالیٰ کی تجلی ہوئی۔ حور پکاری: یا امین اللہ! سر اٹھاؤ، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اٹھایا اور اس حور کو دیکھ کر فرمایا "سُبْحَانَ الَّذِیْ خَلَقَکَ" (پاک ہے اللہ جس نے تجھے پیدا کیا)، اس حور نے کہا: جبرئیل علیہ السلام تم جانتے ہو میں کس کے لئے پیدا

ہوئی ہوں، میں اس کے لئے پیدا ہوئی ہوں جو اپنی نفسانی خواہش پر اللہ تعالیٰ کی رضامندی کو مقدم کرے۔

ایسی خوبیوں والی حوروں نے حضرت رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا "یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! دُنیا کی عورتوں سے فرمایئے کہ دنیا کی وہ عورتیں جو جنت میں جائیں گی وہ حوروں سے حُسن میں بڑھی ہوئی ہوں گی اس لئے کہ ہم نے عمل نیک نہیں کئے ہیں، وہ عورتیں دُنیا میں عمل نیک کئے ہوئے ہوں گی:

"ان کا عمل نیک ان کا حُسن بڑھائے گا"۔

حوروں نے دُنیا کی عورتوں کے جنت میں جانے کا جو ذکر کیا ہے اس کی دلیل قرآن مجید سے اس طرح ہوتی ہے:

اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۝ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۝ عُرُبًا اَتْرَابًا ۝ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ۔ ﴿پ ۲۷، الواقعہ: ۳۵ تا ۳۸﴾

ہم عورتوں کو اچھی طرح سے بنائیں گے، شوہروں کی پیاری اور چاہنے والیاں اور آپس میں ہم عمر۔

غرض معراج شریف میں حضرت رسول اکرم ﷺ سے جب حوریں ملیں تو اس طرح نغمہ سرا تھیں:

حوریں کہتی تھیں کہ ہم لینے کو جایا کرتے
آپ ہر روز اسی طرح سے آیا کرتے
روز ہم یہ قدم آنکھوں سے لگایا کرتے
پیشوائی کے لئے دُھوم مچایا کرتے
رُخِ گلگوں سے عرق پونچھ کے لایا کرتے
اپنے کپڑوں کو پسینے میں بسایا کرتے

Marfat.com

آپ کو تختِ زمرد پہ بٹھایا کرتے
سامنے ہم یہ کھڑے ہو کے سنایا کرتے
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حضرت سید عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ جنتیوں کا حسن ہر وقت بڑھتا رہے گا جس طرح دُنیا میں بڑھاپا بڑھتا رہتا ہے۔ اس کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت میں ایک محل دیکھا جو عظیم الشان چاندی سونے کا جڑاؤ کیا ہوا ہے، میں نے دریافت کیا کہ یہ محل کیا کسی پیغمبر یا صدیق یا فرشتہ کا ہے؟ مجھ سے عرض کیا گیا، آپ کے اُس اُمتی کا ہے جو صبح کی نماز جماعت سے پڑھے۔

"مسلمانو! یہ سب سامان بالکل خالی پڑا ہے اور اپنے برتنے والوں کا انتظار کر رہا ہے، تیاری کرو"۔

حضرت شاہدِ کائنات ﷺ جنت کی سیر سے فارغ ہو چکے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا حکم آیا، جبرئیل! جیسا محمد ﷺ کو انکے دوستوں اور ان کے تابعداروں کا مقام جنت میں دکھایا ہے، ایسے ہی ان کے دشمنوں اور نافرمانوں کا مقام دوزخ بھی دکھاؤ! حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضرت سرورِ کونین ﷺ کا ہاتھ پکڑے، دوزخ کی طرف لے چلے۔ حضور سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے استقبال کے لئے ایک فرشتہ آیا، میں نے ساتوں آسمانوں کے فرشتوں میں ایسا قوی ہیکل، ہیبت ناک کوئی فرشتہ نہیں دیکھا، وہ فرشتہ سیاہ رنگ کا اور کالے کپڑے پہنے ہوئے تھا، سخت بدمزاج، ہمیشہ غصہ میں بھرا ہوا، اُس کے منہ سے آگ جھڑ رہی تھی، ناک سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے اور آنکھوں سے آگ کی زبان نکل رہی تھی۔ اس کے ایک ہاتھ میں لکڑی ایسی تھی کہ حضرت آدم علیہ السلام

Marfat.com

سے قیامت تک پیدا ہونے والی مخلوق اگر اس لکڑی کو ایک طرف سے دوسری طرف کرنا چاہئے تو نہیں کر سکتی۔ اس کو دیکھ کر میں نے جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ اس کی ہیبت سے میرا جوڑ جوڑ کانپ رہا ہے' میرے ہوش اُڑے جا رہے ہیں' اگر خدائے تعالیٰ مجھے نہ سنبھالے تو میری روح میرے جسم سے نکل جاوے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ دوزخ کا داروغہ ہے: ان کا نام مالک ہے' جب سے یہ پیدا ہوئے ہیں کبھی نہیں ہنسے' غصہ میں رہتے ہیں۔ مالک علیہ السلام مجھ سے بہت ادب سے ملے اور سلام کیا: میرا ہاتھ چومنے لگے۔

اور کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ آپ کی برکت سے آپ کے تابعداروں کے گوشت و پوست پر دوزخ کی آگ حرام ہے اور مجھ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو آپ پر ایمان نہ لائے' یا آپ کا نافرمان ہو اُس پر رحم نہ کروں اور سخت سزا دوں۔

ان کے ساتھ اٹھاراں فرشتے تھے' ان کو زبانیہ کہتے ہیں' ہر ایک ایسا قوی کہ چالیس ہزار کو ایک ہی وقت میں عذاب کر سکتا ہے' یہ زبانیہ مالک کے تحت ہیں' ان میں سے ہر ایک کے ماتحت بے گنتی فرشتے ہیں' یہ سب دوزخ کا انتظام کرتے ہیں: ان کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ نے رحم اور نرمی کو پیدا ہی نہیں کیا؟ آگ کے کیڑے ''سمندر'' پر جس طرح آگ کا اثر نہیں ہوتا' اسی طرح ان فرشتوں پر آگ کا اثر نہیں ہوتا۔

''میرے دوستو! ایسے بے رحم غصیلے فرشتے جن کو دیکھ کر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وہ حال ہوا' بدکاروں اور نافرمانوں کا کیا حال ہوگا' ہائے کیسا ہوگا؟''

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: مالک! حضرت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو دوزخ

Marfat.com

دکھاؤ' جناب مالک علیہ السلام نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ دوزخ ملاحظہ کرنے کی تاب نہ لا سکیں گے' حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس قدر میں برداشت کر سکتا ہوں اسی قدر دکھلاؤ' دوزخ تو جہاں تھی وہیں رہی آپ کے سامنے کر دی گئی۔

دوزخ کے دروازہ پر آپ نے لکھا ہوا ملاحظہ فرمایا:

(۱) بے نمازیوں کے لئے (ویل) ہے۔ (۲) مشرکوں کے لئے ویل ہے۔ (۳) کم ناپنے والوں کے لئے ویل ہے۔

دوزخ جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ظاہر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ عذاب' وہ بلا' وہ مصیبت' وہ آفت ملاحظہ فرمائی کہ الامان' الامان۔

حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ سے متعلق جو ارشاد فرمایا ہے اُس کو کسی قدر لکھا جاتا ہے:

دوزخ کی آگ

دوزخ میں آگ سیاہ ہے' دُنیا کی آگ' دوزخ کی آگ سے ستر حصّہ کم ہے اگر دُنیا کی تھوڑی سی آگ دوزخ میں دو بار ڈبو دی جائے تو تم کبھی اس کو اپنے کام میں نہ لا سکو گے' یہ دُنیا کی آگ' دوزخ کی آگ سے پناہ مانگتی ہے۔

جب حضرت آدم علیہ السلام دُنیا میں آ گئے اور پکانے کے لئے اُن کو آگ کی ضروت ہوئی تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دوزخ سے ایک چنگاری لے کر اور ستر مرتبہ پانی سے دھو کر ایک پہاڑ پر رکھ دیا' پہاڑ پگھل گیا اور وہ چنگاری پھر دوزخ میں جا کر مل گئی' صرف اُس کی بھاپ رہ گئی جو یہ ہماری آگ ہے۔

Marfat.com

اگر کسی شخص کو دوزخ جہنم کی آگ سے مغرب میں عذاب دیا جائے تو اس کی حرارت کا مشرق کے رہنے والوں پر اثر پڑے گا۔

دوزخ کے سانپ، بچھو

آگ کا شعلہ دوزخیوں کے اندرونی اجزا میں دوڑتا ہے اور ظاہری اعضاء پر سانپ بچھو پلتے ہیں اور ڈستے ہیں، ہائے! بچھو بھی معمولی نہیں، ہر بچھو خچر برابر اور دوزخ کا سانپ اونٹ برابر ہوتا ہے، بچھوؤں کے ڈنگ کھجور کے درخت برابر، اور بچھوؤں کے زخم کی تکلیف چالیس سال تک رہے گی۔

جہنم میں درندے اور کتے الگ ایذا دیں گے اور وہاں آگ کی تلواریں ہوں گی، فرشتے اُن سے دوزخیوں کا عُضو عُضو جُدا کریں گے۔

دوزخیوں کی غذا

دوزخ میں جو غذا دی جائے گی اس کا نام "ضریع" ہے۔ یہ "ضریع" ایک کانٹے دار چیز ہے، اس کا ذائقہ ایلوے سے زیادہ کڑوا اور اس میں مردار سے زیادہ بدبو، اور آگ سے زیادہ گرم، اور یہ ضریع بھوک کی آگ کو نہیں بجھاتی، حلق میں اٹکی رہتی ہے، اور دوزخ میں بھوک ایسی رہے گی کہ اس کے برابر کوئی عذاب نہیں۔

دوزخ کا پانی

دوزخ میں جو پانی پینے کو ملے گا اس کا نام "غسلین" ہے۔ یہ غسلین دراصل دوزخیوں کا کھولتا ہوا پیپ ولہو ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ دوزخ میں ایک چشمہ ہے جس کا نام "غساق" ہے۔ تمام زہریلے جانوروں کا زہر اس میں جمع ہو

کر کھولتا ہے۔ دوزخیوں کو اگر اس میں غوطہ دیا جائے تو اس کے اثر سے ان کا گوشت و پوست ہڈیوں سے جدا ہو کر ان کے پاؤں پر گر پڑے گا۔ غرض دوزخیوں کو پینے کے لئے یہ چیزیں دی جاتی ہیں۔

دوزخی کپڑے

اگر دوزخیوں کے کپڑوں میں سے ایک کپڑا آسمان اور زمین کے درمیان لٹکا دیا جائے تو اس کی حرارت اور بدبُو سے سب جاندار مر جائیں' اور دوزخیوں کو ''قطران'' کا لباس پہنایا جائے گا جس سے ان کا چمڑا نکل جائے گا۔

دوزخی زنجیر

اگر دوزخیوں کے زنجیروں کا ایک حلقہ دُنیا کے پہاڑوں پر رکھا جائے تو وہ حلقہ زمین کے سات طبقوں کو سوراخ کر کے نکل جائے۔

دوزخ کا بادل

دوزخی جب پیاس پیاس چلائیں گے تو ایک کالا بادل اُٹھے گا' اور تمام دوزخ کے میدان پر چھا جائے گا' دوزخی جب اس بادل کو دیکھیں گے تو بہت خوش ہوں گے' اس بادل میں سے آگ کے پتھر اور بچھو برسیں گے تو دوزخیوں کے لئے عذاب پر عذاب ہو جائے گا۔

نصیحت

ان تکلیفوں کے مدِ نظر اگر کسی کے پاس تمام دُنیا ہو تو وہ چاہے گا کہ اس تکلیف کے بدلے میں دے ڈالے' وہ وقت بھی عجب حسرت کا وقت ہو گا' فرشتے دوزخ کی طرف لے جائیں گے اور دوزخ میں گرتے ہی منہ کالے اور آنکھیں

Marfat.com

زرد ہو جائیں گی، دوزخیوں کے منہ پر مُہر لگائی جائے گی اور ان کو آتشی لباس پہنایا جائے گا اور دوزخ کے زبانیہ فرشتے آتے ہی ان کو پہلے منہ کے بل دوزخ میں گرائیں گے اس کے بعد آہنی گرزُون کا عذاب شروع کر دیں گے۔

دوزخ کی چکّی

حضور رسول اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ مَیں قسم قسم کے عذاب دیکھ رہا تھا کہ میری نظر چکیوں پر پڑی، جن کے پاٹ پہاڑ برابر تھے، میں نے جبرئیل علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ اے جبرئیل! کیا خدا کے نافرمان یہاں چکی پیسیں گے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: (حضور ﷺ) دوزخی، چکی نہیں پیسیں گے بلکہ خود دوزخیوں کو ان چکیوں میں پیسا جائے گا۔

اُمت کے لئے مالک کی نصیحت

مالک علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میری طرف سے آپ اپنی اُمت کو نصیحت فرمائیں کہ دوزخ نافرمانوں کی جگہ ہے، اس ہیبت ناک جگہ سے وہ بچتے رہیں، خود کو اس کا مستحق نہ بنائیں، میں خدا کے نافرمانوں پر ہرگز رحم نہیں کروں گا، بوڑھوں کی سفید داڑھی پر مجھے شفقت آئے گی نہ جوانوں کے درد بھرے دل پر۔

پھر مالک سے پوچھا: اچھا! اس دوزخ کے طبقات کا تو ذکر کرو، تب مالک نے کہا: ایک کے تلے اوپر دوزخ کے سات طبقات ہیں، پھر بیان کیا کہ کسی طبقے میں منافق اور کسی میں مشرک اور کسی میں یہود اور کسی میں نصاری رہیں گے، اس طرح دوزخ کے چھ طبقات کا ذکر کر کے مالک خاموش ہو گئے۔

حضرت سرورِ کائنات ﷺ نے دریافت فرمایا: ساتویں طبق میں کون ہوں

Marfat.com

گے؟ مالک شرمانے لگے اور کہا مجھے اس وقت جواب سے معاف فرمائیں۔
حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میری پریشانی زیادہ ہو رہی ہے بولو مالک' شاید آج اس کا کچھ تدارک ہو سکے۔ مالک نے کہا: کیا عرض کروں' اس ساتویں طبق میں آپ کی اُمت کے وہ گنہگار ہوں گے جو بے توبہ مر گئے۔ حضرت نبی کریم ﷺ بہت دکھ سے رونے لگے اور فرمایا کہ جبرئیل! کیا میری اُمت بھی دوزخ میں جائے گی' یہ جملہ بار بار فرماتے تھے اور روتے جاتے تھے۔

ادھر حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی رو رہے تھے' حضرت سراپا رحمت ﷺ نے فرمایا: جبرئیل تم کیوں روتے ہو؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: جب سے ابلیس کا وہ حال ہوا اپنی حالت پر اطمینان نہیں' اور یہ بھی ڈر ہے کہ ہاروت' ماروت کی طرح کہیں کسی بلا میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے رونے کی کوئی حد نہ رہی' اُمت کے لئے ایسا رونا اور ایسا غم کرنا اور اس طرح صدمہ اُٹھانا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ہزار ہا انبیاء آئے کسی میں دیکھا گیا نہ کسی میں سنا گیا' اس رونے کا نتیجہ یہ ہوا کہ وحی آئی

"اے میرے محمد! یہ رونے کا وقت نہیں ہے' اچھا اس رونے کے صلے میں ہم بخشش کے چند اسباب عطا کرتے ہیں۔"

بخشش کے چند اسباب

پہلا سبب توبہ

میرے پیارے زہر اگر ڈاکٹر کا بیٹا بھی کھائے تو اس کا اثر ہونا ضروری ہے' اور سانپ کاٹے تو کیا اثر نہیں ہوگا' اسی طرح گناہ کا اثر بھی ناگزیر ہے' اگر کوئی گنہگار توبہ کرے تو ہم اس کو پاک کر دیں گے' اور توبہ اس کے سب گناہوں کو ایسا

Marfat.com

کھا جائے گی جیسے کہ عصاءِ موسیٰ جادوگروں کے سانپ کھا گیا تھا۔

دوسرا سبب شفاعت

سانپ کے منتر سے جس طرح زہر اُترتا ہے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کا وہ مرتبہ دیتے ہیں، جس سے گناہوں کا زہر اُتر جائے گا۔

تیسرا سبب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گریہ وزاری سے دُعا کرنا

خدائے تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہماری بارگاہ میں رونے کے بدلہ خوشی ہے اور آنسو بہانے کا ثمرہ ہنسی ہے۔

تا نہ گرید طفل کے جو شد لبن
تا نہ گرید ابر کے خند و چمن

بچہ کے رونے سے ماں کے سینے میں دودھ اُبلتا ہے، ابر کے رونے یعنی برسنے سے چمن میں تازگی ورونق آتی ہے۔

خشک بادلوں کا حصہ چمن کو ہرا بھرا کرنا نہیں ہے، بے دودھ کی چھاتی والی ماں کا حق بچے کو پالنا نہیں ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے آنسوؤں کا حق ہے کہ گنہگاروں سے سب گناہ دُھل کر جنت کا چمن آباد ہو۔

چوتھا سبب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعائے خاص

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بخشائش کے علیحدہ سامان فرما رہے ہیں، وہ یہ کہ ہر نبی کو ایک دُعائے مقبول دی گئی تھی، دیگر انبیاء نے اس دُعا کو اپنی اُمت کے لئے عذاب مانگ کر ختم کر دیا، مگر حضور سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دُعا کو قیامت کے لئے محفوظ رکھا ہے، نہ جانے اس دُعا سے آپ کس قدر گنہگار بخشوائیں گے۔

پانچواں سبب زندوں کی دُعائے مغفرت سے بخشائش

گنہگار گناہ لے کر قبروں میں داخل ہوں گے، اور جب قبروں سے اٹھیں

Marfat.com

گے، ان کے گناہ معاف ہو چکے ہوں گے، اور ان کی مغفرت ہو چکی ہو گی، اس بخشائش کی وجہ یہ ہوگی کہ زندہ مسلمان مُردوں کے لئے جو مغفرت مانگتے ہیں، اس مغفرت سے مردوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

چھٹا سبب حضور ﷺ کا مرتبہ عالی بخشش کا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ یارسول اللہ ﷺ! اور کیا ہونا چاہیے کہ کُل ایک سو بیس صفیں جنت میں جائیں گی، آدم سے عیسیٰ علیہ السلام تک سارے نبیوں کی اُمت کی چالیس صفیں جنت میں جائیں گی، اور آپ کی اسی (۸۰) صفیں جنت میں جائیں گی۔

''میرے دوستو! باپ کی میراث سے بیٹی کو ایک حصہ اور بیٹے کو دو حصے ملتے ہیں، حضرت آدم کی میراث جنت سے اور پیغمبروں نے بہت کوشش کی مگر بیٹی کے حصہ سے زیادہ نہ دلا سکے، قربان جایئے حضور سیّد عالم ﷺ کے آپ نے حضرت آدم علیہ السلام کی میراثِ جنت سے ہم کو بیٹے کا حصہ دلایا، اور آپ ﷺ نے سب سے پیچھے آنے والی اُمت کو سب سے آگے بڑھا دیا''۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ یارسول اللہ ﷺ آخر آپ کی اُمت کو کچھ تو کرنا ہی پڑے گا، آپ ﷺ کی خاطر میں چھوٹے چھوٹے اعمال پر بڑا ثواب دے کر دوزخ سے آزاد کروں گا، چھوٹے عمل سے بڑے اجر کی چند امثال یہ ہیں:۔

حدیث شریف (۱) مصافحہ کرنے سے گناہ معاف

خدا کے واسطے آپس میں محبت رکھنے والے دو شخص جب باہم مسکراتے ہوئے ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو جُدا ہونے سے پہلے ان کے تمام اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

Marfat.com

حدیث شریف (۲) راہِ خدا میں خاک آلود ہونے کا اجر

جس آدمی کے قدم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خاک آلود ہوئے ہوں اللہ تعالیٰ اُس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے۔

حدیث شریف (۳) عصر کی پہلی چار سنتوں کا اجر

میری اُمت میں سے عصر کی پہلی چار رکعت سنت پڑھنے والا جیتے جی بخش دیا جاتا ہے' اور اُس کو خدائے تعالیٰ مہربانی کی نظر سے دیکھتا ہے۔

حدیث شریف (۴) نماز اشراق کا مقام

صبح کی نماز پڑھ کر اپنے مصلّے پر بیٹھا رہے اور ذکر الٰہی سے زبان کو تر رکھے' پھر اشراق کی دو رکعت پڑھ کر اُٹھے تو سمندر کے جھاگ سے زیادہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں' اور حج وعمرہ کا ثواب ملتا ہے' ایسے شخص کے جسم کو دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی۔

Marfat.com

حدیث شریف (۵) ضرورت کے وقت مسلمان بھائی کے کام آتا

جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی ضرورت کے وقت کام آئے گا اور اس کی خیر خواہی کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے مابین ایسے سات خندق بنا دے گا کہ ہر خندق سے دوسری خندق کا فاصلہ زمین وآسمان کے فاصلہ کے برابر ہوگا۔

حدیث شریف (۶) دستر خوان پر بیٹھنے کا خواب

حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگو! دستر خوان پر اپنے بھائی مسلمان کے ساتھ دیر تک بیٹھا کرو' کیوں کہ جتنی دیر بیٹھو گے قیامت میں اس کا حساب نہ ہوگا۔

حدیث شریف (۷) مسلمان بھائی کی آبرو کی حفاظت

جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے آبرو کی اس کی پیٹھ پیچھے نگاہ رکھے گا اللہ تعالیٰ

اس کو دوزخ سے آزاد کردے گا۔

حدیث شریف (۸) برتن صاف سے دوزخ ست آزادی

جو شخص کھانا کھا کر برتن کو صاف کر دیتا ہے، برتن اس کے حق میں یہ دُعا کرتا ہے "اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْهُ مِنَ النَّارِ کَمَا اَعْتَقَنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ" (اے اللہ اس کو دوزخ سے آزاد کر جیسا کہ اس نے مجھ کو شیطان سے آزاد کیا ہے) کیوں کہ برتن میں بچا ہوا شیطان چٹ کر جاتا ہے۔

حدیث شریف (۹) اہل خانہ کا ایک دستر خوان پر کھانا

اللہ تعالیٰ اس بات کو بہت پسند کرتا ہے کہ اپنا بندہ مع اہل وعیال کے ایک دستر خوان پر کھائے، جمع ہوتے وقت مغفرت ان کا حصہ ہو جاتی ہے۔

حدیث شریف (۱۰) مسلمان بھائی کی طرف محبت کی نظر دیکھنا

جو اپنے بھائی مسلمان کی طرف محبت کی نظر سے دیکھتا ہے نگاہ پھیرنے سے پہلے بخشا جاتا ہے۔

حدیث شریف (۱۱) صبح وشام دُعائیں پڑھنا

جو شخص بعد نمازِ صبح وشام تین مرتبہ جنت کا سوال کرے "اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنِیْ الْجَنَّةَ" تو جنت جواب دیتی ہے الٰہی! اسے جنت میں داخل کردے اور سات مرتبہ بعد نماز صبح ومغرب "اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ" (اے اللہ! دوزخ سے بچا لے) تو دوزخ کہتی ہے الٰہی! اس کو دوزخ سے بچا، جس دن یہ پڑھا جائے گا اُس دن یا اُس رات مرے تو جنت میں جائے گا۔

ان تفصیلات سے اس آیت "وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی"

﴿پ۳۰، الضحیٰ: ۵﴾

(آپ کو اللہ تعالیٰ وہ وہ دے گا جس سے آپ راضی ہو جائیں گے) کی

Marfat.com

تفسیر معلوم ہوئی۔

خدائے تعالیٰ کا ناصحانہ حکم

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ واپس ہو کر اُمت کو جنت کی نعمتوں سے اور دوزخ کے عذابوں سے خبردار کر دیجئے اور فرما دیجئے کہ تم خوش نصیب اُمت ہو، ہم کو تمہارے پیغمبر کی خاطر منظور ہے، ہم ذرا ذرا سے کام پر بڑا بڑا ثواب دے کر تم کو دوزخ سے بچالیں گے مگر تم کو بھی کچھ کرنا ہی چاہئے۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں جب جنت اور دوزخ کی سیر سے فارغ ہو گیا اور سدرۃ المنتہیٰ کے پاس آیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام میرا ہاتھ پکڑ کر سدرۃ المنتہیٰ سے باہر لائے اور خود ٹھہر گئے، مجھے رخصت کر کے میرا ساتھ چھوڑنا چاہا تو میں نے کہا: جبرئیل کیا ایسے مقام میں کوئی دوست اپنے دوست کو چھوڑ دیتا ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: یہ مقامِ عالی خدائے تعالیٰ حضور کو مبارک کرے، جبرئیل کی مجال نہیں جو بال برابر بھی آگے بڑھ سکے، آج حضور کو وہ مرتبہ ملا ہے کہ جو مجھے ملا نہ کسی پیغمبر کو۔

"بہ مقامے کہ رسیدی نہ رسید ہیچ نبی"

جس مقام پر آپ پہنچے ہیں اس مقام پر کوئی نبی نہیں پہنچ سکے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے جبرئیل! تم بال برابر آگے بڑھتے ہو تو جل جاتے، خدا کی عزت و جلال کی قسم اگر میں ایک قدم پیچھے ہٹوں تو خدا سے وصال کے شوق کی طپش سے جل جاؤں گا۔

غرض حضرت جبرئیل علیہ السلام باوجود پَر ہونے کے رہ جاتے ہیں اور ہمارے حضور محبوبِ رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم آگے تشریف لے جاتے ہیں۔

Marfat.com

تیرا رازِ محبت کھل گیا معراج کی شب کو
پہنچ جائیں وہاں بے پرٗ جہاں عاجز ہوں پروالے

حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سدرۃ المنتہیٰ پر ٹھہر جانے اور حضور سیاح لامکاں صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے بڑھ جانے کے راز کو مضمونِ ذیل پر غور کیجئے تو بہ آسانی سمجھ آجائے گا۔

(۱) پانی کا مرکز نیچے ہے (۲) پانی کے اوپر ہوا کا مرکز (۳) اور سب سے اعلیٰ مرکز آگ کا ہے۔ اگر اس عالم میں حکمت سے پانی' ہوا' اور آگ مل کر چلیں گے تو ہر چیز اپنے مرکز پر آ کر رک جائے گی' آگے نہ بڑھ سکے گی' اسی طرح سارے انبیاء اور رسول اور حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضرت امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس سے غاز کے بعد باہم مل کر آسمان پر چلے' بالآخر سارے انبیاء سات آسمانوں تک گئے' آگے کوئی نہ جا سکا' سدرۃ المنتہیٰ کے قریب حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی رہ گئے مگر ہمارے حضرت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ مقام پر پہنچے' اس کی وجہ یہی تھی کہ آپ کا مرکز سب سے اعلیٰ تھا' اوروں کا مرکز نیچے۔

''میرے دوستو! ذرا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی معراج کو دیکھئے' جب آگ کے طرف چھوڑے گئے' تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کہتے ہیں: ''هَلْ لَكَ حَاجَتَه'' (کیا آپ کو کچھ حاجت ہے؟) ادھر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کے وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام کہتے ہیں کہ اگر ذرا آگے بڑھوں تو جل جاؤں گا۔ حضرت سیاح لامکاں صلی اللہ علیہ وسلم زبانِ حال سے یوں فرماتے ہوئے آگے بڑھ جاتے ہیں:

تو اے روح القدس بہ نشیں بہ درگاہ
مشورنجہ کی ''ولی وقت مع اللہ''

Marfat.com

(آپ اے جبرئیل اپنے مقام پر ٹھہر جایئے آگے بڑھنے کی تکلیف نہ کیجئے' مجھ کو خدا کے ساتھ ایسا مقام حاصل ہوا ہے کہ دوسرا وہاں نہیں پہنچ سکتا ہے)

گذشت آں نوبت قولا ثقیلا

تو از پردہ بروں رو جبرئیل

(قول ثقیل کہنے کا وقت گزر گیا (یعنی فرمان جبرئیل کے ذریعہ سے بھیجنے کا وقت نہ رہا' اب راز و نیاز کا وقت ہے) اس لئے تم اب اے جبرئیل پردے سے باہر چلے جاؤ۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: حضور! اب آپ خدائے تعالیٰ کے سامنے جاتے ہیں' میری ایک درخواست ہے جو خدائے تعالیٰ سے عرض کر کے منظور کرا دیجئے' وہ یہ ہے کہ مجھے اس امر کی اجازت مل جائے کہ قیامت کے دن آپ کی اُمت کے لئے پل صراط پر اپنے پر بچھا دوں تا کہ وہ بآسانی پل پر سے گزر جائیں' اس پر میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دُعا دی کہ خدائے تعالیٰ تم کو برکت دے۔

حضور سید الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ اس گفتگو کے بعد جبرئیل علیہ السلام پیچھے ہٹ گئے۔

Marfat.com

پانچواں باب

سفرِ معراج

سدرۃ المنتہیٰ سے بالائے عرش تک

یہ باب ان واقعات کے بیان میں ہے جو سدرۃ المنتہیٰ سے بالائے عرش تک کے سیر میں پیش آئے

ایک فرشتہ ظاہر ہوا' اس کو دیکھ کر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا: قسم اُس ذات پاک کی جس نے آپ کو دین حق دے کر بھیجا' جب سے میں پیدا ہوا ہوں میں نے کبھی اس فرشتہ کو نہیں دیکھا' حالانکہ میں مخلوق سے زیادہ خدا کا مُقرب ہوں۔

وہ آنے والا فرشتہ مجھے لے چلا' چلتے چلتے ستر ہزار پردے طے ہوئے' ہر پردہ پانچ سو برس کے راستہ کا تھا' راستہ میں دیکھا کہ حضرت میکائیل علیہ السلام کھڑے کپکپا رہے ہیں' میں نے کہا: تمہارا یہی مقام ہے' اُنہوں نے کہا ''جی ہاں! اگر میں اس جگہ سے سرِ مُو بھی تجاوز کروں تو جل جاؤں گا'' اس سے جب آگے چلا تو حضرت اسرافیل علیہ السلام کو دیکھا۔ ان کی کیفیت یہ ہے کہ وہ ہر روز تین مرتبہ دوزخ کی طرف عبرت سے دیکھتے ہیں' اور خوف الٰہی سے اتنا روتے ہیں کہ اگر ان کے آنسو جمع کئے جائیں اور زمین والوں پر ڈالے جائیں تو حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے کی طرح طوفان اُٹھ کھڑا ہو۔ جب میں ہزارہا پردے طے کر چکا تو ''رُوح فرشتہ'' سے ملاقات ہوئی' جس کا ذکر قرآنِ مجید میں اس طرح ہے:

''یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِکَۃُ صَفًّا'' ﴿پ۳۰' النباء:۳۸﴾

Marfat.com

(جس دن رُوح اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے)

انہوں نے بھی کہا کہ اگر میں اپنے اس مقام سے بال برابر بھی آگے بڑھ جاؤں تو تجلّی مجھے خاک وسیاہ کردے گی۔

''وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَہٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ'' ﴿پ۲۳' الصافات:۱۶۴﴾

(ہم میں سے ہر ایک کے لئے مقام مقرر ہے' اگر کوئی سوئی کے ناکہ برابر بھی قدم رکھیں تو جل جائیں)

''یہ تو آپ کا ہی حصہ ہے' آگے بڑھے چلے جائیں'' اب تو میرے ساتھ فرشتہ تھا وہ بھی غائب ہوگیا اور براق بھی رہ گیا' بجائے براق کے ایک زمردیں تخت نے جس کا نام ''رفرف'' تھا اور جس کا نور سورج سے بدر جہا زیادہ تھا' نے مجھ کو اپنے اوپر سوار کرلیا' پھر خدا ہی جانتا ہے کہ کس قدر مقامات طے کرنے کے بعد عرش کے قریب پہنچا' عرشِ الٰہی کے انوار بیان سے باہر ہیں۔

عرش جب پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ کی محبت میں مست ہوکر اُس نے عرض کیا' الٰہی! میں آپ کا دیدار کرنا چاہتا ہوں' اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا' اے عرش! تُو مجھ کو نہیں دیکھ سکتا' اے عرش! میرا جمال اور حُسن جس کی چھپا چھپا کر حفاظت کرتا رہا ہوں' سوائے اس یتیم کے کوئی دوسرا نہیں دیکھ سکتا' تو منتظر رہ' میرے دیکھنے والے کو دیکھ لے گا''۔

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرش کی عرض

یارسول اللہ! میری طرف توجہ فرمائیں' ذرا مجھ پر نظر رحمت ڈالئے' خدائے تعالیٰ کے پاس آپ کی سب سے زیادہ عزت ہے' گویا کہ میں سب مخلوق میں بڑا عظمت والا ہوں مگر سب مخلوق سے زیادہ مجھ کو اللہ تعالیٰ کا خوف ہے' جب مجھے

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تو اس کی ہیبت وجلال سے ہر وقت تھرتھراتا رہتا تھا اور لرزتا تھا، میرے پایوں پر جب ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' لکھا گیا تو اس کے مقدس نام کی ہیبت سے مجھ پر اور زیادہ خوف طاری ہو گیا، اس کے بعد جب اس کلمہ کے ساتھ ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' لکھا گیا تو میرے دل کا اضطراب خود بخود کم ہو گیا اور سکون واطمینان پیدا ہوا۔ آپ ﷺ کے نام مبارک کی وجہ سے جب ایسی برکت ملی تو جس وقت آپ کی نظرِ جمیل مجھ پر پڑے گی تو بہت کچھ برکت پالوں گا۔

عرش کی یہ باتیں سماعت فرمانے کے بعد جب آپ آگے بڑھے تو ملاحظہ فرمایا کہ وہاں فرشتے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر رہے ہیں اور یہ دُعا بھی کرتے ہیں کہ:۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِمَنْ شَھِدَ الْجُمُعَۃِ

(الٰہی! جو جمعہ کی نماز پڑھے اس کی مغفرت فرما)

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِمَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ

(الٰہی! اُس کی بھی مغفرت فرما جو جُمعہ کا غُسل کرے)

عرش کے چاروں طرف کی تحریر

(۱) اَنَا ذَاکِرٌ مَنْ ذَکَرَنِیْ

(میں اس کو یاد کرتا ہوں جو مجھ کو یاد کرتا ہے)

(۲) اَنَا مُحِبٌّ مَنْ یُّحِبُّنِیْ

(میں اُس کو دوست رکھتا ہوں جو مجھ کو دوست رکھتا ہے)

(۳) اَنَا اَزِیْدُ مَنْ شَکَرَنِیْ

(جو میرا شکر کرے مَیں اُس کی نعمت زیادہ کرتا ہوں)

(۴) اَنَا اُجِیْبُ مَنْ دُعَانِیْ

Marfat.com

(جو مجھ سے دُعا کرے میں اُس کی دُعا قبول کرتا ہوں)

میں نے عرش کے سیدھی طرف دیکھا کہ بہت منبر پیغمبروں کے ہیں اور عرش کے بائیں طرف صرف ایک ہی منبر ہے جو میرا ہے۔

میں نے عرض کیا: الٰہی! اور پیغمبروں کے منبر تو سیدھی طرف اور میرا منبر بائیں طرف؟ حکم ہوا' یا محمد! جب قیامت قائم ہو گی تو نیکوں کو عرش کی سیدھی طرف سے جنت میں لے جائیں گے اور گنہگاروں کو عرش کے بائیں طرف سے دوزخ میں لے جائیں گے' گنہگار دوزخ میں جانے والے آپ کے سامنے سے گزریں گے' آپ ان کی شفاعت فرمائیں گے اور میں ان کی مغفرت کروں گا۔ اگر آپ سیدھے طرف ہوتے تو آپ کو خبر بھی نہ ہوتی اور گنہگار دوزخ میں پہنچ جاتے۔

جب عرش پر پہنچا تو تمام فرشتوں اور انسانوں کی آہٹ موقوف ہو گئی جس سے مجھے وحشت ہونے لگی' اُس وقت مجھ کو ایک پکارنے والے نے ابوبکر کی آواز میں پکارا کہ ٹھہر جایئے آپ کا رب صلوٰۃ میں مشغول ہے۔ اس پر مجھے دو (۲) امر تعجب ہوا' ایک تو یہ کہ کیا ابوبکر مجھ سے آگے بڑھ آئے ہیں' دوسرے یہ کہ میرے رب کو صلوٰۃ کی کیا ضرورت ہے' وہ تو بے نیاز ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا: اے محمد! میری مشغولیت صلوٰۃ پر آپ کو جو تعجب ہوا ہے اس کے لئے یہ آیت پڑھیے:

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُهٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا۔ ﴿پ ۲۲' الاحزاب: ۴۳﴾

(وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی' تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے اور خدا مومنوں پر مہربان ہے)

میری صلوٰۃ سے مراد رحمت ہے آپ کے لئے اور آپ کی اُمت کے لئے

Marfat.com

مضمون بالا پر ایک شبہ کا ازالہ

رحمتِ الٰہی کے لئے آپ کو جو ٹھہرنے کا حکم ہوا اس سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ کیا آپ کا آگے بڑھنا "نَعُوْذُ بِاللّٰہِ" اللہ تعالیٰ کو رحمت کے شغل سے مانع تھا؟ جیسے مخلوق کے لئے ایک شغل دوسرے شغل کے مانع ہوتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ:

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھہر جانے کا حکم ہوا وہ اس لئے ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس وقت خاص رحمت فرما رہے ہیں، آپ سیر کو منقطع فرما کر یکسوئی تام کے ساتھ اس رحمت کو اخذ فرمائیں۔

دوسرا تعجب جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی آواز پر ہوا تھا، اُس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جب ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرنا چاہا تو ان کو وحشت ہونے لگی، چونکہ وہ اپنی لاٹھی سے انس اور اُلفت رکھتے تھے اس لئے ہم ان کی طرف متوجہ ہو کر اس طرح بولے:

"وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى" ﴿پ ۱۶، طٰہٰ: ۱۷﴾

(موسیٰ تمہارے سیدھے ہاتھ میں کیا ہے؟)

موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا:

قَالَ هِيَ عَصَايَ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى۔ ﴿پ ۱۶، طٰہٰ: ۱۸﴾

(یہ میری لاٹھی ہے، ٹیکا دیتا ہوں میں اس پر اور اپنی بکریوں پر اس سے پتے جھاڑتا ہوں، اور میرے لئے اس لاٹھی میں اور بھی مقاصد ہیں)

حضرت موسیٰ علیہ السلام عصا کے ذکر اور اس میں مشغول ہونے کی وجہ سے ہماری عظمت وجلال کی ہیبت سے محفوظ رہے۔

اسی طرح آپ کو یا محمد! آپ کے یارِ غار ابوبکر سے چونکہ زیادہ اُنس ومحبت ہے' ایک فرشتہ اُن کی صُورت اور آواز کا میں نے پیدا کیا تھا' تا کہ اُس کی آواز سننے سے آپ کی وحشت جاتی رہے' اور یہ وحشت میری مراد سمجھنے کے مانع نہ ہو۔

حضرت رسول اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھ سے خطاب شروع ہوا:

"اُدْنُ مِنِّی"

(میرے محمد میرے قریب ہو جاؤ)

اس آواز پر میں قدم اُٹھاتا تھا' ہر قدم پر اتنی مسافت طے ہوتی تھی جتنی زمین سے عرش تک ہے' پھر خطاب آتا تھا "اُدْنُ مِـنِّـی" ہزار مرتبہ اسی طرح خطاب ہوتا رہا اور میں مسافت طے کرتا رہا۔

حضور ﷺ کی محویت جمالِ الٰہی کی ایک حکایت سے تشریح

حکایت:...... لیلیٰ نے چاہا کہ مجنوں کو آزمائے حسین لونڈیوں کو بناؤ سنگھار کر کے مجنوں کے پاس بھیجا کہ دیکھیں مجنوں اُن کی طرف متوجہ ہوتا ہے کہ نہیں؟ ہائے مجنوں کا کیا کوئی معمولی عشق تھا' وہ ادھر بالکل متوجہ نہ ہوا' اور کہا: اے لیلیٰ! میں تیرے عشق کے سامنے سارے جہاں کو جَو برابر نہیں سمجھتا' اس کے بعد لیلیٰ خود سامنے آگئی۔

ایسا ہی مقامِ قدس ہے جہاں فرشتوں کے انوار چمک رہے ہیں' جبروت کے راز ظاہر ہو رہے ہیں' عرش سے ساتویں زمین تک سب سامنے ہے' جنت اور دوزخ نظر آ رہے ہیں' سینکڑوں مشتاقانِ جمال حضور ﷺ کی ایک نگاہ کے امید وار ہیں' ارواحِ قدسیہ بچھے جا رہے ہیں۔ دو جہاں قبول کرنے کے لئے پیش کیا گیا ہے۔

مگر اللہ رے استقلال وادب مصطفوی! کسی طرف حضور نے نگاہِ شوق اُٹھا کر بھی نہیں دیکھا' اس لئے خود خدائے تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے آفریں و مرحبا میرے محمد:

''مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی'' ﴿پ ۲۷' النجم:۱۷﴾

(آپ کی نظر سوائے جمالِ محبوب کے کسی پر نہ پڑی)

''لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْکُبْرٰی'' ﴿پ ۲۷' النجم:۱۸﴾

(آیات قدرت دیکھ چکے' آیتِ کُبریٰ یعنی ہمارا دیدار دیکھئے)

میرے پیارے! کوئی کریم کسی معزز کو دعوت دے کر بلائے' کوئی دوست کسی دوست کو اپنے محل میں مہمان بلا کر رکھے' پھر چُھپے اور سامنے نہ آئے یہ عادت کریموں کی نہیں ہے اس لئے ہم اب تم سے نہیں چھپتے۔

جس دیدار کی سارے عالم کو تمنا تھی' موسیٰ علیہ السلام نے جس دیدار کے لئے ''رَبِّ اَرِنِیْ'' ﴿پ ۹' الاعراف:۱۴۳﴾ کہہ کر ''لَنْ تَرَانِیْ'' ﴿پ ۹' الاعراف:۱۴۳﴾ سنا تھا' آؤ یہ تمہارا حق ہے' ہم سامنے آتے ہیں' ہم کو دیکھو''۔

اللہ اللہ کیسا وقت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرش پر ہیں' اللہ تعالیٰ جلوہ فرما ہے' حضور' اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہو رہے ہیں' جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

گلے بر دند زیں دہلیزۂ پست	ایک پھول (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو) لے گئے
بداں درگاہِ والا دست بردست	دُنیا سے اس بلند دربار میں ہاتھوں ہاتھ
مکانے یافت خالی از مکاں نیز	ایسا مقام پائے جو خالی تھا مکانیت سے
کہ تن محرم نہ بود آنجا و جاں نیز	کہ تن وہاں محرم نہیں تھا اور جان بھی
بدید آنچہ از دیدن بروں بود	دیکھے وہ جو دیکھنے سے باہر تھا
مپرس از ما کیفیت کہ چوں بود	ہم سے مت پوچھو کہ وہ کیا کیفیت تھی

Marfat.com

منہ جامی ز حد خود بروں پا	جامی! اپنے حد سے باہر قدم مت رکھو
وزیں دریائے جاں فرسا بروں آ	یہ جان لینے والے دریا سے باہر آؤ
دریں مشہد ز گویائی مزن دم	اس مقام میں کچھ گفتگو مت کرو
سخن را ختم کن واللہ اعلم	بات ختم کر دو' اللہ ہی کو معلوم ہے کہ کیا کیا ہوا

راز کی باتیں

اس وقت محمد رسول اللہ ﷺ عرش پر ہیں' دیدار ہو رہا ہے۔ دُنیا کا قاعدہ ہے کہ جب بادشاہ کسی مصاحب سے تخلیہ کرتا ہے تو اس کے راز کی باتیں کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتیں۔

دوستو! یہ تو خدا اور رسول میں تخلیہ ہو رہا ہے' ان دونوں میں جو راز کی باتیں ہوئیں' ان کی مقرب فرشتوں کو بھی خبر نہیں تو آپ اور ہم کو کیا خبر ہو سکتی ہے۔

شوقِ دیدار کے طے ہو گئے سارے قصے
کیسے ممکن ہے کہ حالات کھلیں تخلیہ کے
کون کہہ سکتا ہے ان دونوں میں کیا بات ہوئی
جبکہ قوسین کے گوشہ میں ملاقات ہوئی

نہ خدائے تعالیٰ کو منظور ہے کہ وہ راز کھلے اور نہ راز کے سننے کی کسی کو طاقت ہے' اگر تمام اولین و آخرین پر وہ راز ظاہر کیا جائے تو اس کا بوجھ نہیں سنبھال سکیں گے' سب کے سب مر جائیں گے' یہ تو محمد رسول اللہ ﷺ کا ہی دل مبارک ہے اور خدائے تعالیٰ نے حضرت ﷺ کو کچھ ایسی قوتِ ربانی' ملکوتی اور لاہوتی دی تھی کہ حضور ﷺ نے اس راز کو سنا اور برداشت فرما لیا' اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان راز کی باتوں کو چھپا چھپا کر فرمایا ہے ''فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی''(۱) نہ تم اس

(۱) خدائے تعالیٰ کو اپنے بندہ پر جو وحی کرنا منظور تھا وہ وحی کی ﴿پ ۲۷' النجم: ۱۰﴾

Marfat.com

راز کو سن سکتے ہو، نہ ہم سے پوچھ سکتے ہو کہ وہ راز کیا تھا۔

بُلبُل چہ گفت شنید و صبا چہ کرد بُلبُل نے کیا کہا اور پھول نے کیا سُنا اور صبا نے
اکنواں کرا دماغ کہ پرسد ز باغبان کیا گفتگو کی کس کو یہ حوصلہ ہے کہ پوچھے باغبان سے

ہاں ہم کو یہ دکھانا منظور ہے کہ دیکھو!

ہمارے حبیب کی ہمارے پاس کیا عزت ہے۔

راز مخفی یہ کسی نے بھی نہیں جانا تھا
اتنی محبوب کی خاطر ہے یہ دکھلانا تھا

بہت سوچنے سوچنے سے اگر معلوم ہوتا ہے تو یہ ہے کہ:

بعد ایک مدت بسیار کے یہ سمجھے ہم
فقط اس رات کی خاطر ہی بنا تھا عالم

تخلیہ میں بادشاہ کے دو طرح کی باتیں ہوتیں ہیں، جو راز ہے تو وہ کسی پر نہیں کُھل سکتا، راز کے سوا اور باتیں بھی ہوتی ہیں، اس کی اطلاع عوام کو ہو سکتی ہے، ایسا ہی راز کے سوا جو باتیں خدا اور رسول میں ہوئیں، ان کی اطلاع ہم کو دی گئی، ان میں سے کچھ تھوڑی لکھی جاتی ہیں:۔

جب باتیں شروع ہوئیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

میرے محمد! میرے لئے کیا تحفہ لائے ہو؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معروضہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: ''اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ'' میرے اور میرے اُمت کے بدن کی ساری عبادتیں اور مال کی ساری عبادتیں اور دل و زبان کی ساری عبادتیں، آج میں تیری نذر گزراتا ہوں، میرے خدا یہی میں آپ کے لئے تحفہ لایا ہوں۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

میرے محمد! میں نے تمہاری نذر کو قبول کیا' خوش ہو کر میں اپنا سلام تم پر نثار کرتا ہوں "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ" میرا سلام' میری رحمت' اور میری برکتیں تم پر ہوں اے میرے نبی!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معروضہ

اسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: "اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ" الٰہی آپ کا سلام ہم پر اور آپ کے سارے نیک صالحین بندوں پر۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت تو دیکھئے اللہ تعالیٰ کا سلام اپنے اوپر جمع کے صیغہ سے لیا' پھر نیک بندوں کا الگ ذکر کیا' اس جمع کے صیغہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت کے گنہگار' ناکارہ لوگوں کو بھی اپنے دامن میں چھپالیا' اور اللہ تعالیٰ کے سلام کا مستحق بنادیا۔ ورنہ کجا اللہ تعالیٰ اور ہم گنہگار' اسی آقائے نامدار سے اُمید ہے کہ کل قیامت کے دن بھی ہم گنہگاروں کو اپنے دامن میں چھپا کر جنت میں داخل کریں گے"۔

چہ غم دیوارِ اُمت را کہ دارد چوں تو پشتیاں
چہ باک از موج بحراں را کہ باشد نوح کشتیاں

(دیوارِ اُمت کو کیا غم ہے کہ آپ جیسا حمایتی اس کو ملا ہے کیا خوف ہے دریا کی موجوں سے اس کو جس کی کشتی چلانے والے نوح علیہ السلام ہوں)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

میرے محمد! یہاں تو سوائے آپ کے کوئی نہیں پھر "عَلَیْنَا" کہنا کیا بات!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معروضہ

الٰہی! اگرچہ اس وقت ظاہراً کوئی میرے ساتھ نہیں' مگر میری اُمت میں

Marfat.com

ہے' ہمیشہ میری عنایت ان پر ہے' تیرے سلام سے میں تمام مکروہات سے محفوظ ہوا' اور میرے امتی جو قیامت تک بلاء وفتنوں میں ڈوبے ہوئے ہوں گے' ان کو کیوں کر چھوڑوں' تیرے سلام میں شریک کر کے ان کو بھی امن دلانا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

میرے محمد! میں نے جبرئیل تک کو اس وقت نہیں رکھا اور تم اپنی اُمت کو اس وقت شریک کر رہے ہو۔ زمیرے محمد تم نے تین چیز کا تحفہ پیش کیا (۱) تحیات (۲) صَلَوات (۳) طیبات۔

میں اس کے بدلے میں چار چیزیں تم کو عطا کرتا ہوں (۱) سلامت (۲) نبوت (۳) رحمت (۴) برکات' تین کو مفرد رکھا' اور برکت کو جمع' تاکہ تم کو معلوم ہو کہ برکت ابدالآباد تک ترقی میں رہے' جیسا کہ آپ نے "عَلَيْنَا" کے ضمن میں اُمت کو بھی شامل رکھا۔ ایسا ہی آپ کے ضمن میں قیامت کی برکتیں آپ کی امت پر نازل ہوتی رہیں گی۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحت سے رحمت و برکت کا ذکر اس لئے نہیں فرمایا کہ خدا کی رحمت تو اس اُمت پر ہے ہی' جس کی دلیل "كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ"(۱) اور برکت بھی پہلے ہی عطا کر چکا ہے فرماتا ہے "تَبٰرَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ"(۲) اب صرف سلام رہ گیا تھا "اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا" فرما کر سب کو اس میں شریک فرمالیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

جب آپ نے اپنی اُمت کو اپنے سلام میں شریک فرمالیا تو ہم آپ کی خاطر

---

(۱) تمہارے پروردگار نے (بندوں پر) رحمت کرنا (ازخود) اپنے اوپر لازم کرلیا ہے ﴿پ ۷' الانعام: ۵۴﴾

(۲) برکت والا ہے وہ اللہ جس کے قبضہ وقدرت میں سارا جہاں ہے ﴿پ ۲۹' الملک: ۱﴾

Marfat.com

جب تک وہ زندہ رہیں گے، ہر سال شب قدر میں ان پر سلام بھیجتے رہیں گے۔
"سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ "(۱) اور ان کے مرنے کے بعد جب وہ قبر کے تنگ گڑھے میں پڑے ہوں گے، میرا سلام ان کو پہنچتا رہے گا "سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ "(۲) اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ " اللہ تعالیٰ نے اپنی وحدانیت کی گواہی دی کہ میں کیسا اکیلا خدا ہوں، اور کیسا نبی بنایا اور ان کے طفیل سے ان کی اُمت کو کس درجہ پر پہنچایا، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے محمد! آپ کو میرے پاس یہ شرف اور بزرگی کس چیز کی ملی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معروضہ

اے میرے رب! عبدیت کے سبب سے "اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ " اے میرے اللہ جس طرح تیری عزت، وحدانیت اور ربوبیت سے ہے اس طرح میری عزت عبدیت سے ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

میرے محمد! جب کوئی سفر سے گھر واپس ہوتا ہے تو دوستوں کے لئے تحفے لے جاتا ہے، آپ معراج سے واپس ہو رہے ہیں تو اپنی اُمت کے لئے میں نے جو کہا اور اس کے جواب میں آپ نے جو کہا یہ تحفہ لیتے جایئے اور فرمایئے کہ اس کو سب اُمتی نماز میں پڑھا کریں، اور سعادتِ اَبدی اس طرح حاصل کریں۔
جب آپ کا کوئی اُمتی قعدہ میں کہے گا "اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ " میں کہوں گا میرے بندے نے میری تعریف کی، میں بھی قیامت میں اے بندے تیری کروں گا "تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ "(۳)

---

(۱) سلام نازل ہوتے رہتا ہے طلوعِ فجر تک (پ ۳۰، القدر: ۵)
(۲) سلام ارشاد ہوتا رہے گا رب رحیم کی طرف سے (پ ۲۳، یٰس: ۵۸)
(۳) تحیت ان کی سلام رہے گی (پ ۱۱، یونس: ۱۰)

Marfat.com

جب بندہ کہے گا ''وَالصَّلَوٰتُ''

مَیں کہوں گا' میں بھی تجھ پر صلوٰۃ بھیجتا ہوں ''هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ''(۱)

جب بندہ کہتا ہے ''وَالطَّیِّبَاتُ''

مَیں کہوں گا' میں نے بھی تجھ کو پاک کیا ''وَالطَّیِّبَاتُ لِلطَّیِّبِیْنَ''(۲)

''وَمَسَاكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ''(۳)

جب بندہ کہے گا ''اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ''

میں کہوں گا میں بھی تجھ کو سلام کرتا ہوں' دُنیا کی کثافت سے تم میرا سلام نہیں سن سکتے' مرنے کے بعد جب تمہارے کان صاف ہو جائیں گے تو تم میرا سلام سنتے رہو گے۔

جب بندہ کہے گا ''اَیُّهَا النَّبِیُّ''

میں کہوں گا میں وعدہ کرتا ہوں کہ جس نبی پر تو سلام بھیج رہا ہے اُس نبی کو تیری شفاعت کے لئے مقرر کروں گا اور ان کی شفاعت قبول کروں گا ''یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ''(۴)

جب بندہ کہے گا ''وَرَحْمَةُ اللّٰهِ''

میں کہوں گا تجھ پر بھی رحمت کرتا ہوں ''كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ''(۵)

جب بندہ کہے گا ''وَبَرَكَاتُهٗ''

میں کہوں گا میں بھی تجھ کو برکت دیتا ہوں ''بَرَكٰتٍ عَلَیْكَ وَعَلٰی اُمَمٍ

---

(۱) اللہ وہ ہے جو صلوٰۃ یعنی رحمت بھیجتا ہے تم پر (پ۲۲' الاحزاب آیت ۴۳)
(۲) پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے (پ۱۸' النور آیت ۲۶)
(۳) اور پاک محلیں ہمیشہ رہنے کی جنت میں ہوں گے (پ۱۰' التوبۃ:۲)
(۴) جس دن نہیں رسوا کرے گا اللہ تعالیٰ نبی کو (پ۲۸' التحریم:۸)
(۵) اللہ تعالیٰ نے اپنے پر رحمت کرنا واجب کر لیا ہے (پ۷' الانعام:۵۴)

Marfat.com

مِّمَّنْ مَّعَكَ''(۱)

جب بندہ کہے گا''اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا''

میں کہوں گا دُنیا میں تجھ پر سلام بھیجتا ہوں''مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلَامٌ''(۲)

جب بندہ کہے گا''وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ''۔

میں کہوں گا کہ تمام فرشتوں اور ہر صالح کی گنتی کے موافق تجھ کو نیکی دیتا ہوں۔

جب بندہ کہے گا''اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ''

میں کہوں گا اے بندے! جب تُو میرا ہو گیا تو میں بھی تیرا ہوں، ہمیشہ تیرے ساتھ ہوں''وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا''(انکی رفاقت بہت اچھی رفاقت ہے)۔

جب بندہ کہے گا''اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ''

میں کہوں گا میرے بندے، میں تیرا ضامن ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تیری شفاعت کے لئے مقرر کروں گا۔

آئندہ انس کا ذکر آتا ہے اس لئے انس کی صراحت تمہید میں کی جاتی ہے:

تمہید

خوف

جب محبت الٰہی بڑھتے بڑھتے کامل ہو جاتی ہے تو اس وقت کئی احوال پیش آتے ہیں۔ اگر خدائے تعالیٰ کی عزت اور استغنائی اور بے پروائی پر نظر پڑتی ہے، اور خیال ہوتا ہے کہ کیا معلوم کس بات سے ناراض ہو جاتے ہیں، اور کس وقت

(۱) برکتیں نازل ہوتے ہیں تم پر، اور ان لوگوں پر بھی جو آپ کے ساتھ ہیں (پ ۱۲، ھود: ۴۸)
(۲) ہر معاملہ میں تجھ پر سلامتی نازل ہوتی رہے گی (پ ۳۰، القدر: ۵/۴)

Marfat.com

اپنے سے جدا کر دیتے ہیں' یہ خیال جب آتا ہے تو خوف طاری ہو جاتا ہے۔
صحابہ محبت کے اس مقام پر پہنچے ہوئے تھے' نام لے کر کہا جاتا تھا ابو بکر رضی اللہ عنہ تم جنتی' عمر رضی اللہ عنہ تم جنتی' عثمان رضی اللہ عنہ تم جنتی' علی رضی اللہ عنہ تم جنتی' مگر ہائے دل میں وہ خوف بھرا ہوا تھا جو معمولی شخص کے دل میں بھی نہ ہوگا۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ! کون ابو بکر رضی اللہ عنہ' جن کی شان میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو میرے سینہ میں تھا وہ سب ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سینے میں ڈال دیا۔ ایسے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں کہ کونے میں بیٹھ کر زبان پکڑ پکڑ کر کھینچ رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کیا کروں' یہ زبان مجھ کو ہلاکت میں ڈال رہی ہے' اصل یہ ہے کہ ان کو خدا سے عشق تھا اور ہم کورے ہیں۔

عشق است و ہزار بدگمانی

عشق و محبت کا خاصہ ہے کہ بہت دور دور کے وسوسے سُوجھتے ہیں کہ فُلاں بات سے میرا محبوب خفا تو نہیں ہوگا' یا فلاں بات تو اس کو ناپسند نہیں ہوئی ہوگی۔ دُنیا میں کسی سے ذرا محبت تو ہونے دو' پھر دیکھو کہ دل میں کیسے کیسے وسوسے آتے ہیں۔ کہیں اس سے ناراض تو نہیں ہوئے ہوں گے' اور کہیں میری اس بات سے بگڑے تو نہیں ہوں گے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ایسے صحابی تھے جن کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے راز بتلا دیا تھا کہ فلاں فلاں منافق ہیں۔

عمر رضی اللہ عنہ! کون عمر رضی اللہ عنہ' جن کی شان میں حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ ہوتا جس راہ سے عمر رضی اللہ عنہ گزریں شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے' ایسی شان والے عمر رضی اللہ عنہ' حذیفہ رضی اللہ عنہ کو تنہائی میں بلا کر پوچھتے ہیں' حذیفہ رضی اللہ عنہ سچ بولو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقوں میں

Marfat.com

میرا نام تو نہیں لیا؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے قسم کھا کر کہا: واللہ! آپ کا نام منافقوں میں نہیں ہے‘ اس وقت ان کو تسلی ہوتی ہے۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اتنا روتے‘ اتنا روتے کہ آنسو پرنالہ سے بہتے‘ ایک شخص نیچے سے گزرا‘ اس کے کپڑوں پر آنسو کا پانی گرا‘ وہ پکارا اے پانی گرانے والے یہ پانی پاک ہے یا ناپاک؟ تو حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بھائی! کپڑا دھو لے‘ یہ گنہگار آنکھ کا پانی ہے‘ غرض کبھی تو محبت میں اس طرح خوف پیدا ہوتا ہے‘ ایسا ہمیشہ روتا رہتا ہے۔

شوق

کبھی محبت میں بے چینی بڑھ جاتی ہے‘ اور دیدار کی طلب تڑپاتی ہے تو اس کو شوق کہتے ہیں۔ کوئی خدا کا عاشق جب اس مقام پر پہنچتا ہے تو ہزار ”لَنْ تَرَانِیْ“ (۱) سنا و طلب کیے ہی جاتا ہے۔

انس

کسی کو دل کی آنکھ سے مشاہدہ ہو چکا ہو تو اس سے جو فرحت دل کو ہوتی ہے‘ اس وقت آپے سے باہر ہو کر لاڈ کرنے لگتا ہے‘ اس کو انس کہتے ہیں۔ اس وقت مخلوق سے بھاگتا ہے۔ جیسے بچہ ماں پر لاڈ کرتا ہے‘ ایسا ہی یہ اللہ تعالیٰ پر لاڈ کرتا رہتا ہے‘ گو ہمیشہ ماں کے دل میں محبت رہتی ہے مگر کبھی بچہ کا لاڈ سن کر خوش ہوتی ہے اور برداشت کرتی ہے اور کبھی برداشت نہیں کرتی‘ اسی طرح اللہ تعالیٰ ان کے لاڈ سے کبھی خوش ہوتا ہے اور کبھی بارِ خاطر ہونے کی وجہ سے تکلیف پہنچاتا ہے‘ اگر کسی کو یہ مقام حاصل نہ ہو صرف نقل کر کے ویسے الفاظ کہے تو کافر ہو جائے۔

---

(۱) پ ۹‘ الاعراف: ۱۴۳

Marfat.com

حکایت

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بہت بڑا قحط پڑا' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ستر ہزار بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر دُعا کی' مگر دُعا قبول نہ ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی آئی اے موسیٰ علیہ السلام! کیسے دُعا قبول کروں' گناہوں سے تو ان کے دل تاریک ہو گئے ہیں' مجھ سے مانگتے ہیں مگر مجھ پر یقین نہیں' مجھے بڑا کہتے ہیں لیکن میرا خوف نہیں' موسیٰ! اگر چاہتے ہو کہ دُعا قبول ہی ہو تو ہمارا ایک خاص بندہ جس کا نام ''برخ'' ہے اُس سے دُعا کراؤ تو اس کی دُعا قبول ہو گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: الٰہی وہ کہاں ہے؟ جواب ملا ہم نہیں بتلاتے ڈھونڈ لو' حضرت موسیٰ علیہ السلام ڈھونڈتے ڈھونڈتے پھرے' ایک روز راہ میں ایک غلام سیاہ فام ملا' جس کے چہرہ سے نورِ محبت چمک رہا تھا' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پہچان لیا اور فرمایا:

مدتے بود مشتاق لقایت بودم

(ایک مدت سے میں تمہارے ملنے کا مشتاق تھا)

اور فرمایا: آپ کا نام کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے ''برخ'' کہتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا' ہاہا! آپ ہی ہیں' ہم بہت مدت سے آپ کے لئے حیران تھے۔ انہوں نے پوچھا مجھ سے کیا کام ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اپنے پروردگار سے کہہ کہ پانی برسائے' وہ چلے اور بڑے ذوق اور شوق سے کہنے لگے: الٰہی! تیرا تو آگے یہ حال نہ تھا' اور یہ کام تیرے نہ تھے' تیری ذات سے اور تیرے حکم سے بہت بعید ہے' کیوں اتنی مدت سے پانی بند کر دیا' آخر اس کا سبب کیا ہے' سب بل بلبلا رہے ہیں' اور آپ کسی کی سنتے ہی نہیں' سب مر رہے ہیں اور آپ آنکھ اٹھا کر دیکھتے ہی نہیں' ایسی بھی بے پروائی کس کام کی' الٰہی! مجھے

Marfat.com

بتا کیا تیرے چشمے سوکھ گئے' یا ہوا تیرے اختیار میں نہیں رہی' یا جو کچھ تیرے پاس تھا ختم ہو چکا' تیرے پانی کے خزانے سوکھ گئے' یا تو نے سخاوت چھوڑ دی' اس قدر بھی غصہ کس کام کا' لوگ مر رہے ہیں اور آپ کو پرواہ ہی نہیں' ایسی خفگی کرنا تھا تو آپ نے اپنا نام ''غفار'' کیوں رکھا' آپ تو یہ کہتے ہیں کہ میں نے گنہگاروں کے پہلے رحمت کو پیدا کیا' اب وہ رحمت کہاں گئی' ہم سے کہتے ہیں سب پر نرمی کرو' اور آپ کو اس قدر غصہ' الٰہی! چھوڑوں گا نہیں' بتا کیا کسی نے تیرا ہاتھ رحمت کرنے سے روک دیا ہے' کیا تجھے کسی کا خوف ہے یا اس سے تو ڈرتا ہے کہ ایسا نہ ہو وقت نکل جائے' اور میں اپنا بدلہ گنہگاروں سے نہ لے سکوں' سزا دینے میں ایسی بھی جلدی کس کام کی' الٰہی! تُو بڑا ہے' بڑوں کو چھوٹوں کی برائیوں پر نظر نہیں کرنا چاہئے تو اپنی ذات کو دیکھ' ان کم بخت گنہگاروں کی طرف کیوں خیال کرتا ہے' اگر انھوں نے گناہ کیا تو تیرا کیا بگاڑا' کیا تیری خدائی میں انکے گناہ سے کچھ خلل آ گیا' ان کے گناہ سے کیا تیری شان گھٹ گئی' الٰہی! دیر نہ کر جلدی پانی برسا' نہیں تو کچھ اور بولوں گا''۔

یہ کہنے بھی نہیں پائے تھے کہ اس زور سے پانی برسا کہ قحط دور ہو گیا۔ جاتے جاتے کہا: ہاں! اب تُو نے اپنے شایانِ شان کام کیا' خدا کو ایسا ہی کرنا چاہئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب اُن کے پاس آئے تو کہا موسیٰ! دیکھا کس طرح لڑ جھگڑ کر ہم نے اپنے خدا سے پانی برسا لیا' دیکھو موسیٰ علیہ السلام کیسا منصف خدا ہے قائل ہو گیا' حضرت موسیٰ علیہ السلام کو غصہ آ گیا' چاہا کہ اس بے ادبی پر ماریں۔ حکم آیا موسیٰ علیہ السلام! یہ کیا کرتے ہو' ارے اس دیوانے کو جانے دو' ایسی باتیں کر کے دن میں کئی دفعہ ہم کو ہنساتا ہے تم کو تمہارے کام سے کام' وہ تو ہو گیا' ہم کو ان کی باتوں سے کیا کام' یہ جانے یا ہم جانیں۔

Marfat.com

موسیا آداب دانا دیگر اند
سوختہ جاں و روا نا دیگر اند

(اے موسیٰ علیہ السلام ادب کرنے والے اور لوگ ہوتے ہیں' دل جلے اور لوگ ہوتے ہیں)

دوستو! دور پڑے ہوئے لوگوں پر مقام اُنس ہوتا ہے تو رسول اللہ ﷺ کس مقام میں ہیں اور کس حالت میں ہیں' جس قدر انس ہو کم ہے مگر آپ ہی کا ظرف ہے کہ اپنے کو سنبھالے ہوئے ہیں' پھر بھی مقامِ اُنس کی باتیں آپ ہی سے سرزد ہونے لگیں۔

حضرت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے ایسی ایسی باتیں پوچھیں جن کا اب خیال کرتا ہوں تو پشیمانی ہوتی ہے۔ چونکہ اس وقت آپ مقام انس میں تھے اس لئے آپ نے عرض کیا:

حضور ﷺ کا معروضہ

الٰہی! جبرئیل علیہ السلام کو چھ لاکھ پر دیا' مجھ کو اس کے مقابلہ میں کیا دیا؟

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

میرے محمد! تمہارا ایک بال میرے نزدیک جبرئیل کے چھ لاکھ پروں سے افضل ہے۔ میرے محمد! تمہارے ایک بال کے بدلے ایک لاکھ گنہگار کل کو دوزخ کی آگ سے آزاد کروں گا۔ میرے محمد! جب جبرئیل اپنے پر کھولتے ہیں تو مشرق سے مغرب گھیر لیتے ہیں' جب آپ اپنے بال ہاتھ میں لے کر شفاعت کریں گے تو مشرق سے مغرب تک جتنے گنہگار ہوں گے سب کو بخش دوں گا۔

حضور ﷺ کا معروضہ

الٰہی! آپ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مسجودِ ملائکہ بنایا' مجھے اسکے مقابلہ میں کیا دیا؟

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

میرے محمد! وہ سجدہ بھی تمہارے ہی نور کے سبب سے تھا جو اُن کی پیشانی میں تھا۔

Marfat.com

حضور ﷺ کا معروضہ

الٰہی! حضرت آدم علیہ السلام کو آپ نے بہشت میں رکھا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

آدم علیہ السلام کو بہشت میں رکھا اور پھر نکال دیا' آپ کو اور آپ کی اُمت کو اس طرح جنت میں لاؤں گا۔ پھر ہرگز نہیں نکالوں گا آدم کو نکالا تو "عَصٰی اٰدَمُ رَبَّہٗ"(۱) تمام جنت میں شہرہ ہوگیا' آپ کی وہ عزت جنت میں ہے کہ ہر جگہ آپ کا نام کندہ ہے۔

حضور ﷺ کا معروضہ

الٰہی! تو ادریس علیہ السلام کو مکان اعلیٰ سے لے گیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

میرے محمد! میں تم کو عرش پر لے آیا۔

حضور ﷺ کا معروضہ

الٰہی! تو نے نوح علیہ السلام کو کشتی دی جس میں تختے جُڑے ہوئے تھے' مجھ کو اور میری امت کو کیا دیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

میرے محمد! آپ کو بُراق دیا' جس نے ایک رات میں زمین سے عرش تک پہنچادیا' اور آپ کی اُمت کو مسجدیں دیں' دوزخ کے دریائے آتش کو جب تموج ہوگا آپ کے اُمتیوں کو یہ مسجدیں پلک مارے دوزخ سے پار کردیں گی۔

حضور ﷺ کا معروضہ

الٰہی! حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آتشِ نمرود سے سلامت بچالیا' آگ کو اُن پر گلستاں کردیا' اور ان کو خلیل بنایا۔

(۱) آدم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی (پ ۱۶' طٰہٰ: ۱۲۱)

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

میرے محمد! دوزخ کی آگ کو آپ پر اور آپ کی اُمت پر گلستاں بنا کر صحیح و سلامت پار کر دوں گا۔ اور اطاعت و عبادت کے بعد ابراہیم کو خلیل بنایا' آپ کی اُمت کو باوجود گناہوں کے توبہ کرتے ہی خلیل بنادوں گا'' اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ''(۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معروضہ

الٰہی! اسمٰعیل علیہ السلام کو تو نے دنبہ فدیہ کے لئے دیا' مجھ کو کیا دیا؟

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

یہودیوں اور ترسائیوں (آتش پرستوں) کو آپ کی اُمت کا فدیہ بنا کر دوزخ میں داخل کروں گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معروضہ

الٰہی! حضرت صالح علیہ السلام کو ناقہ (اونٹنی) دیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

آپ کو مدینہ دیا اور قرآن دے کر مکرم کیا' اور یہ اُس ناقہ سے بہتر ہے جس کی وجہ سے عذاب اُترا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معروضہ

الٰہی! تُو نے لوط علیہ السلام کو ان کی بدکار قوم سے اندھیری رات میں نجات دی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

میرے محمد! ہجرت کے دن اندھیری رات میں مکہ کے کافروں سے آپ کو اس طرح نجات دوں گا' لوط علیہ السلام نے تو چُھپ کر نجات پائی' آپ کو سب کافروں پر ایک

(۱) کہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے (پ۲' البقرہ:۲۲۲)

Marfat.com

مٹھی مٹی پھنکوا کر سب کو اندھا کر کے سب کے سامنے نجات دوں گا۔

حضور ﷺ کا معروضہ

الٰہی! ہود علیہ السلام کو تُو نے ایسی ہوا دی تھی کہ اِدھر کافروں کو ہلاک کر رہی تھی تو اُدھر انکے مسلمانوں کو راحت پہنچا رہی تھی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

میرے محمد! آپ کی اُمت کے لئے اس سے بہتر یہ ہوگا کہ جب کافر در آپ کے مسلمان پُل صراط پر سے گذریں گے تو ایک ایسی ہوا چلاؤں گا کہ کافروں کو دوزخ میں گرا دے گی اور آپ کی اُمت کو پل صراط پر چلنے میں مدد دے کر جلد پل صراط پر سے پار کر دے گی۔

حضرت ﷺ کا معروضہ

الٰہی! موسیٰ علیہ السلام کو تُو نے کلیم بنایا' اور اُن سے باتیں کیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

میرے محمد! موسیٰ علیہ السلام سے طُور پر باتیں کی تھیں' تم سے تو عرش پر۔

حضور ﷺ کا معروضہ

الٰہی! موسیٰ علیہ السلام کو توریت دی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

میرے محمد! تم کو" آیۃ الکرسی" دی جو اُس سے افضل ہے۔

حضور ﷺ کا معروضہ

الٰہی! موسیٰ علیہ السلام کو مع ان کی قوم کے دریا پار کیا کہ کسی کے قدم تک نہ بھیگے

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

میرے محمد! کل قیامت میں آپ کی اُمت کو دوزخ پر سے ایسا گذار دوں گا کہ تر دامنوں کے دامن خشک نہ ہوں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معروضہ

الٰہی! موسیٰ علیہ السلام کو عصا دیا جس سے جادوگروں کے ہزار ہا جادوؤں کو نابود کر دیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

میرے محمد! تم کو شفاعت دی، جو اُمت کے ہزار ہا گناہوں کو نابود کر دے گی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معروضہ

الٰہی! موسیٰ علیہ السلام کو تُو نے ایک ایسا پتھر دیا کہ اس سے بارہ چشمے بہے جن سے ان کی اُمت سیراب ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

میرے محمد! تم کو کوثر دیا، جس سے کروڑ ہا پیاسے گنہگار قیامت کے میدان میں سیراب ہو جائیں گے۔ میرے محمد! تم ہی بتاؤ وہ بہتر ہے یا یہ کوثر۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معروضہ

الٰہی! تو نے داؤد علیہ السلام کو ایسا معجزہ دیا کہ لوہا موم کی طرح نرم ہو جاتا تھا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

میرے محمد! آپ کو یہ معجزہ دیا کہ شدید کافر جن کے دل پتھر کے مانند سخت تھے ان کے دلوں کو موم کی طرح نرم کر دیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معروضہ

الٰہی! داؤد علیہ السلام کو خلیفہ بنایا، "یَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ"(۱)

---

(۱) اے داؤد ہم نے تم کو زمین میں خلیفہ بنا کر بھیجا ہے (پ ۲۳ ص: ۲۶)

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

میرے محمد! آپ کی اُمت کو بھی خلیفہ بنایا ''جَعَلَکُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ''(۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معروضہ

الٰہی! تو نے سلیمان علیہ السلام کو بہت بڑا ملک دیا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

میرے محمد! تم کو بہت بڑی نبوت دی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معروضہ

الٰہی تو نے ہوا کو سلیمان علیہ السلام کے تابع کیا جو ایک رات دن میں ایک ہزار مہینہ کا راستہ طے کر جاتی تھی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

میرے محمد! تم کو براق دیا کہ جس نے پلک مارتے زمین سے ساتویں آسمان تک پہنچا دیا' اور ہزار برس کا راستہ منٹوں میں طے کر دیا۔ میرے محمد! براق بہتر ہے یا سلیمان کی ہوا؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معروضہ

الٰہی! یونس علیہ السلام کو تین اندھیروں سے نجات دی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

میرے محمد! آپ کی اُمت کو (۱) قبر (۲) قیامت (۳) پل صراط' تین اندھیروں سے نجات دوں گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معروضہ

الٰہی! خضر علیہ السلام کو چشمۂ آبِ حیات دیا۔

---

(۱) ہم نے تم کو خلیفہ بنایا ہے زمین میں (پ ۸' الانعام: ۱۶۵)

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

میرے محمد! آپ کی اُمت کو جنت میں چشمہ سلسبیل دوں گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معروضہ

الٰہی! عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل دی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

میرے محمد میں نے آپ کو سورۂ اخلاص دی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معروضہ

الٰہی! عیسیٰ علیہ السلام کو مائدہ (خوان) دیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

میرے محمد! آپ کی اُمت کو قیامت کے دن عرش کے نیچے مائدہ دے کر دعوت دوں گا' وہ مائدہ اُمت عیسیٰ کے لئے سبب عذاب ہوا' اس مائدہ کے بعد جنت ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معروضہ

الٰہی تو عیسیٰ کو آسمانوں پر لے آیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

میرے محمد! آپ کو عرش پر لے آیا۔

فرشتوں کی بحث کا حل

ملاء اعلیٰ کے فرشتے چند باتوں میں ایک زمانہ سے بحث کر رہے تھے' کوئی جواب فرشتوں کی سمجھ میں نہیں آتا تھا' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرش پر تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ سے باتیں ہونے لگیں تو اس کا بھی ذکر آیا۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

میرے محمد! مُلاء اعلیٰ کے فرشتے کن باتوں میں آپس میں بحث کرتے رہتے ہیں؟

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:

الٰہی! تُو دانا ہے اور تُو ہی واقف ہے' مجھ کو نہیں معلوم۔

اللہ تعالیٰ نے اپنا مبارک ہاتھ میرے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں رکھا' جس سے میں نے ٹھنڈک اور عجب مزہ و راحت اپنے سینے میں پایا' اس کے بعد اولیں و آخریں کا علم مجھ پر کھل گیا' اور زمین و آسمان میں جو کچھ غائب ہے سب مجھ پر ظاہر ہو گیا۔ (۱)

پھر مجھ سے اللہ تعالیٰ نے پوچھا: میرے محمد! مُلاء اعلیٰ کے فرشتے کن باتوں میں بحث کرتے رہتے ہیں؟ میں نے عرض کیا:

الٰہی! چار باتوں میں بحث کرتے رہتے ہیں:

(۱) نجات دینے والی کون سی چیزیں ہیں؟

(۲) کفارات یعنی گناہوں کو مٹانے والی کون سی چیزیں ہیں؟

(۳) درجہ بڑھانے والی کون سی چیزیں ہیں؟

(۴) ہلاک کرنے والی کون سی چیزیں ہیں؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سچ کہتے ہو میرے محمد!

(۱) احمد' ترمذی' مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ تیسری فصل

Marfat.com

چھٹا باب

سفر معراج

بالائے عرش سے مکہ معظّمہ تک

اس باب میں اُن واقعات کا بیان ہے جو عرش سے مکہ معظّمہ واپس تشریف لانے تک پیش آئے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب میں عرش سے واپس ہونے لگا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے فرشتو! ''حلاّل مشکلات'' آگئے ہیں، تمہاری جو بھی مشکل ہو حل کرالو، ایک مدت سے جس کے منتظر تھے اب وہ جواب سن لو۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام آگے آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ''کَفَّارَات'' یعنی گناہوں کو مٹانے والی کون سی چیزیں ہیں؟

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''کَفَّارَات'' گناہوں کو مٹانے والی تین چیزیں ہے:۔

(۱) ''اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْبَرُوْدَتِ''

(وضوء کے اعضاء میں اچھی طرح پانی گرمیوں کے موسم کی طرح جاڑے کے زمانے میں بھی پہنچانا)۔

(۲) ''مَشْیُ الْاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَاتِ''

(نماز کی جماعتوں کے لئے پاؤں سے چلتے ہوئے جانا)۔

(۳) ''انتظار الصلوات بعد الصلوات''

Marfat.com

(نماز کا انتظار کرنا نمازوں کے بعد)

یہ تین چیزیں گناہوں کو مٹانے والی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے محمد سچ کہتے ہیں۔

حضرت میکائیل علیہ السلام آگے بڑھے اور عرض کیا: درجہ بڑھانے والی کون سی چیزیں ہیں؟

حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین چیزیں ہیں:

(۱) ''اِطْعَامُ الطَّعَامِ''

(مسافروں اور غریبوں کو اپنی حیثیت کے موافق کھانا کھلانا)۔

(۲) ''افشاء السلام''

(اپنوں بیگانوں کو ''السلام علیکم'' کہہ کر سلام کرنا)۔

(۳) ''اَلصَّلٰوۃُ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ''

(لوگ سوتے ہوئے ہیں، ایسے وقت میں نمازِ تہجد پڑھنا)۔

یہ تین کام درجہ بڑھانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سچ کہتے ہو میرے محمد!

حضرت جبرئیل علیہ السلام آگے آئے، عرض کیا: نجات دلانے والی کون سی چیزیں ہیں؟

حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ہیں۔

(۱) ''خشیة الله فی السر والعلانیة''

(ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا، تنہائی میں ہو یا مجمع میں، ظاہر ہو یا چھپے ہوئے)۔

(۲) ''القصد فی الفقر والغنی''

Marfat.com

(درویشی اور تونگری ہر دو صورتوں میں میانہ روی اختیار کرنا)۔

(۳) ''العدل فی الغضب والرضا''

غصہ اور رضامندی کی حالت میں انصاف کرنا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سچ کہتے ہو میرے محمد!

حضرت عزرائیل علیہ السلام آگے آئے اور عرض کیا کہ ہلاک کرنے والی کون سی چیزیں ہیں۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ہیں عزیز اللہ علیہ

(۱) ''شح مطاع''

(بخیلی جو اپنے میں ہے اُس کی اطاعت کی جائے)۔

(۲) ''ھوی متبع''

(خواہشِ نفسانی کی پیروی کرنا)۔

(۳) ''واعجاب المرء بنفسہ''

(خُود پسندی، یعنی اپنے آپ کو اچھا سمجھنا)۔

یہ تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے محمد سچ کہتے ہیں۔

اس طرح فرشتوں کا ایک زمانے کا شک دور ہو گیا۔

ایک علم الیقین ہے اور ایک عین الیقین۔

علم الیقین، یعنی اس میں کسی طرح کا شک وشبہ نہ ہو، جیسے آگ کے جلانے کا یقین۔

عین الیقین، آگ میں گرنے والے کو حرارت وسوزش کا جو یقین ہو جاتا ہے وہ عین الیقین ہے۔

Marfat.com

جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عین الیقین حاصل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایمان پہلے غیبی تھا اب ایمان شہودی ہوا' اور اس کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد

''اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ'' ﴿پ۳' البقرہ: ۲۸۵﴾

(رسول کا ایمان' ایمانِ شہودی اور عین الیقین ہے)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معروضہ

''وَالْمُؤْمِنُوْنَ''(۱) مسلمانوں کا ایمان بھی میرے کہنے سے اور میرے بھروسہ پر مثل ایمان شہودی کے ہے اور عین الیقین ہے۔

فکرِ اُمت میں تھے ہر دَم شاہِ دیں کوئی جا معراج میں بھولے نہیں
ایسے پیغمبر پہ جاں قربان ہے جان کیا شئے ہے فدا ایمان ہے

معراج کی رات میں حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزیں حاصل کیں:

(۱) سلامتی ...... (۲) مدح

ایک سلامتی: - یعنے ''اَلتَّحِیَّاتُ'' وہاں ہم کو نہیں بھولے ''اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ'' فرما کر ہم کو شریک فرمالیا۔

دوسرے مدح: - ''اٰمَنَ الرَّسُوْلُ'' میں جب اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدح فرمائی تو وہاں بھی ہم کو نہیں بھولے' فوراً ''وَالْمُؤْمِنُوْنَ'' فرما کر ہم کو بھی مدح میں شریک کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے قبول فرما کر پھر خود ہی مسلمانوں کی تعریف کرنا شروع کر دی۔

میرے دوستو! دُنیا میں کوئی کسی کی تعریف کرتا ہے تو پھر اس کی بُرائی بیان

---

(۱) البقرہ: ۲۸۵

Marfat.com

کرنے کو اچھا نہیں سمجھتا' خدائے تعالیٰ جب ہماری تعریف کر چکا تو پھر ہماری برائی بیان نہیں کرے گا۔

اللہ تعالیٰ اس طرح ہماری تعریف کرتا ہے بے شک ہم مسلمانوں کے ایمان کی قدر کرتے ہیں

"كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ"(۱) ہر ایک مسلمان کا ایمان فقط اللہ پر ہے' کافروں کی طرح کسی قسم کا شرک نہیں کرتے۔

"وَمَلٰٓئِكَتِهٖ"(۲) مسلمانوں کا ایمان فرشتوں پر بھی ہے کہ وہ موجود ہیں' نورانی ہیں' اور حس مردانہ زنانہ سے پاک ہیں' کافروں کی طرح نہیں کہ کوئی تو فرشتوں کے موجود ہونے کا ہی انکار کر رہے ہیں اور کوئی فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہہ رہے ہیں' مسلمان ایسا نہیں کہتے۔

"وَكُتُبِهٖ"(۳) کل آسمانی کتابوں پر ایمان ہے کہ اپنے اپنے وقت میں سب سچی تھیں اور حق تھیں "وَرُسُلِهٖ" (سب پیغمبروں پر ان کا ایمان ہے' یہودیوں اور نصرانیوں کی طرح نہیں کہ کسی پیغمبر کو مانیں اور کسی پیغمبر کا انکار کر دیں' مسلمان ایسا نہیں سمجھتے بلکہ کہتے ہیں۔

"لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ"(۴) ہم اس کے پیغمبروں میں تفریق نہیں کرتے' کسی کو چھوٹا اور کسی کو بڑا نہیں سمجھتے۔

"وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا"(۵) ہم تیرے احکام کو سنتے ہیں اور ان کو دل سے مان کر اطاعت کرتے ہیں اور آپ ہماری جو تعریف کر رہے ہیں' اس سے ہم مغرور نہیں ہوتے۔ تیرے بندے ہیں' ہم اپنی بندگی کا اقرار کرتے ہیں۔

---

(۱) البقرہ:۲۸۵ (۲) البقرہ:۲۸۵ (۳) البقرہ:۲۸۵
(۴) البقرہ:۲۸۵ (۵) البقرہ:۲۸۵

Marfat.com

"غُفْرَانَكَ رَبَّنَا"(۱) اے ہمارے پروردگار! ہم تجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت مانگتے ہیں۔

دوستو! اللہ تعالیٰ کی کسی قدر شفقت اس اُمت کے ساتھ ہے کہ مسلمانوں کے گُناہ کا ذکر نہیں فرماتا بلکہ ان کے مغفرت مانگنے کا ذکر کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ میرے محمد! تمہاری اُمت خود کو میرا محتاج سمجھتی ہے، یہودیوں کی طرح نہیں کہتے "اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ"(۲) (اللہ فقیر ہے اور ہم غنی و تونگر ہیں) اس کے بدلہ میں ہمیشہ کے لئے وہ فقیر بنادیئے گئے۔ "ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ"(۳) (ان پر ذلّت اور مسکینوں کی جیسی حالت ڈالدی گئی ہے، گو کہتے ہیں مالدار ہوں) میرے محمد! تمہاری اُمت محتاج ہو کر میرے سامنے "غُفْرَانَكَ رَبَّنَا"(۴) کہتی ہے۔ اس کے صلہ میں ان کو جنت کی سلطنت کا بادشاہ بنادوں گا "وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا"(۵) (جب جنت کو دیکھیں گے آپ، تو دیکھیں گے کہ طرح طرح کی اس میں نعمتیں ہیں اور بہت بڑا ملک ہے)۔ پھر اُمت نے کہا "اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ"(۶) اے ہمارے اللہ! ہم کو تیری طرف پلٹ کر آنا ہے، ہم کو پاک و آرام سے لے چل، ناپاک و آلودہ مت لے چل۔

"لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا"(۷) اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میرے نبی کے اُمتیو! گھبراؤ نہیں، میں تم کو تمہاری طاقت سے بڑھ کر کسی کام کا حکم نہیں دوں گا۔

"لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ"(۸) میرا کیا فائدہ ہے؟ اگر اچھا

(۱) البقرہ:۲۸۵ (۲) پ۴، آل عمران:۱۸۱ (۳) پ۱، البقرہ:۶۱
(۴) البقرہ:۲۸۵ (۵) پ۲۹، الدھر:۲۰ (۶) البقرہ:۲۸۵
(۷) البقرہ:۲۸۶ (۸) البقرہ:۲۸۶

Marfat.com

کرو گے تمہارے واسطے اچھا ہے، اگر بُرا کرو گے تمہارے لئے بُرا ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آج کی رات عطا کی رات ہے، مانگو میرے محمد! میں دیتا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دُعا کرنے لگے:

"رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا "(۱) اے میرے پروردگار! ہمارے بھول چوک پر گرفت مت کر۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے محمد! میں تمہاری اُمت کی بُھول وچُوک کو معاف کردوں گا۔

"رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا" (۲)

اگلی اُمتوں پر جو تو نے بار ڈالا تھا اور ان کی شریعت کو سخت بنایا تھا ہم پر ویسا بوجھ نہ ڈال، اور ہماری آسان فرما، اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ ہم نے سب بوجھ ہلکا کر دیا۔

اوپر اگلی اُمتوں کے جس بوجھ کا ذکر ہوا ہے اس کی تفصیل یہ ہے:

(۱)- گناہ کرتے تو گھر پر یا پیشانی پر لکھ دیا جاتا تھا۔

(۲)- ان کی توبہ خُودکشی یا آگ میں جلنا تھی۔

(۳)- ان کے کپڑے پر جب نجاست لگتی تو دھونے سے پاک نہیں ہوتی تھی، بلکہ کپڑا کُترنا پڑتا تھا۔

(۴)- اگر ماں باپ کو کوئی گالی دیتا تو اس کی سزا قتل تھی۔

(۵)- جو جھوٹی گواہی دیتا اس کی سزا بھی قتل تھی۔

(۶)- ان کی نماز سوائے مسجد کے نہیں ہوتی تھی۔

---

(۱) البقرہ:۲۸۶ (۲) (البقرہ:۲۸۶)

(۷)-ان کے لئے تیمّم جائز نہیں تھا۔

(۸)-زکوٰۃ میں مال کا چوتھائی حصہ دینا پڑتا تھا۔

(۹)-روزوں کے دنوں میں رات میں سونے کے بعد جماع اور کھانا پینا جائز نہ تھا' دن میں بھولے سے اگر کوئی کھا لے تو ان کا روزہ ٹوٹ جاتا تھا۔

پہلی اُمتوں پر اس طرح کی جو سختیاں تھیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت پر سب ہلکی کردی گئیں۔

"رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ" ﴿البقرہ:۲۸۶﴾

الٰہی! ہماری طاقت سے بڑھ کر ہے ہم کو اس کی طاقت نہیں۔ یعنی دوست کی جُدائی کا بار سب باروں میں بڑھ کر ہے ہم کو اس کی طاقت نہیں۔

یارب فراق مکن دیگر ہر چہ خواہی کن

(الٰہی ہم سے جدا مت ہوجئے پھر جو چاہیں کیجئے)

اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں فرمایا: ہم تم سے مرتے ہی اس بار کو اُٹھا لیں گے۔ "وَاعْفُ عَنَّا" ﴿البقرہ:۲۸۶﴾

الٰہی! ہم سے جو تیری مرضی کے خلاف کام ہوئے ہیں' ان کو معاف فرما۔

اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا:

"یَعْفُوا عَنِ السَّیِّاٰتِ" ﴿پ۲۵' الشوریٰ:۲۵﴾

تمام گناہوں کو معاف کردیں گے۔

"وَاغْفِرْ لَنَا" جب آپ نے فرمادیا تو پردہ پوشی بھی فرمادیجئے۔ بجز آپ کے کسی اور کو اس کی اطلاع نہ ہونے دیجئے۔

اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا:

---

(۱) البقرہ:۲۸۶

Marfat.com

"اِنَّ اللّٰہَ یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِیۡعًا" ﴿پ۲۴' الزمر: ۵۳﴾

(اللہ تعالیٰ معاف کر کے پردہ پوشی کرتا ہے سب گناہوں کی)۔

"وَارۡحَمۡنَا"(۱) اور جب گناہ معاف کئے اور پردہ پوشی بھی کی تو اس سے راحت پہنچائے' اس کے بدلے تکلیف میں مبتلا نہ فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا:

"کَانَ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَحِیۡمًا" ﴿پ۲۲' الاحزاب: ۴۳﴾

(اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر بہت رحمت کرنے والا ہے) "کان" سے دوامِ رحمت پر اشارہ کیا گیا ہے۔

"اَنۡتَ مَوۡلٰنَا"(۲) تو ہمارا مالک اور حافظ وناصر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا:

"ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ مَوۡلَی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَاَنَّ الۡکٰفِرِیۡنَ لَا مَوۡلٰی لَہُمۡ"

﴿پ۲۶' سورۂ محمد: ۱۱﴾

(یہ اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کا مالک وناصر ہے اور کافروں کا کوئی مالک وناصر نہیں ہے)

"فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ"(۳) (کافروں پر ہماری مدد کیجئے)

حکم ہوا دوستوں کو نصرت کے لئے کہنے کی ضرورت نہیں' ان کی نصرت ہمارے ذمہ ہے۔

"کَانَ حَقًّا عَلَیۡنَا نَصۡرُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ" ﴿پ۲۱' الروم: ۴۷﴾

(مسلمانوں کی مدد کرنا ہمارے ذمہ ہے)۔

---

(۱) البقرہ: ۲۸۶ (۲) البقرہ: ۲۸۶

(۳) البقرہ: ۲۸۶

Marfat.com

''لَا تُوَاخِذْنَا''(۱) ......الخ میں واحد نہ لا کر جمع لایا گیا تا کہ اپنی یعنی حضرت محمد ﷺ کو شریک کرنے سے دعا قبول ہو۔

حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ الٰہی! احسان تُو نے مجھ جو پر کیے وہ ان پر بھی کر۔ ''اَلتَّحِیَّات'' کی طرح اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بھی عرش پر کی گفتگو ہے جو بعد میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ اتری۔ رسول اللہ ﷺ جب ''اٰمَنَ الرَّسُوْلُ''(۲) کی دُعا سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے محمد! جو کچھ میں نے پیدا کیا ہے تمہاری وجہ سے پیدا کیا ہے۔

حضرت رسول اکرم ﷺ نے عرض کیا: الٰہی! آپ اور میں! اس کے سوا سب کو میں نے آپ کی وجہ سے چھوڑا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے محمد! تمام پیغمبروں پر جنت حرام ہے' جب تک آپ جنت میں نہ جائیں اور تمام اُمتوں پر جنت حرام ہے جب تک آپ کی اُمت جنت میں نہ جائے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: میرے محمد! آپ کی اُمت کو میرا سلام پہنچایئے اور یوں فرمایئے کہ میں نے تم کو سب امتوں کے آخر میں اس واسطے پیدا کیا ہے کہ تم کو کسی اُمت کے سامنے رسوا نہ کروں' بلکہ تمام اُمتوں کو تمہارے سامنے رُسوا کروں' اوروں سے تم عبرت لو نہ کہ تم سے دوسرے عبرت لیں۔

اور دوسرے اس وجہ سے تم کو آخر میں پیدا کیا تا کہ تم کو قبروں میں زیادہ نہ ٹھہرنا پڑے۔

میرے محمد! آپ کی اُمت کو مال زیادہ نہ دُوں گا تا کہ قیامت میں ان کا حساب دراز نہ ہو' اور ان کی عمریں دراز نہیں کروں گا تا کہ ان کو آخرت سے غفلت

---

(۱) البقرہ:۲۸۶ (۲) البقرہ:۲۸۵

Marfat.com

نہ ہو اور ہمیشہ موت یاد آتی رہے' مثل اور اُمتوں کے مرگِ مفاجات سے ان کو ہلاک نہیں کروں گا تا کہ وہ بے توبہ دُنیا سے نہ جائیں۔

میرے محمد! آپ کی اُمت کے ذکر کرنے والے میرے مہمان ہیں اور شکر کرنے والوں کی نعمت زیادہ کرتا رہتا ہوں' اور میری تابعداری کرنے والوں کی میرے پاس بڑی عزت ہے۔

اور گنہگاروں کو بھی مَیں رحمت سے نا اُمید نہیں کرتا' گنہگار مثل بیمار کے ہیں اور میں ان کا طبیب ہوں' اگر توبہ کریں تو ان کی دُعا قبول کر کے شفا دیتا ہوں' اگر توبہ نہ کریں تو بلائیں اور مصیبتیں ان پر ڈال کر ان کا علاج کرتا ہوں تا کہ تمام گناہوں سے پاک ہو جائیں۔

اگلی اُمتوں کے حال دیکھیں تو آپ کی اُمت پر میری جو رحمت ہے اس کی قدر ہو گی۔

میرے محمد! اگلی امتیں جب گناہ کرتی تھیں' جیسے نوح علیہ السلام اور صالح علیہ السلام کی امتیں تو عذاب بھیج کر پردہ دری کرتا تھا' اور آپ کی اُمت جب گناہ کرتی ہے تو ستاری کر کے ان کے بُرے اعمال کو ڈھانپتا رہتا ہوں۔

اگلی اُمتیں جیسے قارون وغیرہ نے جب گناہ کئے تو گناہوں کے سبب ان گنہگاروں کو زمین میں دھنسا دیا۔

اگلی امتیں جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کی اُمت نے جب گناہ کئے تو گناہوں کی نحوست سے ان کو مسخ کر دیا' یعنے صورتیں بدل دی گئیں' اور آپ کی اُمت جب گناہ کرتی ہے تو مسخ تو کرتا ہوں مگر کیا؟ صورتیں نہیں بلکہ ان کے گناہ کو نیکیوں سے بدل دیتا ہوں۔

اگلی امتیں جیسے قوم لوط علیہ السلام نے جب گناہ کئے تو ان پر پتھر برسائے گئے'

اور آپ کی امت جب گناہ کرتی ہے تو ان پر رحمت برساتا ہوں۔

اور آپ کی اُمت کو اپنی اطاعت کا حکم تو دیا ہے مگر ان کی طاقت کے موافق' لیکن جب ان کو بدلہ دیتا ہوں تو ان کی اطاعت کے موافق نہیں بلکہ اپنے کرم کی شان کے موافق۔

اگر کوئی آپ کی اُمتؐ میں گناہ کرے اور پھر پشیمان ہو کر توبہ کرے اور ارادہ کرے کہ پھر دوبارہ گناہ نہیں کرے گا تو میں اُس کی توبہ قبول کرتا ہوں' اور گناہ سے ایسا پاک کر دیتا ہوں کہ گویا کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔

میں بندوں کے دلوں پر نظر رکھتا ہوں' جب اپنے گناہوں کو یاد کرتے ہیں' اور غمگین ہوتے ہیں' اور اپنے کیے پر پچھتاتے ہیں تو ان کو بخش دیتا ہوں' اور ان کے گناہوں کو مٹا دیتا ہوں۔

میرے محمد! آپ کی اُمت پر میرا بڑا فضل ہے' اگر اطاعت زیادہ کرتے ہیں تو اس کو کئی چند بڑھا کر اس کا اجر دیتا ہوں' اور اگر گناہ زیادہ ہوئے تو اس گنہگار کے گناہ جس نے اس پر ظلم کیا ہے اس ظالم پر لا دھتا ہوں۔

اور متبرک راتیں اور تبرک دن اور مہینے دے کر ان کی نیکیوں کو بہت بڑھاتا ہوں تاکہ گناہ کم اور نیکیاں راجح ہو جائیں۔

میرے دوستو! حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت پر یہ یہ سرفرازیاں:

خدایا چوں گل ما را سرشتی	اے اللہ جب آپ نے ہماری مٹی کا خمیرہ کیا ہے
وثیقہ نامۂ بر ما نوشتی	اور جب آپ نے ہمارا نامۂ اعمال لکھا ہے
تو با چندیں عنایت ہا کہ داری	آپ نے اتنی عنایتیں جو ہم پر کی ہیں
ضعیفاں را کجا ضائع گذاری	تو ہم عاجزوں کو آپ ضائع نہیں کریں گے
بدیں اُمید ہائے شاخ در شاخ	کرم اور عنایات نے ہم کو گستاخ بنا دیا ہے
تو ما را کرد گستاخ کرہاے	

Marfat.com

وگرنہ ماکدہ میں خاک باشیم	ورنہ ہماری ہستی ہی کیا ہے
کہ از دیوار تو ریگے ترشیم	کہ آپ کے خلاف اعمال کریں
اگر خواہی بماخط در کشیدن	اگر آپ چاہیں کہ گناہ معاف کر دیں
ز فرمانت کہ آر و سر کشیدن	آپ کے حکم کے خلاف کس کو مجال ہے کہ خلاف کرے
وگر گردی زمشت خاک خوشنود	اگر آپ ہم عاجزوں سے خوش ہو جائیں
ترا نہ بود زیاں مارا بود سود	آپ کا کچھ نقصان نہیں، اس میں ہمارا فائدہ ہے

رسول اللہ ﷺ نے عرض کیا: الٰہی! میری ایک درخواست ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بولو میرے محمد! بولو کیا ہے؟ عرض کیا: الٰہی! کراماً کاتبین کو حکم دے کہ میری اُمت کا اعمال نامہ لکھنے سے پہلے میرے سامنے پیش کیا کریں۔ حکم ہوا! میرے محمد! یہ کس لئے کہتے ہو؟ حضور نبی کریم ﷺ نے عرض کیا: الٰہی الٰہی یہ اس لئے عرض کرتا ہوں کہ اگر اُمت کے گناہ دیکھوں تو ان کے گناہ میں اپنے نائمہ اعمال میں لکھوالوں گا تا کہ میرے اُمت کا نائمہ اعمال گناہوں سے پاک رہے، اور ان پر عذاب نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا، ایسا ہو سکتا ہے مگر آپ کی اُمت کو میری رحمت اور آپ کی شفاعت کی کیا قدر ہوگی، بہتر یہی ہے کہ اُمت کے گناہ اُمت کے نائمہ اعمال میں ہی رہنے دیجئے۔ وقت پر میری رحمت اور آپ کی شفاعت سے دیکھئے کیا سے کیا ہوگا۔ تو پھر میرا اور ایک معروضہ ہے کہ اُمت کا حساب قیامت میرے حوالے کر دیجئے، ان کا حساب میں لوں گا۔ حکم ہوا، میرے محمد! اس سے آپ کی کیا غرض ہے؟ حضرت رحمۃ اللعالمین ﷺ نے عرض کیا: الٰہی! اس واسطے کہ میری اُمت کو رُسوائی نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے محمد! آپ کی اُمت کا حساب اس طرح لوں گا کہ ان کے بُرے اعمال کی آپ کو بھی خبر نہ ہوگی، جب آپ جیسے شفیق پیغمبر سے ان

کے اعمال چھپاؤں گا تو دوسروں کو کیسے معلوم ہونے دُوں گا۔ میرے محمد! آپ کو ان کا پیغمبر ہونے سے اتنی شفقت ہے، میں تو ان کا رب ہوں، مجھے ان پر کتنی شفقت ورحمت نہ ہوگی۔

میرے پیارے محمد! آپ ان کے پیغمبر ہیں تو میں ان کا معبود وخدا ہوں، آپ کو تو آج ان پر شفقت ہے، میری نظر تو اَزَل سے ان پر ہے جب ہی تو آپ جیسا پیغمبر ان کو دیا۔

قافلہ شد واپسی مابہیں	قافلہ چلا گیا ہماری واپسی کو دیکھو
اے کس ما بے کسی مابہیں	اے مدد کرنے والے ہماری بے کسی کو دیکھئے
جز درتو قبلہ نہ خواہیم ساخت	سوائے آپ کے دروازہ کے ہم کسی کو قبلہ نہیں بنائیں گے
گر نہ نوازی تو کہ خواہد نواخت	اگر آپ نہیں سرفراز فرمائیں گے تو پھر کون سرفراز فرمائیں گے

میرے محمد! مجھے آپ کی اُمت سے کچھ شکایات ہیں:

(۱)- میرے پیارے محمد! میں ان کو کل کے عمل کی تکلیف نہیں دیتا، اور وہ مجھ سے کل کا رزق کیوں مانگتے ہیں؟

(۲)- میں نے ان کا رزق غیر کے حوالے نہیں کیا، یہ میرے لئے عمل کر کے اس عمل کو غیر کے حوالے کیوں کر دیتے ہیں؟ (یعنی ریا کر کے لوگوں کے دکھانے کو عمل کرتے ہیں)۔

(۳)- نعمت میں دیتا ہوں، رزق میرا کھاتے ہیں اور شکر میرے سوا غیر کا کرتے ہیں، اور مجھ سے بگاڑ کرتے ہیں، اور میری مخلوق سے صلح کرتے ہیں۔

(۴)- عزت میں دینے والا ہوں، ذِلّت میں دینے والا ہوں، وہ عزت لوگوں سے چاہتے ہیں اور لوگوں سے ڈرتے ہیں۔

Marfat.com

(۵)-میں نے آگ پیدا کی کافروں کے لئے، آپ کی اُمت کے دشمنوں کے لئے، مگر یہ اس میں گرنے کی کوشش کرتے ہیں اور میری نافرمانی پر دلیر ہیں۔

(٦)-جنت ان کے واسطے بنائی مگر اس کی ان کو رغبت نہیں، نیک کاموں میں کوتاہی کرتے ہیں۔

(۷)-اے پیارے نبی! میں آپ کی اُمت کی شکایت فرشتوں کے سامنے نہیں کرتا، وہ میرا شکوہ غیروں کے سامنے کیا کرتے ہیں۔

میرے پیارے محمد! آپ اپنی اُمت سے فرمایئے اگر کسی سے اس کے احسانات کے سبب محبت کرتے ہو تو میں اس کا مستحق زیادہ ہوں، کثرت سے میرے احسانات تم پر ہیں۔

اگر تم کسی سے ڈرتے ہو تو سب سے زیادہ مجھ سے ڈرو، جو قدرت مجھ کو تم پر ہے ایسی کسی کو نہیں۔

اگر کسی سے تم کو اُمید ہے تو سب سے زیادہ مجھ سے اُمید رکھو۔

اگر تم نے کسی پر ظلم کیا ہے اس وجہ سے اس سے شرماتے ہو تو تم کو مجھ سے زیادہ شرمانا چاہئے اس لئے کہ تم سے ظلم ہی ظلم ہے اور مجھ سے وفا ہی وفا ہے۔

بیا موز از وفائے خویش مارا
کرامت کن لقائے خویش مارا

(سکھائیے ہم کو اپنے جیسے ایفائے عہد عنایت کیجئے اپنا دیدار ہم کو)

اگر کسی پر مال صرف کرتے ہو یا تن سے خدمت کرتے ہو تو میں اس کا زیادہ مستحق ہوں اس لئے کہ میں تمہارا خالق اور معبود ہوں۔

اگر کسی کو تم وعدہ میں سچا سمجھتے ہو تو مجھ کو سمجھو، میں سب سے زیادہ سچا ہوں۔

آپ کی اُمت لوگوں کے شرم سے گناہ کرتی، گناہ کرتے وقت مجھ سے کچھ شرم

نہیں کرتی‘ اے نبی! کیا میرے بندوں کی آنکھیں ہیں اور میں دیکھنے والا‘ سننے والا نہیں ہوں‘ ان کو تو مجھ سے شرم کرنا چاہیے۔

میرے پیارے محمد! میری اس قدر مہربانی اور عنایت پر کیا مجھ کو حق نہیں کہ آپ کی اُمت سے کچھ خدمت لوں؟

حضور نبی کریم ﷺ نے عرض کیا: بے شک میرے مالک‘ آپ کو ہر طرح کا حق حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم آپ کی اُمت کو حکم دیتے ہیں کہ رات دن میں پچاس نمازیں پڑھا کریں" اور سال میں چھ مہینے روزے رکھا کریں"

اس وقت حضرت نبی کریم ﷺ محوِ تجلیاتِ الٰہی تھے‘ آپ کو کچھ خبر نہ ہوئی‘ اور اسی طرح پچاس نمازوں کا حکم لے کر چلے‘ مگر چھٹے آسمان پر واپس آتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جب ملاقات ہوئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا‘ یا حضرت ﷺ! کہیے کیا حکم‘ احکام ملے؟ آپ نے فرمایا: پچاس وقت کی نمازیں ایک دن رات میں پڑھیں‘ اور چھ مہینے کے روزے سال میں رکھنے کے لئے ارشاد ہوا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا‘ جلدی واپس جایئے اور معاف کرایئے‘ بھلا ایک دن میں پچاس نمازیں اور سال میں چھ مہینے روزے کس طرح ادا ہوں گے‘ جب کہ بنی اسرائیل سے دو نمازیں ادا نہیں ہوئیں‘ آپ کی اُمت سے پچاس کس طرح پڑھی جائیں گی۔

یہ سن کر حضرت رحمۃ اللعالمین ﷺ کو بھی خیال آیا‘ واپس وہیں پہنچے جہاں پہلے نمازیں فرض ہوئی تھیں۔

ایک شبہ

یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام پیغمبر خدا ﷺ سے زیادہ سمجھ

Marfat.com

رکھتے تھے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خیال آیا' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلقاً خیال نہ آیا۔

جواب شبہ

میرے دوستو! آپ نے غور نہیں فرمایا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کیفیت میں بہت بڑا فرق تھا' حضرت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم محو دیدارِ تجلی ءالٰہی تھے جو ہر طرح سے عقل و ہوش کو فنا کر دیتی ہے' برخلاف اس کے موسیٰ علیہ السلام اس وقت قُرب و تجلی ءالٰہی سے دور تھے۔

غور کرنے کی بات ہے' فانی عشق اور فانی وصال اور فانی محبوب کے دیدار کی طلب میں عُشاق کیا کیا کرشمے کرتے ہیں' ذیل کی مثالوں سے واضح ہوگا:۔

(۱) -عورت سی نازک چیز دیدارِ یُوسُف علیہ السلام میں ایسی غافل ہوئی کہ بجائے میوہ کے ہاتھ کاٹ ڈالے اور خبر نہ ہوئی' بھلا دیدار کی لذت سے الگ رہ کر کوئی بڑا مرد سے مرد اپنا ہاتھ کاٹ کر دکھائے۔

(۲) -شیریں کا دیدار دیکھ کر فرہاد نے کوہستاں کھود مارا۔

(۳) -ادھم فقیر نے شاہ بلخ کی لڑکی کے جمال کو دیکھ کر سمندر خالی کرنے پر کمر ہمت باندھ لی۔ الغرض یہ سارے شاق سے شاق محنت کے پہاڑوں کا سر پر اُٹھالینا دیدارِ محبوب کے وقت آسان ہو جاتا ہے' فانی عشق اور فانی دیدار کا یہ حال ہے تو دیدار حقیقی کا کیا کہنا۔

اسی طرح جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیدارِ الٰہی کو دیکھ رہے تھے' اللہ اکبر اس دیدار کے وقت پچاس تو پچاس اگر پچاس ہزار نمازیں بھی اللہ تعالیٰ فرض فرماتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب کی سب منظور فرما لیتے' کیا پچاس نمازیں فرہاد کو کوہ کنی اور ادھم کے دریا خالی کرنے سے بھی زیادہ شاق کام تھا؟ کیا شیریں کا حُسن خُدا کے حُسن سے بھی زیادہ بڑھا ہوا تھا؟ فرہاد تو شیریں کے حسن کو دیکھ کر پہاڑ توڑنے تیار ہو

Marfat.com

جائے اور توڑ ڈالے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے دیدار کو دیکھ کر پچاس نمازوں اور چھ ماہ کے روزے قبول اور منظور کر کے چلے آئے اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے، تجلی کا اثر کم ہوا' اور موسیٰ علیہ السلام نے بھی سمجھایا تو حضرت رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم بھی سمجھ گئے کہ میں اس وقت محوِ تجلی تھا' ساری اُمت تو محوِ تجلی نہ ہوگی وہ کس طرح یہ مشکل کام انجام دے گی۔

آپ فوراً واپس ہو کر وہیں پہنچے جہاں نمازیں فرض ہوئی تھیں' وہاں ایک سفید نُور نے جو ابر کی صورت میں تھا آپ کو اپنے اندر لے لیا' آپ فوراً سجدہ میں گر پڑے اور اُمت کی نمازوں کی معافی کے لئے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا ''اچھا جاؤ پانچ نمازیں اور ایک ماہ کے روزے معاف کرتے ہیں' حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ نمازیں اور ایک ماہ کے روزے معاف کروا کر خوش ہو گئے اور پینتالیس نمازیں' پانچ ماہ کے روزے منظور کر کے یہ خیال فرمایا کہ محبوب کے لیے پینتالیس نمازیں پڑھنا' پانچ ماہ کے روزے رکھنا کیا حقیقت رکھتا ہے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دوبارہ ملاقات ہوئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ جناب (۴۵) بھی بہت ہیں' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پھر واپس ہوئے۔

الغرض پانچ دفعہ کی شفاعت سے (۴۵) نمازیں اور (۵) ماہ کے روزے معاف ہو کر صرف پانچ نمازیں اور ایک ماہ کے روزے باقی رہے۔

ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بھی ہوا کہ ''ہماری بات بدلی نہیں جاتی' اور نہ ہم کسی پر ظلم کرنا' یا کسی کو زیادہ مشقت میں ڈالنا پسند کرتے ہیں' تم اور تمہاری اُمت پانچ نمازیں پڑھیں' ہم پانچ کو وہی پچاس لکھا کریں گے۔

پڑھتے ہیں پانچ اور ثواب میں پچاس۔

پانچ پڑھو پچاس لکھواؤ۔

Marfat.com

ایک ماہ کے روزے رکھو، چھ ماہ کے روزے لکھواؤ۔

ایک کے دس پاؤ۔

پھر بھی نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے سے جی چراؤ' یہ تمہاری کم نصیبی ہے۔

(دوستو! مذکورہ تصفیہ کے لحاظ سے پانچ کے پچاس)

عام اُصول کے تحت نماز باجماعت کے ستائیس درجہ زائد۔

اور عام اصول کے تحت' ہر ایک نیکی کے دس گنے زیادہ۔

اس طرح ہر ایک کو ضرب دیں تو تیرہ ہزار پانچ سو نمازیں ہوتے ہیں' نتیجہ یہ نکلا کہ نمازی ہر روز ایک مہینے کی رات دن کے برابر عبادت کے ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔

حضرت رسول کریم ﷺ نہایت شاد و خوش واپس ہوئے' پھر بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: یا حضرت! اور کچھ کم کرائیے۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: موسیٰ! اب مجھے شرم آتی ہے' پچاس کے پانچ رہ گئے' کہاں تک کم ہوں گے۔ یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام خاموش ہو گئے۔ اس طرح پانچ نمازوں' اور ایک ماہ کے روزوں کا حکمِ الٰہی قائم اور مُحکم ہو گیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عرض کرنے پر حضور نبی کریم ﷺ معافی نمازوں کے لئے تشریف لے جاتے تو ہر دفعہ صرف (۵) نمازیں معاف ہوتیں' اس جانے کا سلسلہ (۵۰) سے (۵) تک رہا' اس آمد و رفت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام تجلیءِ الٰہی کا لطف لیتے تھے' اس لئے بار بار بھیجتے تھے۔

(۵) اور (۵۰) میں صرف ایک صفر کا فرق ہے' دہلی کے محاورے میں نقطہ کو نکتہ کہتے ہیں' اللہ تعالیٰ کے نکتہ نوازی کی صفت جو مشہور ہے اس صفت کا یہاں ظہور ہوا کہ ایک نقطہ اُٹھا لینے سے جو سہولت ہوئی تو ہزاروں نمازی ہو کر جنتی ہو گئے۔

Marfat.com

اگر یہ نقطہ نہ اٹھا لیا جاتا تو (۵۰) نمازیں کی ادائی کی دُشواری کی وجہ ہزاروں میں ایک نمازی یا دو نمازی ہوتے، ما بقے جو حکم کی تعمیل نہ کرتے وہ سب دوزخی ہو جاتے۔ اللہ تعالیٰ کی نکتہ نوازی کی صفت نے ظہور کیا، ایک نقطہ اُٹھا لیا ہزاروں کو بخش دیا، بڑا بھاری بوجھ لوگوں کی گردنوں سے اُٹھ گیا۔ پھر جب یہ نمازوں کا عمل ''اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ'' کی حضوری میں پہنچا، پھر وہی رحمت کا نقطہ ملا کر پانچ کو پچاس بنا دیا، جو نقطہ وبالِ جان تھا وہی نقطہ راحتِ جاں ہو گیا۔

جب باتیں ہو چکیں تو اللہ تعالیٰ نے کچھ نصیحتیں بھی فرمائیں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا کہ میرے محمد! میری یہ نصیحتیں اپنی اُمت کو پہنچا دیجیے۔

(۱)۔ جب کوئی غم تم کو پیش آئے تو مجھ کو یاد کیا کرو، اس وقت میں تمہاری جان سے زیادہ تمہارے نزدیک ہوں، مجھ جیسا محبوب جب تمہارے نزدیک ہو تو تم کو غم نہیں کرنا چاہیے۔

(۲)۔ مظلوم کی بددُعا سے ڈرتے رہو، گو کہ مظلوم کافر ہی کیوں نہ ہو اُس کی دُعا مقبول ہو جاتی ہے۔

(۳)۔ مصیبتوں پر صبر کیا کرو، اور کسی سے دشمنی مت مول لو اور تکبر سے بچتے رہو۔

(۴)۔ دنیا پر دھوکا نہ کھاؤ، اس کو ہمیشہ رہنے کی جگہ نہ سمجھو، دُنیا پر کبھی فخر مت کرو، یہ دُنیا سایہ کی طرح ڈھلتی جا رہی ہے، اس بے وفا نے کسی کا ساتھ دیا نہ دے گی۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: الٰہی! میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں اور تجھ ہی سے ڈرتا ہوں، اور تجھ ہی سے اُمید رکھتا ہوں، میں یقین سے جانتا ہوں کہ تُو میرا پروردگار ہے اور تو نے ہی مجھے پیدا کیا، اور تُو نے ہی مجھے عزت دی، اور نبی

Marfat.com

بنایا، میں تیری ان نصیحتوں پر عمل کروں گا، اور اپنی اُمت کو بھی ان نصیحتوں پر عمل کرنے کی ضرور تاکید کروں گا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ہماری نصیحت یہ بھی ہے کہ نماز وقت پر ادا کیا کریں، اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی ہمیشہ پابندی کیا کریں، کیونکہ دین کا قیام اسی پر ہے۔

اس کے بعد جب واپس جانے کی اجازت ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے عرض کیا: الٰہی! مجھے اب دُنیا میں مت بھیج، یہیں رہنے دے۔

اس پر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا، میرے دوست! مجھے آپ کی اُمت کا بہت خیال ہے، آپ اگر یہاں رہیں گے تو پھر ان بیچاروں کی ہدایت کون کرے گا۔ دُنیا میں آپ رہیں یا آپ کی قبر شریف، ہم ان پر عذاب نہیں کریں گے اور آپ کا فیض ان کو پہنچتا رہے گا، تمام اُمت کو تو آپ یہاں لانے سے عاجز ہیں البتہ یہی سما اور یہی کیفیت ہم وہاں قائم کرنے سے عاجز نہیں ہیں۔ اب تو آپ اپنی اُمت میں جائیے جب کبھی آپ چاہیں گے اور معراج یاد آئے گی تو ہم وہیں آپ کو رکھ کر اس جسمانی معراج کی طرح روحانی معراج سے سرفراز کرتے رہیں گے۔

(ایسا ہی ہوا، اس ایک مرتبہ کے جسمانی معراج کے علاوہ ۲۲ مرتبہ روحانی معراج ہوئی)

اس کے بعد حضرت نبی کریم ﷺ نے عرض کیا: الٰہی! میں نے جو کچھ عجائبات آج کی رات دیکھے ہیں، اگر میں اپنی اُمت سے کہوں گا تو اس کا کون اعتبار کرے گا؟

حکم ہوا میرے پیارے محمد! جاؤ ہمارا ابوبکر ان باتوں کو سچ سمجھے گا اور آپ کی تصدیق کرے گا۔

حضرت رسول اکرم ﷺ جب رخصت ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

میرے پیارے محمد چلے' کیا جبرئیل کی درخواست پیش نہیں کرتے؟ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: الٰہی! بھول گیا' تو بڑا ''عَلَّامُ الْغُیُوْب'' ہے' جبرئیل کی درخواست یہ ہے کہ کل قیامت میں پُل صراط پر میری اُمت کے لئے اپنے پَر بچھائیں تاکہ میری اُمت تلوار سے تیز اور بال سے باریک پل صراط پر چلنے کی مصیبت سے بچے۔

حکم ہوا' یہ درخواست سب اُمت کے لئے قبول نہیں' ہاں! آپ کی اُمت میں سے اُس شخص کے لئے قبول کی جاتی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کل صحابہ رضی اللہ عنہ سے دوستی رکھے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرے' اُن کے لئے پُل صراط پر جبرئیل کو پَر بچھانے کی اجازت ہے۔

رُسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری مبارک واپس ہونے لگی' رَف رَف اور براق ہاتھوں ہاتھ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو واپس لے چلے' اُس وقت مُلاءِ اعلیٰ کو آپ کی جُدائی کا جو صدمہ تھا کیا عرض کروں کیسا تھا۔

تھا زبانوں پر فرشتوں کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام
کوئی چومے تھا رکاب اور کوئی تھامے تھا لگام
مانگتی جاتی تھیں حورانِ بہشتی انعام
انبیاء بھیجتے جاتے تھے درود و سلام

حضرت اُمِ ہانی کے مکان میں تشریف لائے' اور حضرت جبرئیل علیہ السلام اپنے مقام پر چلے گئے۔

Marfat.com

ساتواں باب

سفرِ معراج کے اظہار پر

حالات و کیفیات

اس باب میں اُن حالات و کیفیات کی تفصیل بیان کی جارہی ہے جو واقعہ معراج کو ظاہر کیے جانے پر لوگوں میں پیدا ہو گئے۔

نمازِ صبح کے بعد جب آپ نے اس واقعہ کو بیان فرمایا تو ایک ہنگامہ ہو گیا' ہر شخص جھٹلانے لگا۔ بعض جو نئے مسلمان ہوئے تھے مُرتد ہو گئے۔

میرے دوستو! سوچنے کی بات ہے کہ اگر جسم سے معراج نہیں ہوئی تھی تو اس ہنگامے کی اور مرتد ہونے کی کیا بات تھی؟ آپ فرما دیتے کہ مَیں تو خواب کا واقعہ کہہ رہا ہوں' تعجب کی کیا بات ہے! یوں نہیں فرمایا بلکہ حضور سیاحِ لامکاں ﷺ کا ارشاد تھا کہ جسمانی معراج ہوئی۔

اس پر کفار نے کہا کہ ہم نے ایسی بات کبھی نہیں سنی، اس کی کوئی نشانی یا علامت بتایئے اگر آپ شباشب بیت المقدس گئے ہیں تو ہمارے فُلاں فُلاں قافلے آپ کو راستے میں ملے ہوں گے اگر آپ سچے ہیں تو ان کی پوری پوری کیفیت بیان فرمایئے کہ اس رات وہ کہاں تھے اور اہلِ قافلہ اُس وقت کیا کر رہے تھے اور ان میں کیا واقعہ پیش آیا؟

حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے قافلے جو تجارت کے لئے شام کو گئے ہیں وہ مال بیچ کر واپس آ رہے ہیں' ان کا ایک اونٹ کھو گیا تھا' اونٹ

Marfat.com

کی تلاش میں جنگل جنگل پھر رہے تھے وہ قافلہ واپس آرہا ہے سب سے آگے ایک خاکستری رنگ کا اونٹ ہے جس پر دو گونیاں لدی ہوئی ہیں ایک کالی اور ایک دھاری دار۔

لوگ اس طرف دوڑے دیکھا واقعی اس قافلہ میں سب سے پہلے خاکستری اونٹ تھا۔

دوسرا واقعہ آپ نے یہ بیان فرمایا کہ میری سواری کی رفتار سے ڈر کر ایک اونٹ بھاگا اور دوسرا گر پڑا' قافلے والوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ واقعہ صحیح ہے۔

دوستو! اگر جسمانی معراج نہیں تھی تو اونٹ بدکے کیوں؟

ابو جہل بہت خوش ہوا کہ اب تو حضرت رسول اللہ اکرم ﷺ کا جھوٹ ظاہر ہو جاتا ہے' اس کی پکار پر لوگ جمع ہوئے۔ آپ ﷺ نے تمام قصہ بیان فرما دیا' لوگ متحیر تھے اور انکار کر رہے تھے۔ پھر کہا کہ اگر آپ سچے ہیں تو بیت المقدس کی علامتیں بتلائیں' مثلاً دروازے کتنے ہیں' مینار کتنے ہیں' برج کتنے ہیں محرابیں کتنی ہیں اور منبر کیسا ہے؟

حضور امام الانبیاء ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں جب بیت المقدس پہنچا تو ایسی چیزوں کو بے ضرورت سمجھ کر ان کی طرف کچھ خیال نہیں کیا' ان سوالات سے مجھ کو اس قدر اُلجھن ہوئی کہ کبھی ایسی اُلجھن نہیں ہوئی تھی' پس اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس میرے سامنے کر دیا' بیت المقدس کو دیکھ دیکھ کر جو جو وہ مجھ سے پوچھتے تھے' میں ان کو بتلائے دیتا تھا۔

ادھر قافلہ والوں سے تحقیق ہو گئی اور ادھر بیت المقدس کی علامتوں سے تصدیق ہو گئی تو چاروں طرف سے آوازیں آنے لگیں کہ یہ محمد کا جادو ہے جادو۔

غرض عقل کے خلاف ہونے سے جیسے آج کل نئے تعلیم یافتہ لوگوں کو شک ہے' ایسا ہی مکہ کی ہر ایک عورت' مرد' بوڑھے' جوان نے انکار کیا' اور جھٹلایا۔

صد آفریں ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر' جب کفار دوڑے ہوئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا کہ کچھ خبر بھی ہے تمہارے دوست کیا کہہ رہے ہیں' وہ کہتے ہیں مجھے جسمانی معراج ہوئی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سچ ہے اور حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر! میں مکہ سے بیت المقدس گیا اور آیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بلا تامل فرمایا: میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مزید عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب میں نے آپ کے فرمانے پر حضرت جبرئیل علیہ السلام کا آسمان سے دُنیا میں ایک دن میں دس مرتبہ آنا مان لیا ہے تو اگر آپ ایک رات زمین سے آسمان پر گئے تو کون سا بڑا کام ہوا' جس کا میں انکار کروں' جو خدا حضرت جبرئیل علیہ السلام کو آسمان سے زمین پر لاتا ہے وہی خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین سے آسمان پر لے گیا۔

معراج شریف حضرت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات میں سے ہے' معراج حقیقت میں قربِ حق ہے' کسی پیغمبر کو عروج سے معراج ہوا ہے تو کسی پیغمبر کو نزول سے' حضرت ادریس علیہ اسلام کو عروج سے ہوئی "وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا" (۱) (ہم نے ادریس کو بلند مقام پر پہنچایا) وہ زندہ دُنیا سے آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی معراج عروجی ہوئی' ان پیغمبروں کو عروج ہی ہوا' پھر نزول نہیں ہوا' اور حضرت یونس علیہ السلام کو نزولی معراج ہوئی' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال یہ ہے کہ آپ کو عروجی و نزولی دونوں معراجیں ہوئیں' قرب الٰہی

(۱) پ ۱۶' سورۂ مریم آیت ۵۷

Marfat.com

حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بوقت عروج جیسا حاصل تھا یعنی آپ کی دو حالتیں تھیں، ایک عروجی جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیچے سے اوپر جارہے تھے اور دوسری حالت نزولی تھی جبکہ آپ اوپر سے نیچے آرہے تھے، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نزولی معراج عروجی معراج سے افضل ہے، وہ اس طرح کہ معراج سے دو مقصود تھے۔

(۱) رویت آیات (یعنی قدرت کی نشانیاں دیکھنا)

(۲) اور علم کی زیادتی سے آپ کی تکمیل ہو اور ان علوم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں کی تکمیل فرمائیں۔

پہلا فائدہ لازمی ہے جو حضور کی ذات تک محدود ہے۔

دوسرا فائدہ متعدی، اس سے دوسرے مستفید ہوتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ جو وقت متعدی فائدہ کے ظہور کا ہے وہ فائدہ لازمہ کے وقت سے افضل ہوگا۔ کیونکہ بعثت رسول سے اصل مقصد فائدہ خلائق اور دوسروں کی تکمیل ہے اور فائدہ متعدی کا ظہور بعد نزول ہے تو نزول کا عروج سے افضل ہونا ثابت ہوا "وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى "(۱) اس پر دلیل ہے۔

واقعہ معراج سے ہم کو یہ سبق حاصل ہوا کہ سالکین کو اپنا آپ فیصلہ نہیں کرنا چاہیے۔ مثلاً پہلے ذکر میں جی لگتا تھا، خطرات نہیں آتے تھے، انوار کی کثرت تھی، اس کو وہ افضل حالت سمجھتے تھے، پھر خطرات آنے لگے، انوار میں کمی ہو گئی تو پریشان ہوتے ہیں، سمجھتے ہیں کہ ہم مردود ہو گئے، ان کو خبر نہیں وہ عروج کی حالت تھی یہ نزول کی حالت ہے، معراج عروجی اور نزولی دونوں طرح کا ہوتا ہے، دونوں حالتیں مقبول ہیں، تم نزول کو [illegible] کم سمجھتے ہو، دونوں قرب ہی کی حالت ہے، ایک کو قبض اور دوسرے کو بسط [illegible]۔ اگر قبض کسی مصیبت کی وجہ سے نہ ہو تو اس کو

---

(۱) آپ کی آخری حالت پہلی حالت سے بہت بہتر ہے (پ ۳۰، سورۃ الضحیٰ آیت ۴)

Marfat.com

نزول سمجھنا چاہئے' ہاں احتیاطاً قبض کی حالت میں کثرتِ استغفار کرے' اور اپنے کام میں لگا رہے اور دونوں کو نعمت سمجھے۔

آپ ان کافروں کے طعنے سن کر گھر واپس جا رہے تھے کہ کیا دیکھتے ہیں کہ کنویں پر ایک عورت کھڑی رو رہی ہے' آپ نے پوچھا: اے عورت! کیوں رو رہی ہے؟ اس نے کہا: مَیں فلاں یہودی کی باندی ہوں' اُس نے مجھ کو پانی لانے بھیجا تھا' میں بیمار ہوں' وہ گھڑا راستے میں پھوٹ گیا' کسی ثوابی نے گھڑا تو لا دیا مگر وہ بہت بڑا ہے' مجھ سے اٹھ نہیں سکتا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھبراؤ مت' میں لئے چلتا ہوں۔

گھر کی جانب اُس یہودی کے چلے
حاملانِ عرش سب رونے لگے
بولتے تھے واہ رے خُلقِ نبی
رات کو لذت میں تھے معراج کے
صبح کا نادر ہے دیکھو سانحہ
ہے یہودی کا گھڑا سر پر دھرا
قدسیاں دوڑے کہ ہم کو دیجئے
بوجھ یا حضرت نہ سر پر لیجئے
کہتے تھے روح الامیں یا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
میں لئے چلتا ہوں سر پر گھڑا
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے یہ میرا کام ہے
رحمتِ عالم ہمارا نام ہے

باندی پہلے دوڑی ہوئی گئی اور واقعہ سنایا' جب یہودی باہر آیا تو کیا دیکھتا ہے

Marfat.com

کہ حضرت رسول اکرم ﷺ ہیں، عرض کیا: یا محمد مصطفیٰ ﷺ! کل رات آپ کو معراج ہوئی، حضرت ﷺ نے فرمایا: ہاں تجھ کو کیسے معلوم ہوا؟ اُس نے کہا: ذرا ٹھہریئے، جا کر تمام خاندان کو بلا لایا، توریت شریف بھی اپنے ساتھ لایا اور کھول کر کہا، یہ دیکھئے توریت میں لکھا ہے کہ نبی آخری الزماں کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ ان کو رات میں جب معراج ہوگی تو صبح ایک یہودی کا گھڑا باندی کی وجہ سے اُن کے سر پر ہوگا، ان کی پیٹھ پر مہر نبوت ہوگی، اب ہم کو یقین ہوا کہ آپ سچے نبی ہیں، وہ اور اس کے خاندان کے تمام لوگ مسلمان ہو گئے، یہ برکت ہے اخلاق کی۔

اُدھر اللہ سے واصل اِدھر مخلوق میں شامل
خواص اس برزخِ کبریٰ میں تھا حرفِ مشدد کا

خدا کی اطاعت، مخلوق کی شفقت، یہ خلقِ نبی رہا، اُمت کو بھی ان کی اتباع کرنا چاہیے۔

میرے دوستو! حضرت سید عالم ﷺ خدا سے ملنے گئے تو اللہ تعالیٰ حضرت ﷺ کی اُمت کے لئے آسمانِ اوّل پر شب برأت میں آتا ہے، ہر رات پچھلی رات بھی آسمانِ اوّل پر جلوہ فرما ہوتا ہے، نبی کے صدقے میں اُمت کو یہ فضیلت ملی۔

Marfat.com

آٹھواں باب

سفر معراج کا تحفہ

معراج المومنین

صاحبو! عظیم الشان نبی آخر الزمان ﷺ کے معراج کے بیان کو تو آپ سن چکے ہیں، اب آپ ﷺ کی اُمت مرحومہ کی معراج کو بھی سنئے:

تمہید

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ جگہ جگہ اپنی نعمتوں کا ذکر کر کے احسان جتلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے بندے! کبھی تو نے یہ بھی سوچا ہے کہ ہمارے تجھ پر کیا کیا احسانات ہیں؟

تو معدوم تھا ہم نے تجھ کو موجود کیا۔

اپنی نعمتوں سے تیرے لئے زمین کے دستر خوان کو آراستہ کیا

تو بے سمجھ تھا، تجھ کو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ کون سی چیز تیری رُوح کو ضرر دینے والی ہے، ہم نے اُس کو تجھ پر حرام کر دیا تا کہ زبردستی تجھ کو اس ضرر سے بچائیں۔

تیرے ماں باپ بھی تجھ پر مہربانی اور شفقت نہیں کر سکتے جو ہم نے تجھ پر کی ہے۔ ادنیٰ سی مثال یہ ہے کہ تو چھوٹا سا بے سمجھ تھا اور تیری ماں سو جاتی تھی، اگر کوئی موذی جانور تجھ کو ضرر پہنچانا چاہتا تو نہ تو اُس کو دفع کر سکتا تھا اور نہ ہی تیری ماں کو اس کی کچھ خبر ہوتی، ہم ہی تیری حفاظت کرتے تھے، اب بھی موذیات سے تو کیا خاک بچ سکتا ہے، ہماری نگہبانی نے تجھ کو آرام میں رکھا ہے۔ ایک انسان ہے،

Marfat.com

سینکڑوں اس کے دشمن ہیں، سانپ، بچھو، شیر، جن اور خود انسان، انسان کا دشمن ہے، بندے تو اکیلا کس کس سے بچتا، اگر ہماری مہربانی اور حفاظت نہ ہوتی تو کس کس سے جان بچاتا۔

ابر اُٹھا کر پانی ہم برساتے ہیں یا تو، بیج تو بوتا ہے، کھیت ہرے بھرے ہم کرتے ہیں یا تو؟ تیرے دکھ درد میں ہم کام آتے ہیں، تیری مصیبت میں ہم رحمت سے پیش آتے ہیں، بغیر سوال کے ہم تیری ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔

بندے! سچ کہنا تو کیسی کیسی نافرمانیاں کرتا ہے ہم سب سے چشم پوشی کر کے ہر وقت تیرے پر رحم کی نظر رکھتے ہیں۔

آخرت میں تیرے واسطے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں، جن کو آنکھ دیکھتی ہے نہ کان نے سنا ہے۔

یہ نمونہ ہے ہمارے بڑے بڑے احسانات کا، کیا ان احسانات کا یہی بدلہ ہے جو تو ہمارے ساتھ پیش آرہا ہے، اگر کسی کے ایک دو حق ہوں تو اُس کو پورا کرتا ہے اور وہ پورا کرا کے چھوڑتا ہے۔ ہمارے سینکڑوں حق تجھ پر ہیں مگر کسی حق کا تو کچھ خیال نہیں کرتا، ماں باپ کا اولاد پر حق ہے کہ وجود انہیں کے سبب ملا ہے، اس لحاظ سے بھی ہم ہی مستحق ہیں کہ اصلی وجود ہم نے دیا ہے۔ استاد کا حق شاگرد پر ہے کہ جہل سے نکالا، اس لحاظ سے بھی ہم ہی مستحق ہیں:

''عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ'' ﴿پ ۳۰، سورہ العلق آیت ۵﴾

(ہم نے انسان کو وہ سکھایا جس کو وہ نہیں جانتا تھا)

مرشد کا حق مرید پر ہے کہ باعث ہدایت ہوا، اس لحاظ سے بھی ہم ہی مستحق ہیں، اگر ہم ہدایت نہ دیتے تو کیا ہدایت پاتا؟ مالک کا حق غلام پر، شہنشاہ کا حق رعایا پر، اور معشوق کا حق عاشق پر ہوتا ہے، اس لحاظ سے بھی ہم ہی مالک ہیں، ہم

Marfat.com

ہی شہنشاہ ہیں اور ہم ہی محبت کرنے کے لائق ہیں' بندے پھر تو ہمارے کون کون سے حق کو بھولے گا' ایک دن ہم ہی سے کام پڑے گا' اُس دن ہمارے دربار میں ہاتھ باندھے ہوئے غلامی کا اظہار کرے گا۔ اُس وقت کچھ نفع نہیں' یہاں غلامی کا اظہار کر' یہ کام آنے والا ہے۔

حکایت

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اگر فردا یک نفس از دیدار حق محروم مانم در آخرت چنداں بگریم و نالم کہ ہمہ اہل بہشت را بر من رحم آید

اگر کل قیامت میں ایک لحظہ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم رہوں تو اتنا روؤں گا کہ تمام بہشتیوں کو مجھ پر رحم آئے گا۔

رابعہ رحمۃ اللہ علیہا گفت ایں سخن نکوست' اما اگر در دُنیا چناں ست کہ یک نفس از ذکر حق تعالیٰ غافل می ماند ہماں ماتم و گریہ وزاری پدید آید' نشان آنست کہ در آخرت نیز چناں خواہد بود والا نہ خیانست

رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا فرمائیں' یہ جو حسن بصری فرمائے ہیں: بہت اچھی بات ہے' آخرت میں ایسا اُس وقت ہوگا کہ دُنیا میں بھی جب اللہ کی یاد سے ایک لحظہ غافل رہے تو ایسے ہی گریہ وزاری اس سے ظاہر ہو' جیسے آخرت میں دیدارِ حق نہ ہونے سے ظاہر ہوگی ورنہ باتیں ہی باتیں ہیں۔

غرض بندے ہمارے تجھ پر سینکڑوں حق ہیں' کوئی نہ کوئی حق ادا کر' دیکھ وقت جاتا ہے' کب تک ہاتھ پر ہاتھ لئے بیٹھا رہے گا' کچھ تو بن کر آ' عاشق بن' اگر عاشق نہ بنا تو طلب بن' طلب نہ بنا تو غلام بن' غرض کچھ نہ کچھ بن کر چل۔ غلام کیسے بنا کرتے ہیں' غلامی کا کیسے اظہار کرتے ہیں' اس کی بھی تجھ کو خبر نہیں' یہ بھی

ہمارا احسان ہے' آ ہم سکھاتے ہیں' مسجد بھی کبھی تو نے دیکھی ہے۔

حکایت

کسی کا بیل چھوٹ کر مسجد میں گھس گیا' لوگوں نے ملامت کی' کہنے لگے میاں! بیل جانور بے عقل ہی مسجد میں چلا آیا' کبھی ہم کو بھی دیکھے ہو کہ مسجد میں آئے ہیں۔

اگر بے عقل ہی مسجد میں آیا کرتے ہیں اور سمجھ دار مسجد میں نہیں آتے تو بس غلامی کا اظہار کرنا سیکھ چکے' غلامی سیکھنا ہو تو ذرا بے عقل بن کر مسجد میں آؤ' پھر دیکھو اس کے غلام کیسے غلامی کا اظہار کرتے ہیں' سچ مچ عقل بالائے طاق رکھ کر اللہ کے سامنے کیا کیا کرتے ہیں۔

اگر کھانے پینے' جورو بچوں میں لگ کر ہم کو بھول گئے ہو' خیر ہم اس پر بھی چشم پوشی کرتے ہیں' اگر کوئی یاد دلانے والا یاد دلائے جب تو تم ہم کو یاد کرو' ورنہ ایک دن ایسے ہی کھاتے پیتے اپنی اپنی عورتوں میں خوش ہوں گے کہ صورِ قیامت پھونکا جائے گا' اس وقت سب ہم کو یاد کریں گے' مگر اس وقت کی یاد بے فائدہ ہے' اسی طرح اب جب تم کھانے پینے' بیوی بچوں میں ہوں گے کہ مؤذن سوتوں کو جگائے گا' بھولوں کو یاد دلائے گا اُس وقت ہماری یہ یاد نفع دے گی' اس لئے پہلے مؤذن کہتا ہے:

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ"

مسلمان تم کھانے پینے' جورو بچے' معاملات' جن جن چیزوں میں پھنسے ہو ان سب سے خدائے تعالیٰ معظم ہے' بڑا ہے' یہ لفظ ہمارے سچے غلاموں پر وہ اثر ڈال رہا ہے' سارے تعلقات ٹوٹ رہے ہیں' ہر چیز خدا کی عظمت کے سامنے حقیر نظر آ رہی ہے' بے ساختہ اِدھر مؤذن کہتا ہے تو ادھر سننے والوں کے منہ سے نکل رہا ہے:

"اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ"

بارالٰہا! اب تک میں دھوکہ میں تھا' کھانے پینے' جورو بچوں کو ہی مقصودِ اصلی سمجھا ہوا تھا' اب تیری عظمت نے سب کو نظروں سے گرا دیا' معبود بھی تو ہی ہے' مقصود بھی تو ہی ہے' محبوب بھی تو ہی ہے' دل لگانے کے قابل تو ہی ہے' اب تک جو کٹی غفلت میں کٹی' یہ غفلت پہلے ہی سے اُٹھا دینا تھا' غلام اپنی بدبختی سے آقا کو چھوڑ کر بھاگتا ہے تو آقا اُس کو زبردستی پکڑ کر بلاتا ہے' ابتک آپ مجھ کو کیوں نہیں پکڑ منگوائے' کیوں مجھ کو اپنی مجلس سے نکال دیئے تھے' کیوں مجھ کو شیطان کے ہاتھ میں دے دیئے تھے' خیر جو ہوا سو ہوا' حاضر ہوں' بتاؤ کیا خدمت ہے کہ وہ کروں' کوئی مستی میں کہتا ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور کا چرواہا کہہ رہا تھا۔

ہے کہاں تو جلوہ گر بتلا مجھے
تیری دُوری نے دیا تڑپا مجھے
ہے بتا کس جا تو اے جانِ جہاں
تاکہ کروں قربان تیری خدمت میں جاں
رات دن میں تیری خدمت میں رہوں
ایک دم غمگین تجھے نہ ہونے دُوں
خوب سا مل مل کے نہلاؤں تجھے
اور اچھے کپڑے پہناؤں تجھے
تیل ڈالوں سر میں' اور کنگھی کروں
اَچکنیں تیرے لئے اچھے سیوں
ڈھونڈ کراوں کی تیری ماروں جوئیں
اور کھلاؤں ہر طرح کی نعمتیں

Marfat.com

ہو اگر بیمار تو اے کردگار
جان و دل سے ہوں تیرا میں غمگسار
پاؤں دابوں اور چوموں ہاتھوں کو
اور کروں سونے کو بستر رات کو
اے میرے رب! جاں میری تجھ پہ فدا
اور سب اولاد گھر بار میرا
روغنی روٹی پکا کر اور کھیر
اور بہت لسی، دہی، مسکہ، پنیر
لاؤں میں تیار کر کے آگے تیرے
روز ہو کھانا تیرا گھر سے میرے
اے خدا تجھ پر ہو قربان میری جاں!
اور میرے سب بکریاں اور خانماں!

غرض اس طرح کے خیالات سُوجھ رہے تھے کہ مؤذن نے کہا:

"اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ"

یوں بغیر کسی رہبر کے چلنے سے ایسے ہی خیالات سُوجھتے ہیں، محمد سرورِ کونین ﷺ جیسے راہبر کے پیچھے ہو کر ہمارے پاس آؤ۔

ایسے میں مؤذن نے رہبر کی طرف سے اعلان شائع کیا کہ خدا کے دربار میں دودھ، پنیر، پاؤں دابنے کی ضرورت نہیں:

"حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ"

ان کو جو خدمت پسند وہ نماز ہے، نماز ہی سے ہمارے سب احسانات کا شکریہ ادا ہو جاتا ہے، اس لئے نماز کو آؤ، نماز پڑھ کر خدا کی خدمت کرو، یہی خدمت خدا کو پسند

Marfat.com

ہے، مگر یہ دربار کریم کا دربار ہے، خالی خدمت کے لئے نہیں بلاتے:

"حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ"

خدمت کر کے نجات و کامیابی کا، معشوق کی خوشی کا خلعت تیار ہے، آؤ لیجاؤ۔ چلنے کو ہی تھا کہ پھر شیطان نے وسوسہ ڈالا، کہاں تُو کہاں وہ معشوق، کہاں تُو کہاں وہ شہنشاہ، پھر مؤذن نے دوبارہ

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ"

کہہ کر وسوسہ کو مٹا دیا، یہ غلامی سیکھنے کے لئے اب مسجد کو، اپنے دل کو یہ سمجھاتے چلا۔

حکایت

بازار مصر میں جب حضرت یوسف علیہ السلام بک رہے تھے، کروڑہا روپے قیمت اُٹھ رہی تھی، ایک بوڑھی تاگے کی چند کھنڈکیاں لے کر چلی، لوگوں نے کہا تُو کس شمار میں ہے وہاں کروڑ پتی کی دال نہیں گلتی، اُس نے کہا سیدنا یوسف علیہ السلام ان داموں کو نہ ملیں، مگر سیّدنا یوسف علیہ السلام کے خریداروں میں میرا نام تو لگ جائے گا۔ ایسا ہی اے دل! اگر خدا کے نہ عاشق بنے، نہ طالب، نہ سچے غلام تو خیر، غلاموں کی فہرست میں نام تو لگ جائے گا، اتنا بھی ہو گیا تو زہے قسمت، اب مسجد میں آکر دیکھتا ہے کہ غُلام غُلامی کا اظہار کر رہے ہیں، ظاہر جسم تو مخلوق سے ڈھانپے ہیں، باطن کی بُرائی خالق کے سوا کسی سے نہیں ڈھپ (چھپائی جا) سکتی، ندامت پشیمانی کا پردہ چھوڑ دیا، یہ ندامت سترِ باطنی ہے اور وہ لباس سترِ ظاہری۔

تکبیر ہو رہی ہے، ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ ایک بہت بڑے شہنشاہ کی آمد آمد ہے، نقیب پکار رہا ہے، اتنے میں درباری وکیل (امام) آگے بڑھ کر القابِ شہنشا ہی پکارا:

Marfat.com

''اَللّٰهُ اَكْبَرُ''

لو مبارک ہو، وہ شہنشاہ تشریف لائے' یہ سنتے ہی سب کے منہ سے وہی القاب نکل رہے ہیں:

''اَللّٰهُ اَكْبَرُ''۔

''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کے ساتھ ہی ہاتھ اُٹھ رہے ہیں' میرے مولیٰ تیری بڑی شان ہے' کان کو ہاتھ لگائے جا رہے ہیں' دو عالَم سے بیزاری ظاہر کر رہے ہیں' یا اس سے بتایا جا رہا ہے کہ ایسی بڑی شان والا کہیں سُنا نہیں' موجود ہونا کیسا' یا اس واسطے ہاتھ اٹھا رہے ہیں کہ سُن لیا ہے شہنشاہ کی تشریف آوری ہو چکی ہے۔ ڈوبتا (شخص) ہاتھ مارتا' اونچے کرتا ہے' مَیں بھی گناہوں کے دریا میں ڈوب رہا ہوں' میرے مَولا! میرا ہاتھ پکڑ لے' گناہوں کے دریا میں ڈوبنے مت دے' ہاتھ باندھ کر نیچے نگاہِ کئے' نہایت ادب سے کھڑے ہوئے غلاموں کو آپ دیکھتے ہیں' غُلام کیا بلکہ بھاگے ہوئے غلاموں کی طرح سر جھکائے ہوئے کھڑے ہیں' اس وقت کچھ ایسی فصیحت و رُسوائی ہو رہی ہے کہ سر اُٹھائے نہیں اُٹھ رہا ہے' آنکھیں ہیبت سے نیچے کئے' چہرہ پر جلال و خوف کے آثار نمایاں ہیں' پھر دیکھا سب کا منہ ایک ہی طرف ہے' اس سے یہ بتاتے ہیں کہ میرے مُولا! آپ کو پھُوٹ (اختلاف) سے نفرت ہے' اس لئے ہم سب اتّفاق بتانے ایک ہی طرف منہ کئے کھڑے ہیں۔ ظاہر میں تو ایک ہی طرف منہ کر کے اتفاق کا اظہار کر رہے ہیں مگر دل چوطرف بھاگ رہا ہے' ہاتھ باندھ کر یہ بتاتے ہیں کہ میاں دل بھاگ رہا ہے اس کو پکڑ' پکڑ کر آپ کی طرف لا رہا ہوں' اب آپ ہی اس کو سنبھالو' قیامت کا پورا نمونہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا' قیام سے قیامِ قیامت یاد آ گیا' ایسا ہی خدائے تعالیٰ جلوہ افروز ہو گا' سب ہاتھ باندھے سر جھکائے کھڑے ہوں گے'

Marfat.com

ان آنکھوں سے تو یہ دیکھ رہا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے موافق باطن کی آنکھ سے یہ دیکھ رہا ہے کہ اس نمازی کے سر سے لے کر آسمان تک رحمتِ الٰہی کی گھٹا چھائی ہوئی ہے' نیکیاں مینہ کی طرح برس رہی ہیں' فرشتے اس نمازی کے پیروں سے آسمان تک اس کے چاروں طرف جمع ہو گئے ہیں' اس کو متبرک سمجھ کر اس کی زیارت کر رہے ہیں۔

بادشاہوں کے سامنے عرض معروض کرنے سے پہلے سلطانی عظمت ظاہر کرنے کے لئے چند القاب ذکر کرتے ہیں' ثناء بمنزلہ القاب شاہی ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے پیغمبر کے معراج کے وقت بھی شیطان موجود تھا' حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مطلع کیا تھا' کہیں میری معراج (نماز) کے وقت بھی شیطان حارج نہ ہو' اس لئے "اعوذ" پڑھ کر خدا کی پناہ میں آ رہا ہوں۔

یا یوں سمجھ لیجئے کہ دربارِ الٰہی بھرا ہوا ہے' یہ بھی دربار میں بُلائے گئے ہیں' ہاتھ باندھ کر غلاموں کی طرح حاضر ہیں' کچھ تو شیطان دشمن کی شکایت ہو رہی ہے کہ میاں وہ آپ سے اب تک دُور رکھا' اور کچھ اپنی بے بسی کا اظہار ہو رہا ہے' اب عرض معروض کا وقت آ گیا' اب عرضی گذرانتا ہے (گزارتا)' بادشاہوں کے عرضی کے القاب ہوتے ہیں' یہاں عرضی کے القاب یہ کہہ رہا ہے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ"

مَیں کچھ نہیں ہوں' آپ ہی حمد کے لائق ہیں۔

"رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"

مَیں سمجھتا تھا کہ میری بھی کچھ ادنیٰ سی ربوبیت ہے۔ نہیں پیارے' آپ ہی ربوبیت کے سزاوار ہیں' آپ ہی سب کے پالنے والے ہیں۔

"اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ"

آپ کی محبت کا کیا کہنا' قصور دیکھتے ہیں' پھر برابر روزی دیتے جاتے ہیں' قصور کررہے ہیں پھر ذرا توبہ کرلئے تو آپ جنت کی نعمتیں ہم پر نثار کردیتے ہیں' کیا آپ کی مہربانیاں اور عنایت کہوں' عمر بھر گنہگار اگر توبہ کرے تو آپ فرماتے ہیں ارے گنہگار بندے گھبرامت' اگر تونے زمین بھر کر گناہ کیا ہے تو میں آسمان بھر کر رحمت تجھ پر نثار کرنے کو تیار ہوں۔

''مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ''

آپ کو شہنشاہت کے پورے اختیارات ہیں' آپ وہ ہیں کہ بڑے بڑے زبردست بادشاہ' مغرور پہلوان' جن وانس اور فرشتے تھرتھراتے' کانپتے' ڈرتے لرزتے حضور میں ہاتھ باندھے ہوئے ایسے ہی حاضر ہوں جیسے میں اس وقت حاضر ہوں' سب کا فیصلہ آپ کے قبضہ میں ہوگا۔

''اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ''

میں آپ کا پشتنی غلام ہوں' ہمیشہ سرکار سے ہر قسم کی مدد ملتی رہتی ہے' قدیمی نمک خوار ہوں۔

پھر عرضی کا اصل مضمون پیش کرتا ہے:۔

''اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ''

اصلی معروضہ یہ ہے کہ صراطِ غلامی پر رکھو' جو چاہو کرو' مگر میاں اپنی غلامی سے مت نکالو' معاش کی فکروں میں پھرتا تو یہ مت سمجھنا میاں کہ آپ کو بھولا ہوا ہوں' آپ ہی کا حکم ہے اس لئے جاتا ہوں' پھر دوڑ دوڑ کر آپ ہی کی طرف آتا ہوں۔

اس کی نعمت کا خاص کر دستر خوان زمین کی نعمتوں کا شکریہ ادا کر کے استقامت شکریہ کی دعا کر کے ناشکروں کے زمروں سے بچانے کی درخواست کر

رہے ہیں۔

ایک فرشتہ پکار رہا ہے اے نمازی بندے! اگر تو دیکھ لے کہ تیرے سامنے کون ہے اور تو کس سے باتیں کر رہا ہے تو واللہ! قیامت تک سلام نہ پھیرے، نماز ہی میں مشغول رہتے رہتے مرجائے اور کبھی بس نہ کرے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہیبت طاری ہوئی تو دل بہلانے فرمایا:

''وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ'' ﴿پ۱۶، طٰہٰ:۱۷﴾

(موسیٰ تمہارے سیدھے ہاتھ میں کیا ہے)

ایسا ہی بندہ کو معراج ہو رہا ہے کچھ ایسی ہیبت طاری ہے کہ قریب ہے کہ بے ہوش اور بے سدھ ہو جائے، اس لئے بہلاتے ہیں، کبھی ''فیل و ابابیل'' کے قصے سنتے ہیں تو کبھی ابولہب کی داستان، یہ ضم سورہ ہے، آخر اللہ تعالیٰ کی ہیبت وعظمت سے عاجز ہو کر سر جھکا جا رہا ہے، رکوع کیا، یا یوں سمجھئے عرضی پیش ہونا تھا فوراً منظور، اللہ اللہ کیا سخی داتا ہے، کیا سخی دربار ہے، قیام میں تمام گناہوں کی پوٹلی سر پر رکھے تھے، رکوع میں جاتے ہی سب گناہ جھڑ جاتے ہیں، رکوع سے خوش خوش اُٹھتا ہے ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' کہتے ہوئے کہ میرے اللہ نے سن لیا، پاک صاف کر دیا۔

اس وقت حکم ہوتا ہے کیوں بندے گیا نہیں، تو سنا تو ہوگا کہ بادشاہوں کے پاس جانے کے لئے کیا کیا اہتمام کرنا پڑتا ہے کس کو کوششوں سے کبھی ملاقات نصیب نہیں ہوتی ہے، کیوں بندے ہمارا بھی دربار دیکھا جب تو چاہے ہمارے پاس چلا آسکتا ہے: نہ تجھے اجازت کی ضرورت، نہ کوشش کی حاجت، ہاتھ باندھ لئے خدا کے سامنے ہو گئے۔

پھر نمازی دل میں کہتا ہے میرے پیارے کیا کروں، تیری نعمتوں کا شکریہ کس

Marfat.com

طرح ادا کروں تو بتاؤ میاں! میاں وہ کون سا کام کروں جو تیرے احسانوں کا کچھ تو بدلا ہو' تیری شان عالی کے سامنے مجھ بیچارے سے کیا ہو سکتا ہے' میرے سارے جسم میں سر اور چہرہ شریف ہے اس شریف عضو کو آپ کے سامنے زمین پر رکھتا ہوں تا کہ میری انتہائی عاجزی کا اظہار ہو جائے' اور میں جانتا ہوں اس سے آپ کی کچھ عظمت و کبریائی بڑھتی نہیں' آپ سب بڑوں سے بڑے ہیں' صرف میری عاجزی کا اظہار مقصود ہے اس لئے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے سجدہ میں سر رکھ دیتا ہوں یا یوں سمجھئے کہ رکوع سے کھڑے ہوتے ہی خیال آتا ہے کہ رکوع میں بھی میں دور تھا تو یہ سرفرازی ہوئی' نزدیک ہونے سے خدا جانے کیا کیا ہو اس لئے قدموں پر گرا۔

حکم ہوتا ہے بندے گناہ تھے وہ تو دھوئے' لے اب تجھے اپنا مقرب بناتے ہیں' میرے بندے سجدہ سے سر اُٹھا' کیوں پریشانی ہے تو ہی ہم سے دور دور تھا ہم کیا کریں' اب آ گیا ہے' تو تمہارا ہے' ہم تیرے ہیں۔

صاحبو! یہ علاقہ یہاں کیا قبر میں مزہ دے گا۔

حکایت

رابعہ بی بی علیہا رحمۃ اللہ کی قبر میں منکر نکیر پوچھے "مَنْ رَبُّكَ" (تیرا رب کون ہے) تو رابعہ نے کہا' میرے رب سے کہو تو اپنی لکھو کھا مخلوق میں سے ایک بوڑھی کو نہیں بھولا' قاصد بھیجا ہے تو بھلا یہ بوڑھی کا آپ کے سوا کوئی نہیں' میں کیسے آپ کو بھولتی' جو آپ چاہتے ہیں امتحان لیں کہ میں یاد رکھی ہوں یا بھولی ہوں۔

جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو مجبور ہو کر ایک عبادت میں طرح طرح کی عبادتیں کرتا ہے' قیام' رکوع' سجدہ' تکبیر' تسبیح' تحمید' درود' تو میں قادر ہو کر کیا اس کا بدلہ نہیں دوں گا' طرح طرح کی عبادتوں کے بدلے' طرح طرح کی نعمتیں' قسم قسم کے میوے' رنگ برنگ کے کھانے کھلاؤں گا۔ سب

Marfat.com

عبادتوں میں سجدہ اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے‘ اس کے بدلے اعلیٰ درجہ کی نعمت جو میرے دیدار کی نعمت سے سرفراز کروں گا۔ میرے بندے! مجھے عذاب کرنے بہت سے کافر ہیں مگر تیرے کو میرے سوا کوئی نہیں ہے‘ اس لئے نماز کے بدلے تیرے سب گناہوں کو بخش دیا۔ میرے بندے! تیری ہر رکعت کے بدلے جنت میں ایک عالیشان محل‘ ایک خوبصورت حور دوں گا‘ تیرے ہر سجدہ کے صلہ میں میرے چہرہ پر نظر کرنے کی نعمت عطا کروں گا۔

یا یوں سمجھئے بندہ زمین پر پڑے ہوئے عرض کرتا ہے:

"سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى"

(آپ پاک ہیں میرے رب اور عالیشان ہیں)

تیری شان عالی کا کیا اظہار کروں‘ جس خاک پر رکھا ہوں‘ بس میں یہی خاک تھا‘ تو نے مجھے اس خاک سے پیدا کیا‘ گو میں ناچیز ہوں مگر میرا رب بڑا اعلیٰ ہے۔

حکم ہوتا ہے اچھا بندے ذرا سب کو دکھا کہ ہم نے تجھے خاک سے کیسے پیدا کیا تو بندہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے قعدہ میں بیٹھا کہ یوں خاک سے پیدا ہوا‘ پھر حکم ہوتا ہے کہ اس زندگی پر دھوکہ نہ کھانا‘ پھر خاک ملنا ہوگا‘ جاؤ خاک میں مل کر دکھاؤ کہ مر کر کس طرح خاک میں ملیں گے‘ فوراً اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے دوسرے سجدہ میں گیا کہ یوں مر کر خاک میں ملیں گے‘ پھر حکم ہوتا ہے اچھا بندے! اب بتا کہ مرنے کے بعد خاک سے پھر کیسے زندہ ہوں گے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے دوسرے سجدہ سے سیدھا کھڑا ہو گیا کہ دیکھو یوں قیامت میں کھڑا ہوں گے۔

نمازی نے خدا کی قدرت کو آنکھوں کے سامنے دکھا دیا‘ اسی واسطے سجدہ میں جاتے وقت پہلے زمین پر زانوں رکھتے ہیں‘ پھر ہاتھ‘ پھر چہرہ اور اٹھتے وقت اس کا الٹا یعنی پہلے چہرہ‘ پھر ہاتھ‘ پھر زانوں اُٹھاتے ہیں‘ قیامت میں اس سجدہ کا لطف

Marfat.com

دیکھنا، سب لوگ قبروں سے نکل کر باہر آئیں گے، فوراً مسلمانوں کے پاس فرشتے آ کر ان کے سروں سے مٹی پوچھیں گے، تمام جگہ کی مٹی پوچھی جائے گی مگر پیشانیوں کی مٹی ہزار پوچھنا چاہیں گے مگر وہ مٹی دور نہ ہوگی اتنے میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے ندا ہوگی، میرے فرشتو! پیشانی کی مٹی کو رہنے دو، یہ قبروں کی مٹی نہیں ہے، یہ سجدوں کی مٹی ہے، یہ میں نے اس لئے ان کی پیشانی پر مٹی لگی ہوئی اُٹھایا ہے تاکہ سب کو معلوم ہو کہ یہ میرے سچے غلام تھے، غلامی کا جو اظہار کئے تھے یہ اس کی علامت ہے، پھر غلاموں کی طرح باادب بیٹھ کر تعریف کرتا ہے:

"اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ"

(میرے اللہ ہی کے لئے ہیں میری مالی عبادتیں، میری بدنی عبادتیں اور دل وزبان کی ساری عبادتیں)

اس کے بعد "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ" کہہ کر جن کی بدولت دربار میں باریاب ہونا نصیب ہوا، ان پر سلام و درود بھیجتا ہے، اور دوست یاد آ گئے ان کو بھی ساتھ ملالیا

"اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ"

نماز ختم کرنے کے لئے کہا:

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ"

بھائیو! اب تک میں دوسرے عالم میں تھا، کہاں کہاں گیا، بہت دور سے سفر کر کے پھر تمہارے پاس آیا ہوں:

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ"

سلام پھیرتے وقت صرف منہ پھیرتا ہے، سینہ قبلہ کے طرف ہے اس سے یہ بتاتا ہے کہ میرے مولا! آپ کے سامنے سے دل جانا نہیں چاہتا، آپ کی جدائی

Marfat.com

کا صدمہ نہیں سہا جاتا ہے' اب بہ مجبوری جاتا ہوں' منہ مخلوق کی طرف پھیر رہا ہوں' مگر دل کو آپ ہی کی طرف رہنے دیتا ہوں۔

یہ ہے غلامی کا اظہار' غلام اپنی غلامی کا کیسے اظہار کرتے ہیں' یہ دیکھنے کے لئے جو شخص مسجد میں آیا تھا وہ دیکھا کہ مسجد میں غلامی کا اظہار نہیں کیا ہے اس کو یہ عبادت بہت پسند آئی' وہ بھی اس عبادت میں شریک ہونا چاہا تو حکم ہوتا ہے یوں نہیں ذرا اس دنیا کے ظلمت کدہ کی سیاہی دھو کر آؤ' یوں بھی تو دربارِ شاہی میں جانے والا نہاتا' منہ ہاتھ دھوتا' کپڑے پہنتا ہے' تم بھی اب دربارِ الٰہی میں آرہے ہو ایسا ہی کرو۔

دُنیا میں دو طرح کی لذت ہے ایک میں سدھ باقی رہتی ہے جیسا کھانا پینا' اس کے لئے ہلکی طہارت جیسے وضو' دوسرے بے سدہ کرنے والی لذّت جیسے جماع' اس میں تم نے ہم کو بالکل بھولا' اس لئے تم خوب طہارت یعنی غسل کر کے آؤ اور پھر غلامی کا اظہار کرو۔ یہ ہے نماز! اور یہ ہے مسلمانوں کی معراج۔

نمازیو! تمہاری شان کل قیامت میں دیکھنے کی ہوگی' ایک مثال سے نمازیوں کی شان وشوکت کا اندازہ کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہیں کہ قیامت میں کئی جگہ ایسے ہیں کہ وہاں کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا۔ اس میں ایک پل صراط بھی ہے' کیا کہوں کیسا خوفناک منظر ہوگا' دوزخ کی آگ جوش مار رہی ہوگی' اُس پر پُل تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ باریک رکھا جائے گا' مسلمان وہاں پریشانی کی حالت میں کھڑے ہوئے ہبیت اور خوف ودہشت سے بے سدھ ہو کر رو رہے ہوں گے' فرشتے پوچھیں گے' ارے کیوں روتے ہو' وہ کہیں گے ہم کو آگ سے ڈر لگتا ہے' کیسے اس پر سے گذریں' ایسے میں کیا دیکھتے ہونگے کہ جبرائیل علیہ السلام آکر کہیں گے تم

Marfat.com

دریاؤں پر کیسے گذرتے تھے وہ کہیں گے کشتیوں کے ذریعہ سے۔

فوراً بڑے بڑے مکان ریل ڈبوں کی طرح آکر کھڑے ہو جائیں گے' وہ اس میں بیٹھ کر پل صراط سے پار ہو جائیں گے' پوچھیں گے یہ کیا تھے؟ فرشتے کہیں گے یہ تمہاری مسجدیں تھی جن میں تم نماز پڑھا کرتے تھے۔

مسلمانو! اب وقت ہے کہ تم نماز پڑھ کر آخرت کی عزت حاصل کرو۔ اگر یہ وقت گیا اور تم نے نماز نہ پڑھ کر موقع ہاتھ سے کھو دیا تو پھر پچھتاؤ گے' اُس وقت پچھتانا کوئی فائدہ نہ دے گا۔

آج روز جمعۃ المبارک جمادی الاولیٰ کی ۲۳ تاریخ اور ۱۳۷۸ھ (تیراہ سو اٹھتر ہجری) ہے' میں نے معراج نامہ کو ختم کیا ہے' اللہ تعالیٰ مجھ کو اور عام مسلمانوں کو اس کے نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے...... امین۔

فقط

ابوالحسنات سید عبداللہ حیدر آبادی

ابن حضرت مولانا مولوی سید مظفر حسین صاحب

قِبلَہ کَانَ اللّٰہُ لَھُمَا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم' نبی کریم ﷺ کی رحمت سے اس کتاب کی ترتیب و تزئین' عنواناتِ جدید' تخریج اور پیرہ بندی کا کام ۲۲ر جمادی الثانی ۱۴۳۵ھ/ ۲۳ر اپریل ۲۰۱۴ء کو مکمل ہوا۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

ریاست علی مجددی

قاضی کوٹ حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ

Marfat.com

نُوریہ رِضویہ پبلی کیشنز

042-37313885, 37070663, 0300-4205169
E-mail: nooriarizvia@hotmail.com

11 داتا گنج بخش روڈ، لاہور

Marfat.com

قرآنیات کا انسائیکلوپیڈیا

بُرہانُ القرآن فی مرآۃِ الرَّحمٰن

انمول تحفہ

مصنف فقیر اعجاز احمد قادری

مکمل 2 جلد 1800 سے زائد صفحات

- قرآن مجید کے موضوعات کا جامع ترین احاطہ
- منفرد تحریرات
- باطنی اسرار و رموز
- اکابرین کے اقوال
- تاریخی تفصیلات و معلومات
- ہر موضوع میں طریقت و تصوف کی دلکش توضیح
- ذہن و عقل میں جذب ہونے والا ربط و تسلسل
- اسلاف کے لب و لہجے کی یاد تازہ کرنے والا شیریں و دلربا اسلوب تحریر

تصوف و طریقت پر اپنی طرز کی پہلی منفرد تصنیف

اَسرارُ الحقیقت فی تبیانِ الطّریقت

مصنف فقیر اعجاز احمد قادری

- نفس و روح کے لطائف و اسرار پر ایک طویل اور سیر حاصل بیان
- طریقت و ولایت کے مقامات و منازل کا مفصل تذکرہ
- باطنی و روحانی کیفیات، واردات، احوال اور مشاہدات
- ہر موضوع اور بحث میں قرآن و حدیث کے ان گنت دلائل
- عشق و محبت الٰہیہ کی سرشاری و خماری سے بھرپور
- طریقت و تصوف کے ہر سوال کا جواب، اچھوتا اور دلربا اسلوب تحریر

شریعت و طریقت کے انمول جواہر سے مزین

الارشادُ المُدام فی تبیانِ الاسلام

مصنف فقیر اعجاز احمد قادری

- ذات و صفات باری تعالیٰ
- نظریہ وحدۃ الوجود و نظریہ وحدۃ الشہود
- تخلیق کائنات کی تشریح
- نور محمدی ﷺ کے اسرار و معارف
- مسلمانوں پر قرآن کے حقوق
- شرعی حدود کا بیان
- قرآن مجید کی معلومات اور فضائل کا بیان
- سیرت النبی ﷺ کا دلکش اجمالی بیان
- عبادات کی روح اور فلسفہ
- فرائض شریعت اور ان کے فقہی مسائل کی تفصیل
- ذکر اللہ اور اس کی اقسام کا بیان
- نور الٰہیہ کے باطنی معارف
- دین کے شعائر میں مخفی روحانی حکمتوں کا بیان

نُوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11 دربار گنج بخش روڈ، لاہور
042-37313885, 37070663
0300-4420721

Marfat.com

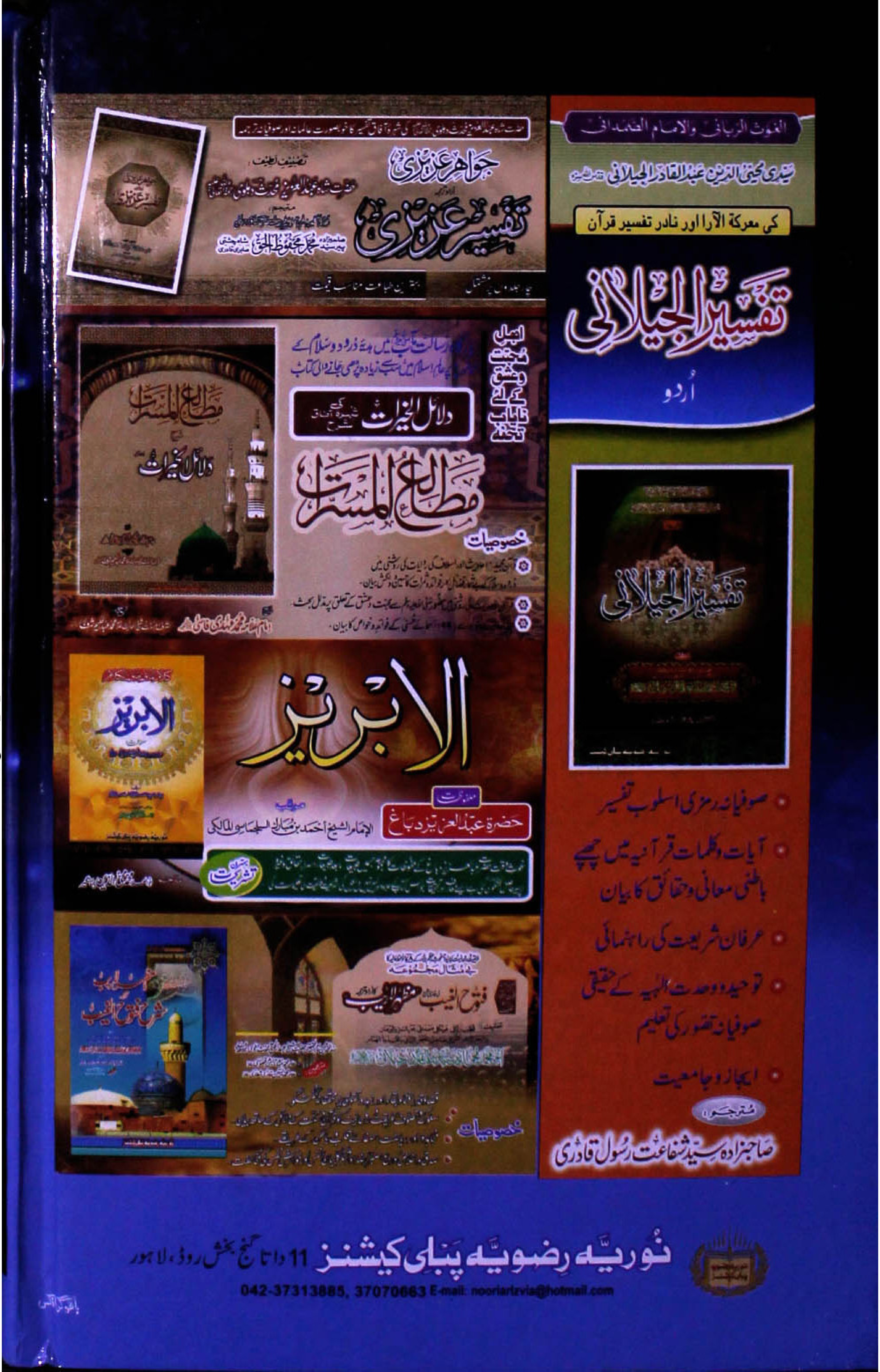

جواہر عزیزی
تفسیر عزیزی
دلائل الخیرات
مطالع المسرات
خصوصیات
الابریز
حضرة عبد العزیز دباغ
الامام الشیخ احمد بن مبارک السجلماسی المالکی
فتوح الغیب
خصوصیات
الغوث الربانی والامام الصمدانی
سیدی محیی الدین عبد القادر الجیلانی
کی معرکۃ الآرا اور نادر تفسیر قرآن
تفسیر الجیلانی
اُردو
تفسیر الجیلانی
صوفیانہ رمزی اسلوب تفسیر
آیات وکلمات قرآنیہ میں چھپے باطنی معانی وحقائق کا بیان
عرفان شریعت کی راہنمائی
توحید و وحدت الٰہیہ کے حقیقی صوفیانہ تصور کی تعلیم
ایجاز وجامعیت
مترجم
صاحبزادہ سید شفاعت رسول قادری
نوریہ رضویہ پبلی کیشنز 11 داتا گنج بخش روڈ، لاہور
042-37313885, 37070663 E-mail: nooriarizvia@hotmail.com

Marfat.com